



[illegible]

1944



312

اوسکی کائناتی میں رہائش ملائے ہیئت
 لیکن تاکہ اس سے کائنات کو بنایا قدرت کا نور دکھایا ہیئت فلک کو اس رخت و شان بے ستون بنایا اور
 سیاروں کو ثابت کر کے بے ہتھافتنی پابہ سرعت تمام دوڑایا نہ دیا سہ کو سر آبار نکالے دایں سنگ
 لعل اوسنگتے ہیں فکر ساسکے پرستے ہیں جسے اس راہ میں قدم نہ مارا سرکار حلاج ناما کا عمار داری ہوا
 کو نیند حق شبید اگر ہوا سراسر کر عالمگیر میں بے سہر ہوا آغوشنا کو سچ معرقت پر ہوا سر ہوا
 اس مقام شکر میں زبان غامہ لال پر صمٹم نکم کا حال

نعت

اے غامہ ادب کن کہ مقام ادب بہت این وقت رقم نعت رسول عرب است این
 رسول ہمار صاحب برحق ہیں ترش و عظم کجایں جب لوائی محمدی بلند ہوا کہ کفر ہو گیا تو ان کسری
 میں نہ لڑا کیا غیر عظم عرب جلال سے نہ لڑا کیا عجب خدا رحمت اللعالمین پر تاس تو میں نے کا صلیہ
 عرش کے کرسی نشین میں تیج پاک کی انسان کو کیا محال جو نہ تھا و صلیہ و اجمال جو کون آج کی صبح کا
 دم بھر سے خدا کی کا دعویٰ کرے طحہ پسین آج کی شان رسالت کی بران جو قرآن شریف
 آج کی زبان عربیہ میں جو چھرون نے ہاتھ میں رسالت کی گواہی دی وہاں سب گلدن کو شکست ملی
 عجب مہر خانی کی خدمتوں نے پیشوا کی ایک شہادت یہ اعجاز دکھایا قدرت بی باسے غلامی پر عجب ملک فلک
 قہر بار آور ہوا ایک پر طیار ہوا ایسی ہوا چلی کہ چارہ دفعہ تعالیٰ علی کی محمدی شوق القہر کا مجوہ بدوشن پر چلی
 کی رخت زبان زد آئیں جو جسم مبارک خدا کا لڑی کرے چکا کل اہل شہر جو آبروت کا سر نور پر تیا
 رہا ستم اہل کاد میں پرچہ سایہ ہوا جو کون نے تکی کیلے سہو شہر پر ہوا علیا لڑو یہ کیا کیا کرنا رخت خدا
 روشن جو کسایہ کا سایہ عقدا جو کال سایہ شفاعت سے میدان شہدین خاص و عام آرام پا سکے جب
 سب اہل الاخریٰ اور حضرت امی ذرا لنگے جا کر کبھی سہرور کے کھلے کھلے روبرو در شریف کا ادب کرنا
 روئے انور سے وہ سب کر پر واز سب کرے جن حضرت مسیح آجی غرض سے اہم مبارک در و در پر کھیتے تھے
 خدا نے قرآن میں فرمایا جو لائی عین تقدیر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی زبان سے یہ آقا محمد خاتمی ارض و سما کو
 خلق کر دین و آسمان کا بن و انسان کا جب سب سے بڑا ہے نور محمدی کا نور ہوا ذات احد سے نور
 نے علوہ دکھایا پھر مخلوق کو بنایا یا آیت الکرسی اعلیٰ علیہ السلام حکم خالق مشرق و مغرب جو در و
 پر خدا ہیہ کہ پر فرض ہیں جو اہم علیہ السلام نے فرمایا نور محمدی سے عفو تھیں کا بر و یا یا حضرت کو کا کمال
 نظر اہل علمت نبوت سے سروران ہوسے خدا کے در و در ممتاز ہوسے کشتی تیج آجی توبہ سے پار ہوئی



فہرست لایہذا کتاب میں
 تہذیب و اخلاق کا بیان
 لایہذا کتاب میں لایہذا
 بنایا پھر خاک میں ملائے اور
 و انانی سے آبادی کا رنگ
 و کلام کیا کشتی فتح کو طوفان
 و کال و بن جان غفر زنا کی
 فرمایا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 نے خاندان میں پایا ایک کرم
 و شکار کی انسان کو کور
 ن کہ سدا ہیئت
 یان جو ہرگز ہوا کسی کو
 جسے دنیا کی ہوا کی

فرزند پذیر دولت انگشت فرغان و صاحب المصطفیٰ آباد و عرف راہب و خلد اللہ ملک و مملکت

ہر گام تہ تیغ کتاب را تم کو مع حاکم اسلام کا خیال آیا جب وجہ و حکام اسلام اس جواریں مفتو دیا یا اس دی
سے قتل اوٹھایا فوراً بخت نختہ نے چونکہ کرنا یا امیر حکام عادل نہشت سے برکت ہوتی ہو مصنف کی
عزت کتاب کی شہرت ہوتی ہو طالع نختہ بیدار ہوتا ہو بخت رسالہ کا رہوتا ہو اور حکام مطیع شرع تین پر توین
اس کتاب کے حقدارین مع کے سزا دارین قصہ صاحب حضرت قدر قدرت سکندر شہادت گسری مصلحت فرید علم
کا و ششم صاحب سیف و القلم مطیع شرع رسول مختار پیر و صحابہ کبار نائل سبحان خدیو گیسوان حاجی حوشن
شریفین زائر و ضہ حضرت رسول اقلین خادم حضرت ختمی پناہی نواب محمد کب علی خانی بہادر فرغان صاحب
مصطفیٰ آباد و عرف راہب و فرزند پذیر دولت انگشت یہ خلد اللہ ملک و مملکت بہترین خاندان میں پرستے مسلمان تین
صفت انکی مجید واجبات ہو یہ عجیب ذات بابرکات ہو حاتم کی ہمت کے رہبر و معجز ہو وقت فقہ الماک کا خیر
عادل و انصاف نے اسے عہد دولت مدین رواج پایا سکندر شرع ہو کا چلا یا نام کو شیر و ان کا انکی داؤ گسری
نے صفحہ پہنچے سے سادیا داد خواہوں کو عدالت سے شاوکیا ہر گام انصاف کی رومی رعایت میں فخر
بوشیردان میں نیز ان عدالت میں امیر و فقیر کیساں ہیں نقل حکم کی جانین کو سند ہوتی ہو یہ وہ فتوید بازو
سے کل بار ہوتی ہو کل کو خوف نران نہیں بلکہ کورس کیا وہ باخاں نہیں کی لے عادت بولی
ترک کی روش کشی چھوڑی بلکہ اسی حرکت سے باز ہے بلکہ کے و ساز ہے تجری کو کہ تیرے جان بھاتا ہو
خوف سے دیا جاتا ہو تجری کو حفاظت مرغان تجری و تیری کی خدمت ہو شک سے کہ شہادت سے نفرت ہو چھپتے
سورسے او شہر غزلان عتق میں سرایا شکیں کل کھاتے ہیں شیر پر کہ یوں کے ساتھ ایک گھات
پانی پیئے آئے ہیں جسے سبحان ہیں مال الاوارث کے گیسوان ہیں و نہ دنا گسری و سرت اہل تہائی ہو
نوب گسری جانی ہو نرا گسرا دہوتی ہو خان کی سگری نمودار ہوتی ہو اگر کسی نے و نہ دنا گسری لکھا یا اسے
تیل سے رسایا ہو کا عہد پیش آیا عدل گسری و غریب و دی میں شہر آفاق ہیں ہم و راست بہت و حیا
میں طاق میں داچی عادل درستی کا ملا صدی و دہر و صدی و دنیا میں نیک نام ہو و حیا میں ہم و راست بہت و حیا
عہد کو شیردان پر رسول قبول صلوات نے فرمایا ہے انسانی لذت فی الی و سار الملک
العاکول حدیث شریف میں آیا ہو اور آل حاتم کو بھی او کی ہمت کی ناموری سے رہا کیا بلکہ کل عمل ہو
کمی چھوڑ دیا فضل الہی سے حضرت محمد بھی بہت و سخاوت و عدل و سخاوت میں نے فخر میں عانت و
امیر و فقیر میں ایک ملک و خاندان میں بہت و سخاوت و عدل و سخاوت میں نے فخر میں عانت و

مہد ملکہ و مملکت

بین مفتو دیا یا ان دی
ت ہوئی تھی مصنف کی
لیج شمس تین پرین
سری عدالت قریون
یگیان جابی حوین
ن بہادر فرمان و
پن برسے سلمان
فت قمر ملک کا خراج
ہا کا کی داد گسری
ی رعایت بین فخر
وہ فتوہ بازو کی
نے عادت پہلی
سے جان بیا کر
سے نفرت تھی
ہا ایک گھاٹ
ت با تھ آئی
شہ لکایا اس طرح
ت نہت و حاد
ہر کام بہنا
الملك
لیکل ہر ایک
ہن حاجت
ہج کل ہر

پہ قصیدہ ہر تقارب کا و دشمن ہر موضع زمین ہر گوہر سال جلوس
والا نے نئی صنعت دکھائی ہر ہر جا بسند کی دس پہلو
تیاخ ہاتھ آئی ہر کز لعمہ تاسخ حاشیہ کی تیار ہر جری بن عیوی

فضلی مین سمت ہر

۶۰	سر سرداران زمین و زمان	۵۰	خدیو عدو گیر و کشورستان	۶۰	دیر ی مین یکتا مین یہی گان	۵۰	دھانے مین نو بک کی عیان	۵۰	مین نو بکے دوزین شان	۵۰	مصاحب مین نر قدم فرشتا	۵۰	ہرک جوان نمک ہر کاران	۵۰	نصیر جیہ فرسارستان	۵۰	سے نیر غل خدیو جہان	۵۰	یادونی ہر جہت کا انکی نشان	۵۰	شجاعت تھن مین مٹی یہی گان	۵۰	دھب مین بز قدم مرشدان	۵۰	کرستہ حاضران یہی دوجان	۵۰	عدالت مین ہر نیر و زمان	۶۵	ملکہ اصلی	۱۹۰۰	بہت ہر گے ختم سے یہی گان	۵۰	پیش ہر مین سر و زمان	۵۰	دو عالم مین کہ ہوا کاروان	۵۰	نزارون مین اسے ملکہ گویا	۳۰	مروکارا سلامیان مین جند	۲۰۰	تہر مات بیخی خدا انکو دے	۲۰
----	------------------------	----	-------------------------	----	----------------------------	----	-------------------------	----	----------------------	----	------------------------	----	-----------------------	----	--------------------	----	---------------------	----	----------------------------	----	---------------------------	----	-----------------------	----	------------------------	----	-------------------------	----	-----------	------	--------------------------	----	----------------------	----	---------------------------	----	--------------------------	----	-------------------------	-----	--------------------------	----

عبارت شام
اول عدو سرور و کشورستان
نصیر جیہ فرسارستان
دھانے مین نو بک کی عیان
مین نو بکے دوزین شان
مصاحب مین نر قدم فرشتا
ہرک جوان نمک ہر کاران
نصیر جیہ فرسارستان
سے نیر غل خدیو جہان
یادونی ہر جہت کا انکی نشان
شجاعت تھن مین مٹی یہی گان
دھب مین بز قدم مرشدان
کرستہ حاضران یہی دوجان
عدالت مین ہر نیر و زمان
ملکہ اصلی
بہت ہر گے ختم سے یہی گان
پیش ہر مین سر و زمان
دو عالم مین کہ ہوا کاروان
نزارون مین اسے ملکہ گویا
مروکارا سلامیان مین جند
تہر مات بیخی خدا انکو دے

۵۰	صاحب شیشہ بران ہر منہ کے قدر دان	۹۰	عیک صورت نیک شیر سردریں گلاہ	۵۰	عیک صورت نیک شیر سردریں گلاہ
۵۰	ہن جتن سے بہت انکے جلو میں پہلوان	۵۰	ہن جتن سے بہت انکے جلو میں پہلوان	۸۰	حاکم سام و نریمان داور اسفندیار
۵۰	بچہ پر شجاعت رسم ہندوستان	۳۰	بچہ پر شجاعت رسم ہندوستان	۴۰	مخزن جو دو عطا و منج دریای فیض
۵۰	دھل قہر جنم ہو گئے نگہت نشان	۶۰	دھل قہر جنم ہو گئے نگہت نشان	۲۰	کردیا زید و برال جفا کی قوم کو
۵۰	کر یا ہر ایک کو مرہون لطف بیکان	۲۰	کر یا ہر ایک کو مرہون لطف بیکان	۸۰	فیض سے انکے زمانہ بندہ احسان
۵۰	اور شجاعت میں ہر شرم زل سے بھیا تو ان	۱۰	اور شجاعت میں ہر شرم زل سے بھیا تو ان	۵۰	نام حاکم کا مٹایا بہت نواب نے
۵۰	لوگ کہتے ہیں انھیں خوشتر و شیر دان	۳۰	لوگ کہتے ہیں انھیں خوشتر و شیر دان	۳۰	شور بر کئی عدالت کا یہ باغ و بہار
۵۰	قادریہ قوم نے یہ سب حکما کین خوبان	۱۰۰	قادریہ قوم نے یہ سب حکما کین خوبان	۶۰	خلق اخذ و رسید بہت و جو دھن
۶۵	۵۸۴۲	۵۸۴۲	۵۸۴۲	۱۸	۱۸
۱۹	۲۲	۲۲	۲۲	۲۵	۲۵
۵۰	رحمت خلاق عالم ہر نصیب و نشان	۳۰	رحمت خلاق عالم ہر نصیب و نشان	۵۰	والی ہندوستان ہن یہ معین مومنان
۵۰	مہر کا گویا نگین ہر قلب پاک مومنان	۴۰	مہر کا گویا نگین ہر قلب پاک مومنان	۸۰	مومنان کے لوح و نقش ہر شریف
۵۰	حاجان شاد بپر کمر بستہ ہن سب پیر خواں	۳۰	حاجان شاد بپر کمر بستہ ہن سب پیر خواں	۵۰	ملک ل بھی مومنان کے ہو گئے زیر انگین
۵۰	و اتنی اپنے علی و مصطفیٰ کی خرامان	۶۰	و اتنی اپنے علی و مصطفیٰ کی خرامان	۲۰	گردش گردون انکو چھین ہو گئے
۵۰	گردش گردون سے کہہ موقوفہ لائش و جان	۲۰	گردش گردون سے کہہ موقوفہ لائش و جان	۶۰	احمد مرسل کے صند سے سرے نواب کو
۵۰	فاتح خیر برین پشت پناہ و مہربان	۸۰	فاتح خیر برین پشت پناہ و مہربان	۵۰	عالم اسکان بین یہ فاتح و فیروز زین
۵۰	مہدی دین مہون معین رسول عالی شان	۴۰	مہدی دین مہون معین رسول عالی شان	۲۰	حاجی وادوں کے قبلہ من و ملک
۵۰	محسن ہندوستان ہر ذات عالی مکان	۴۰	محسن ہندوستان ہر ذات عالی مکان	۵۰	حضرت مسین و سرور سنگار کے رہن
۵۰	سوز و یادہ خادموں کی عزت و توقیر و شان	۵۰	سوز و یادہ خادموں کی عزت و توقیر و شان	۵۰	دشمن کے فتن و دغا سے تکیہ و پناہ
۵۰	فتح و نصرت سے جہان میں ہر جہانگیر	۸۰	فتح و نصرت سے جہان میں ہر جہانگیر	۱۰	آل احباب کی نظر ان پر رہے
۵۰	ہند سے تاسند ہون تو اسباب سکھان	۵۰	ہند سے تاسند ہون تو اسباب سکھان	۵۰	سحر و جادو نواب کے زیر نگین
۵۰	سحر سے پاجین ہون کا گوشت و چھوڑا	۴۰	سحر سے پاجین ہون کا گوشت و چھوڑا	۳۰	شام سے تاروم اور اربابان کو ان ملک
۵۰	دولت و دنیا و دین سون بہشت و ملک	۴۰	دولت و دنیا و دین سون بہشت و ملک	۱۰	آستان پاک ہو گئے حاکم کا سچہ سا
۵۰	صدقہ اکل رسول خاتم النبیین	۶۰	صدقہ اکل رسول خاتم النبیین	۶۰	باغ عالم میں رہے سرسبز و شاد
۵۰	عالمین دولت و ملک کیلئے ہر انسان	۴۰	عالمین دولت و ملک کیلئے ہر انسان	۵۰	میر سے انکے ہو گئے ارجان شک و بنا

قصیدہ گوہر شاہی

۵۰	سہون فتح و ظفر کے نشان
۵۰	دل خدا کی بخراں پرمان
۵۰	و جوان بخت گنجی ستان
۵۰	الغرم ہوں بندہ بندگان
۵۰	ہفتی اپنے ہوں مہربان
۵۰	رسول خدا کی جہان
۵۰	بندہ ہو پر سر آسمان
۵۰	طبع بحر مل میں روان
۵۰	و دل میں گھو پھر بیان
۶۰	۶۰
<p>۱۳۰۰ ۱۲۰۰ ۶۵۰</p>	
<p>اسے سراپا جمی و سکل جمی دوسری صورت ہو اشن بنایخ اسکا شایہ کے کھل جائیں گے نئے ہاتھ آئیں گے</p>	
۵۰	بیت خوشن بیان جہان
۵۰	مارت ماسن ال جہان
۵۰	نور زینہ در گمان
۵۰	نایت سدا مومنان
۵۰	کے روشن بن آئیں گے

۱	ابر حجت سے رہے شاداب گلزار مراد	۳۰	۳۰	۵۰	مور و طوطی عین سیکان
---	---------------------------------	----	----	----	----------------------

۵۸۳	۵۸۳	۶۹۴	۶۹۴	۶۵	۶۵
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

خدا یا جب تک مبلغ فلک تو حضرت گمراہ اور کلیچہ پادشاہ طراوت شبنم سے نرمی اور تند و تیز نکتوں سے آگاہ
بارہ خوان برج فلک میں اور جام آفتاب و چاشنی مستانی متاب سے یہ سات سفر ہفت رنگ پرگزرتین
ذات باریکات حضرت نواب علی القاب کی مع موافقہ ان بان باشوکت و اقبال سلاست ہے دنیا میں دور دورہ
باجاہ و شہرت رہے جو بزرگین ہو فقیر عین خوش چین ہو فرمان روا سے روئے زمین ہو مقبول بارگاہ
رب العالمین ہو حج و نصرت ہم کاب ہو در مقصد خلافت استانی پاک نواب ہو واقف کی بھی تشریف آئے مراد کی
لجائے حضور میں سرفراز ہو ملازمت سے نکل کر دل میں متنازع ہو تفکرات فیوض سے شہادت پائے ستم
چند روزہ رخصت آقا سے فوت و عبادت حضرت صمدیت میں بسر ہو جائے

سبب تالیف کتاب لاجواب

اب یہ اجد خوان ثولیدہ زبان خاک راہ سید انشکین عنایت حسین بن شیخ عظام عباس خدایہ پرست
حق شناس اپنا حال مختصر تحریر کیا اور بعد تالیف کتاب تفسیر کرنا شروع فرمایا اور میں نے اس کی ہر جہت سے
بیکلام سکین جو مرشد کامل کے ارشاد سے والد مرحوم و متفوق نے لکھی چھوڑ کر مراد و دل سے حیرت فرمائی
بیکلام میں سکونت فرمائی و سون شعبان شب و در شب ہر روز لکھی میری دنیا سے انتقال ہوا اور صاحب برکات
سن میں خدا کا وصال ہوا بیکلام میں مراد و تفسیر و تالیف و تفسیر میں شمار کر

قطب تاریخ وفات اللہ مقصور

شب و در شب ہر روز مراد و تفسیر
چھوڑ کر مراد و دل سے حیرت فرمائی
بیکلام میں سکونت فرمائی
و سون شعبان شب و در شب ہر روز لکھی
میری دنیا سے انتقال ہوا اور صاحب برکات
سن میں خدا کا وصال ہوا بیکلام میں
مراد و تفسیر و تالیف و تفسیر میں
شمار کر

۵۰	بین بیکان
۸۰	اعمال و شجرہ ۱۳۳۳
۶۵	۱۹
روغنی کیتون سے ارہستہ	
اہمیت رنگ پر کارک تین	
مارہے دنیا میں دور دورہ	
زمین ہو مقبول بارگاہ	
ہی بھی تیار آئے مراد و ملی	
بے شکات پائے علم	
موجود	
ام عباس جد پرست	
وطن پرست و شجرہ ۱۳۳۳	
بدن سے حیرت فرمائی	
قال و حال شجرہ ۱۳۳۳	
مارہے	
بت زیر چہ گاہ	
بدن قناتے القدر	
لہر الدین صاحب دلالہ	
ن کا پورگی ہوا کھائی	
س کے سن میں بیکان	

<p>دن میں گھنٹہ آیا عہد اہم المسعود صرا الدین سکندر بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد و اجد علی شاہ</p> <p>اووہ غازی اعادۃ مکر و مملکت میں عہدہ و قلعہ بخاری خزانہ عامہ حبیب خاص کا پایا ۱۳۳۳ ہجری ایام قدر</p> <p>میں فلک نے روز سہارہ دکھایا تیسویں سال حبیب کو شہر گھنٹہ چھوڑا یا جب تیسری شوال ۱۳۳۳ ہجری میں بیکان کا پایا</p> <p>ایک روز جناب مولوی محمد یعقوب صاحب انصاری ہتھم اخبار کار نامہ نے مذکورہ بندے سے فرمایا کہ معلوم فرما</p> <p>و عربی پر اس حوا میں زوال آیا اردو نے رواج پایا اگر مرآت مسودی اردو ہو جائے ہمارے چھاپنے کے کام</p> <p>تیرا بھی نام ہو گا سال مسعود کی درجہ سے بخیر انجام دے گا رقم نہ لکھتے صحت کا غور کیا قبول فرمایا جواب دیا بیت</p> <p>بہر کاریک بہت بڑے گرد اگر بخاری بود گلزار شد گرد </p> <p>ترتیب و آخرت میں ایشاد عالمی و یقینہ ۱۳۳۳ ہجری میں سندیلہ اگر باوجود انتشار جو اس و شکلات لائقہ کے</p> <p>حالات ابتدا سے اعمال اسلام کے ہندوستان میں ونب نامہ سلطان محمود حملات و انتقام سلطنت شانہ</p> <p>غزنویہ و ہجرا و سونمات و حالات حضرت خواجہ حسین الدین شہنشاہ فرشتہ و غیرہ سے انتحاب کیا محققہ</p> <p>مفضل بصیرت تمام مقامات مناسب پر مروج کتاب کیا ذیقعدہ ۱۳۳۳ ہجری میں آغاز تاریخ الاول ۱۳۳۳ ہجری میں</p> <p>انجام ہوا غزائے مسعود و تاریخ نام ہوا ناظرین پر کلیں کہ تاریخ باریک بین کی خدمات میں دست بستہ التماس کر</p> <p>جہاں غلطی اور سو پائے میں سمجھ کر بے شکان اصلاح سے بندہ کو مرہون منت فرمایا بیت اس سال کی جب میر کریم</p> <p>تیرے ہی میں دعا خیر کریم</p>			
<p>قطعہ تاریخ خاتمہ کتاب</p>			
صد کر خزانہ مسعود شہید	شہر مبعوث مسعود	اتاق پے سال انعامیت	مقبول غزائیں مروج مسود
<p>نعمت سنجی عزیز خاں بصیرت حال ولادت و شہادت سال مسعود و از روی تحقیقات و کشف</p>			
<p>باطنی صاحب مرات مسودی برگزیدہ بارگاہ رب و دود</p>			
<p>حضرت عبدالرحمان علوی شہنشاہ قدس سرہ صاحب مرات مسودی حضرت سالار مسعود غازی کی روح سے</p> <p>فیضیاب بین علم باطن میں انتخاب بین حامد بارگاہ ذوالکمال بین صاحب کمال بین ساتوین شہساز</p> <p>۱۳۳۳ ہجری کو غزنی رحمت ہو کے داخل جنت ہو</p>			
<p>قطعہ تاریخ وفات و ہجرت</p>			
میر شہساز شہید	ہجرت شہر غزنی	غزائے مسعود تاریخ ہجری	ترجمہ زبان فرمودہ ہجرت

۹۲۲۶۹۴

۱۳۳۳

قطع تاریخ دیگر

و ادیف از جهان حضرت عب الرحمان
نکر کردہ چو عنایت پے سال رحلت

رفت در چند برین ہفتم ماہ شعبان
آہ در ملک عتدم رفت نذر و رضوان

مصطفیٰ صاحب مرات سمودی کو ابتدا سے سالار سمود غازی کی خدمت میں تعہدہ کامل تھا فیض روحانی حاصل تھا احوال ولادت و شہادت و معرکہ جہاد اکثر زبان خلایق سے مختلف ساعت میں آگیا اگر کسی تاریخ میں شہادہ اور کیا یا مصطفیٰ صاحب نے اس کی صحت کی حجت و جوفانی آخر تو ایچ کنہ تصنیف ملامحمد غزنوی نے یہ صحت مفصل نظر آئی مگر صاحب عتدم تک لازم سلطان محمود کے رہے آخر خدمت سالار ساہو میں مشرف ہو کر جہاد سالار سمود کے رہے بعد شہادت سلطان الشہداء کے ملامصاحب نے رحلت کی تاریخ یادگار چھوڑ دی تمام حال سلطان محمود و جہاد سالار ساہو کا گھدیا گھر سالار سمود کی شہادت پر فائزہ کیا مصطفیٰ صاحب نے حال سلطان الشہداء کا چین لیا خود مآخذ و توح مآخذ پر عمل کیا پھر رجوع پاک سلطان الشہداء کی طرف رجوع لائے آخر شہب کو حضرت خواب میں نظر آئے پھر بانی فرائی کتاب لکھنے کی اجازت پائی حکم سامع بیان واقعی سے آگاہ کر ٹیکے جا بجا اصلاح دینا جب مصطفیٰ صاحب نے یہ مدد پائی مرات سمودی صاحب نے تاریخ ہستان کا الزام کیا سب حال تمام کیا اکثر حال تاریخ جہاد آرا تاریخ محمودی و روضۃ الصفا وغیرہ میں نظر آیا یا تاریخی کسی محقق یا اہل بایں کے سن پایا یا خود عالم بدایین حضرت کے فیصل سے دیکھ لیا اجازت وارشاد حضرت سے مل گیا کیا جب مصطفیٰ صاحب قبل بھلا کہ کتب تواریخ ذکر کرتے حضرت نورالدین محمد جہاد بادشاہ بن اکبر شاہ کے حکم سے کوہ شمال حدود فیالی میں تشریف لائے وہاں اچالچ نمی پھر نام بر زمین تاریخ و ان وکیل راجہ کو ہستان اور تمام وکلا سے ہندوستان حاضر کر کے اون سے اتفاقا تواریخ کنہ سلطان کا ذکر کیا اون نے از روئے کتاب تاریخ زبان ہندی لکھی حال عینہ کنہ سلایا اور کہا کہ اب تک احد کوہ ہستان سے شہر کوہ قالی سلطان الشہداء کی اولاد چین پتا لاون چین آباد ہیں تاریخ ہندی اس کے کتاب نے زمین موجود اور چین ہی حال سالار سمود رہے بعد چند سال کے جب مصطفیٰ صاحب نے تاریخ ملامحمد غزنوی کی ملاحظہ فرمائی تاریخ ہندی اور کلام تاریخ کی صحت پائی لکھا کہ مصطفیٰ صاحب کو عین جہاد شہب میں یہ خیال آیا کہ سلطان الشہداء نے وکلاہ خدایں کیا تھا یا بعد چند عرصے کے آخر عشر ماہ صیام میں شہادت ہوئی عالم رویا میں نہ نہ کہیں کی وزارت ہوئی ایک مرد عرب عدوت پر ابھن سفید پٹے جہاد سے اور سے ہما مہر کا ہوتے صاحب دست بہت نظر آیا اور عین کنہ میں ایک مزار پایا اوس مرد بزرگ سے ملامحمد کو پوچھا کیا

بطحہ جلو بھی کہ کہا جاتا ہے
 زندہ کنا چاہیے و کائنات
 لایکھ و یسویٰ حق الفیاض
 ی اور شفاعت کہ نیک شہدا
 طا فرمایا کہ کسی نبی نے
 امیر خروہ شہادت پائی
 ی شہداء اس نعمت سے
 باطل و کفر کے ساتھ
 امین قلمت شہادت سے
 مہر بل پر غلم دوبارہ ہوا
 جوت راہ حق میں
 کے اظہار فرزندتہ ہون
 و حضرت عباس رضی اللہ
 عارقبہ یلما انفق کو حق میں
 پائی شہرت امام حسین رضی اللہ
 تے سے کہ عباس شہری کہ
 کام کیا خون حسین کا
 یہ کہ کا یہ ہو یا کہ سالار
 نے علم ظاہری و باطنی
 بعض روایات میں آیا کہ
 کے کہ میں رسول اللہ
 لا و خواجہ احمد کیو دراز
 سے عبد اللہ ان میں کہ
 غازی کے فرزند ان اور
 اللہ تعالیٰ تہہ شہر

کے ولید بن سالار و غازی نے باہوین پشت میں جلو فرمایا خرقہ ارادت و خلافت و ورثہ شہادت آبا
 و اجداد سے درجہ بدر پاپا اسمان اللہ سے بن بہت مناسب جرات راہ خدا کے جاننا نشان آبی
 میں ممتاز علی رضی کی اولاد کے سوا کہاں پیدا ہوئے ہیں یہ جو صلہ خاندان نبوی سے ہو یا جسے ان
 یہ دو جہان کی نعمت پروردگار عالم نے بعد از اظہار کے سالار و غازی کو عطا فرمائی کہ راہ خدا میں جان
 شہادت پائی تک جو خاندان خدا میں اوس دے کہ ایمان ہر روز تازہ کمرت کا طور ہر روز شریعت پر نور
 اگر حاجت مند وین پاتے ہیں حاجت روا سے حاکم کمال تہہ میں ستر علی و آلہ و ماجد سالار و غازی جو اہل طاعت و عبادت

بیان اہل اسلام کا ہندوستان میں بالاجمال اور کچھ چٹانوں کا حال

صاحب تاریخ فرشتے نے تحریر فرمایا کہ جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان کا زمانہ آیا انھوں نے ستر ہجری میں زیارت
 بصرہ و خراسان دیا اسی سال عبدالرحمن بن عمر نے حکم کیا کہ کابل فتح کیا اسی زمانے میں ایک امیر نامی
 عرب مہلب بن ابی صفروہ نے حوالی مرو سے کابل دراصل ہو کر ہندوستان میں اگر دین بڑہ ہزار ہندوی
 و غلام پاسے چند عرصے میں بہت ہندی ایمان لائے جب ستر ہجری میں زیاد بن امیہ نے ماہ طاعون
 میں وفات پائی اور ستر ہجری میں یزید بن معاویہ کی موت آئی اسے ستر ہجری میں سکرمین دیا کہ
 خراسان و سیستان کا سپہ سالار کیا اور مہلب بن ابی صفروہ کو انکی ہر اہی کا حکم دیا سکرمین اپنی چوٹ
 بھائی یزید بن زیاد کو سیستان کا حاکم کیا اور ابو عبد اللہ بن زیاد کو کابل سے قید کر لیا تو عرب نے
 کابل کو کھیر کھست کھائی پھر جب باہارت سلم کے علمبروف و حکمران الطحطا بن عبد اللہ بن حنیف خزانہ نے
 پانچ لاکھ دینار سے ابوعبد اللہ نے قید سے رہائی پائی اور سلم نے حکمران کو ہارت سے سیستان کی دی فوج
 عمرو بادیش روانہ کابل کی بڑے بقیل سے کالیوں کو طبع کر کے خالد بن عبد اللہ کو کہ بعض نسل خالد بن
 ولید سے اور بعض اولاد ابو جہل سے لکھتے ہیں کابل دیا جب خالد بن عبد اللہ حاکم کابل سے مغزول ہو کر
 اپنا راستہ لیا حاکم زادہ کے خوف سے عراق عرب کی راہ دشوار گذار و پیکار و میاں لان و پشیمان دے کہ بیان
 پر سکرن کیا اور اپنی دفتر کا ایک خان مسلمان نہیں چور سے کھان کر کے تیار تہہ لگا یا اوس سے دو فرزند
 ایک نووی دوسرا سوہرے نامی پیدا ہوئے طحطا خان سوہرے نووی اور کئی اولاد سے ہو یا ہوئے
 اور صاحب مطلع الانوار کا یہ کلام کہ ان افغان قبیلہ اولاد فرخان کا نام ہے و واقعی یہ قوم اولاد سلاطین اولاد
 مالی خاندان پر کار جماعت و ریاست و نشان سلطنت خاندانی ہر جہ سے میان ہر جہ میں علی علیہ السلام
 حکمران کر کے راہ ہلا سے بہت قبیلی راجہ نووی میں آئے اور ایک جماعت کثیر نے خاندانی فرعون کے خاندان

دین موعی قبول کیا ہندوستان کا رستہ لیا گوہ سلیمان پر مسکن بنائے افغان کہلائے جب آپہانے
 جہاں نزدیک دور کو ہرا لیا کعبہ کا قصد کیا افغان بھی جو ایمان بنیں لائے تھے اس کے ساتھ کعبہ میں جا کر
 منہ لایا ہوئے پھر افغان کا بل زراعت کر کے مالک آپ وگو سفند و مال کو سب ہوئے اور اہل اسلام
 سے کہ ہمراہ محمد تقی کے سند سے ملتان میں آکر رہے تھے ان سے موافقت ہوئی مسئلہ مجری میں جب
 انکی اولاد کی کثرت ہوئی موافقت معمرہ ہندوستان میں کرنا چاہا وپشاور پر قبضہ پایا پھر کوئی سردار راجہ لاہور جو
 راجہ اجمیر کی طرف سے ہزار سوار لیکر مقابلے پر آیا جب یہ سوار کام آئے راجہ لاہور نے دو ہزار سوار اپنے ہتھیار پیکار کے
 اپنے پیچھے کے ہمراہ بھیجے اے یہاں اہل اسلام طبع و خور و کابل سے چار ہزار فوج مسلمانوں کی مدد کو لائے پانچ
 مہینے میں شہر لڑائی لڑ کر کثیر مسلمان غالب آئے جاڑے کے موسم میں لڑائی ہو تو فوج ہی دم لیا
 گرتی ہیں راجہ لاہور کے پیچھے نے پھر میدان گرم کیا ایمان اہل کابل و طبع بدستور ہراہ ہوئے دیکھ کر پانچ وپشاور
 کے رزم خواہ ہوئے ابتدا سے بدست میں مندی بخون سیلاب و سردی کے بلا فوج شکست لاہور چلے آئے
 اور گاکلیوں اور خلیوں نے بھی اپنے ملک کو قدم بڑھائے جب اہل دین ہی وقت اقتدار حال مسلمانوں کو نہ تھا
 زبان پر آتے تھے اہل فوج نے ہوا کر سچا گوہرستان افغانستان کہا حال تھا تھے اس وقت مسکن کا افغانستان نے یہ قوم افغان لڑائی اور
 وجہ یہ تھا کہ کی تاریخ فرشتہ سے تحقیق میں آئی کہ یہ اہل اسلام ہزاروں مسلمانوں کے ساتھ ہوئے تھے کہ یہ لڑائی
 اسی زمانے میں راجہ لاہور اور جہاں لکھو سے لڑ گئی اول لکھو نے فوج قرب و جوار کے ہمراہ لاہور سے
 افغان اہل اسلام سے صلح و موافقت کی افغان اہل اسلام نے کوہستان وپشاور پر قبضہ بنا کر خیر نام کیا اور دلا
 روہ پر حضرت ہر کوثر رحمت لوگ سامانیہ سے اپنی حدود کا انتظام کیا جب غزنین میں اہل لنگین بادشاہ ہوا اور دین
 سالار شاہ تمغان و ملتان میں رزم خواہ ہوا افغان فوج نے غازی پور و جہاں راجہ جہاں کی مدد لائی اس نے سردی
 میں مقابلے کی جرات نہائی لکھو راجہ بہاؤ کے شیخ حمید کو کہ افغانوں میں بہت سیار تھا صاحب اعتبار تھا
 اور کیا شیخ حمید نے ولایت تمغان اور ملتان کے رئیسوں کو امیر کیا ہر ایک موضع پر اپنا علم بٹھایا افغانوں کو
 صاحب ملک و مال بنایا بدست لنگین داہرہ حلق اور کے و فرنگ کے سب لنگین کو سلطنت غزنین کی تاجی
 شیخ حمید نے مصلحت صلح کر کے محبت جمائی سب لنگین نے ملک جہاں کا فوج کی کشتی حمید کو ملتان جاتا
 کہ سلطان محمود نے خلاف عہد و پیمان سب لنگین کے سپہ سالار کے طبع اپنا کیا کہ وہ سامانیہ مت کر دیا
 و حسب سلطان محمودین سب لنگین کی بیان ہوا و سلطان کے حکمت کی خلاصہ داستان ہے
 تاریخ شہنشاہ اسرا و دیوان آرا و قول فرشتہ سے سلطان محمودین سب لنگین بن جو قان بن فرح عمر بن قزل سلطان

ن کھلائے جب آپ ہائے
 ہ او سکے ساتھ کعبہ میں جا کر
 باب ہو کے ادا اہل اسلام
 کی شہدہ جری میں جب
 پر کوئی سردار راہ لا پور جو
 دو ہزار سوار یا پانچ ہزار سپاہ
 ملانوں کی مدد کو لائے پانچ
 فی سو قوف رہی دم لب
 ہرے دیران کراچ و شہار
 تھ ونگست لاہور چلے آئے
 ہشتاد سال سلیمان کو رہا
 تھانسان شہر تو مافغان کی
 بجا ہو سکوت پٹنہ کے چھائی
 رحمار کے پھر راہ لاہور
 لکھ بکار غیر نام کیا اور دولت
 پتنگین بادشاہ ہوا اور گین
 کی مدد ملی اس سے سردی
 رہا صاحب اعتبار
 پایا علی شاہ اصفانوں کو
 سلطنت غزنویں کی اس کا
 کیا شیخ عبد کہ سلطان
 ہر سال ہفتہ کر دیا
 صدہ درستان ہے
 بن فرخ حسن قزل ارسلان

بن قرا مان بن فرخیز بن زوجو بن شروید بن فرخیز بن ہر بن گرجی بن اوتار بن محمودی وروندہ شہا
 کے خاندانی کے دوسری فصل تفصیل اولاد امام حسن میں سید حسن بن سید حسن بن سید حسن بن عبد اللہ بن
 حسن بن شہن بن حسن بن سید حسن بن اور بعض مورخوں نے سبکگین کو غلام ترک کی نژاد لکھا ہے کہ تفصیل حسب نسب کو
 بوجہ اختلاف و طول کے اور ڈایا اور وجہ اختلاف کی یہ پائی کہ جب اولاد کو سرے پر تباہی آئی سلاطین حکام
 اسلام سے خوف کھا کر جان بچا کر جلا وطن ہوئے حسب نسب چھپا کر غلطی کے صدمے اوٹھا کر گرفتار
 تھ و محسن ہوئے پانچ تاج تاج سہناج اسراج جرجانی میں لکھا ہے یہ خلاصہ اوسکا ہے کہ محمد حضرت عثمان بن عفان
 میں ولایت مرو و پامیان میں جب یہ دو خرد و کل کو فتح کر شکست کھائی اوسکی اولاد ترکستان میں آئی ترکوں سے
 وصلت کر کے صاحب اولاد ہوئے ترک کھلائے وہیں آباد ہوئے محمد عبدالملک میں نصر حاجی سبکگین
 کو اور اور انہر خود ترکستان سے سہارا میں لایا اوسے الینگین موالی ملوک سامانیہ جوار طبع عبدالملک
 خرید فرمایا اہل ہندو نے پسر سبکگین کا با انقلاب زمانہ چچین میں مغلوں کی قید میں پھنس جانا اور الینگین جلی
 آں مسلمان سبکگین نے فرما کر فرمایا کہ اقم کے کسی متفق معجز سے اس روایت ثانی تنصیف کا نشان نہیں پایا اس
 الینگین نے بعد قیام ایک سال کے آثار شہادت و فخر سے سبکگین میں پکارا امیر الامراء سے لشکر وکیل مطلق
 کیا بعد حصر سے کے امیر فرج عالم بخارا نے سبکگین کو امیر ناصر الدین اور سلطان محمود کو امیر الامراء کے سیف الدولہ
 خطاب دیا جب الینگین نے بعد عبدالملک کے منصور بن عبدالملک سے منحرف ہو کر غزنویں میں چندہ سال
 سلطنت کر کے ۶۵۰ ہجری میں قضا کی اور ابو الاحق اوس کے خلف نے بھی شہدہ جری میں دو سال
 سلطنت کر کے ملک بھائی راہ لی اراکین دولت نے سبکگین کو لائق سلطنت کے پایا الینگین کی جتر
 سے عقد کر کے تخت غزنویں پر بٹھایا سبکگین نے ہند میں چندا بجوا فرمایا جلیطہ و سکرا بنا جیلا شہنشاہ
 شہدہ جری میں چچین برسکی عمر میں بیس سال سلطنت کر کے موضع تردہ و دو پنج میں دینا سے طرت
 فرمائی لاش غزنویں آئی سلطان محمود جو طین خاص رہیہ زائل سے خلف آکر ابو الغم شہر تھے وار و شہار
 تھے امیر اسماعیل جیسے نے بھائی ہمراہ تھے و بعد شاہ تھے اور صاحب سیرا لساخرین و وقت اقلیم نے خلا
 سراج فرشتہ کے سلطان محمود کو چھوڑا اور امیر اسماعیل کو بڑا بھائی تھوڑا بھائی باقی حال مطابق لکھدیا جب امیر
 اسماعیل نے پنج میں جلوس فرمایا اجتماع میں فتور کیا اہل لشکر خود سر ہو کر فرے اور اس نے لگے بے خطر ہو کر
 تھانہ لکھنے لگے و حال سلطان محمود کی سماعت میں آیا امیر اسماعیل کو بھڑکایا کہ ملک پنج و ہرسان
 سقوط ہوا امام غزنویں میں دو امیر اسماعیل نے ملوڑ کیا امیران لیا سلطان اوسی سال شہدہ جری میں مجبور
 رہے بعد فرج بھائی کو قید کر کے غزنویں میں تخت نشین ہوئے بعد چار ماہ کے وارث ملک سبکگین کو

اتفاقاً سلطان کا سرنام اپنے اجداد کا شریع اسلام کو رواج دیا یہ بادشاہ اولوالعزم حضرت پروردگار سے تھا
 فقیر دوست علم پرست تھا انصاف فضول سے نفرت تھی جیوش علی و قدس کی عادت تھی قہر شہنشاہ و ماریش میں
 صرف شیر خفا سا فرزان بیت اللہ کا دستگیر تھا ہر سال چار لاکھ درہم کا شرفا سے غریب اہل منبر کے واسطے
 تنخواہ کے سوال نگہ جاری تھا الحسن صورت ظاہری سے عاری تھا میانہ بالا خوش اذام اکبر و گزنیہ مالک شہ
 بہت و شجاعت و عشق جان بازی میں طاق تاجدار و صغیرین شہرہ آفاق اول سال جلوس میں ملک و دار
 بعد ملک دوم و ایران و توران و زنگبار و لبنان قبضے میں لایا اور اطراف دیار و مصارین اپنا و نکاح بایا ملک
 میں کچھ چاہی تو سبیل اللہ سے بہادر کے شریع نبوی کو رواج دیا سنگین سے خیرہ شاہان نامہ سے شرف
 مگر تعلقہ بغداد کی امداد و اطاعت کر کے خلعت و خطاب پاتے رہے تحائف مذبح جو تہہ سے تہہ
 عجب بادشاہ تھا کہ پیدائش سکندر کو دارا کو تباہین شتر کھائے ایسے اقبال کی سواری یا دو کئی تھی لاکھی
 سہار میں بارہ حملے کر کے ظلمت کفر کی مٹائی اسلام کی تغیل جلائی اور صاحب شرف عثمانی بکراچی نے
 کتاب صیاح صادق سے شتر حملوں کی سند پائی مگر تفصیل تحریر فرمائی چنانچہ آٹھ حملوں کا یہ انتخاب
 باقی چار کا حال بھی درج کتاب ہر اول حملہ شمال مشرقی بحر میں سلطان نے دس بارہ ہزار سوار سے
 راجہ جیپال والی لاسور و پٹنہ و برہم پور وکھا و کیا آٹھویں محرم ۹۲۷ ہجری میں قید کر لیا راجہ نے خلیج گداری کا
 اقرار کر کے رہائی پائی مگر دوبار شکست کھا کر غیرت آئی اوس زمانے میں حکام مہندب اہل اسلام سے
 دوبار شکست کھاتے تھے خود گل میں کو کر جلاتے تھے جیپال نے اول نامہ لکھیں سبکدین بعد
 سلطان محمود سے شکست کھا کر حسب رسم اوس زمانے کے اندیا پال خلف اپنے کو اپنی حکومت پر شکار
 نو داگ میں جاکر جان دی سلطان قلعہ بہشتیہ مقبوضہ راجہ پٹیا لہ کو سر کر کے غزینہ کی راہ لی ۹۲۸ ہجری
 ہجری میں سہستان آئے حنیف کو غزینہ میں پکڑ لائے دوسرے حملے ۹۲۹ ہجری میں راو
 راجہ بہاؤدین و بہنیا کو جو سبکدین سے منحرف تھا زیر کیا و قلعہ باجھی اور خزانہ لیا تیسرے حملے
 ۹۳۰ ہجری میں ابوالفتح داود بن نصیر بن شیخ حمید حاکم بلخان و اندیا پال والی لاہور کو جو بدودی
 حاکم بلخان کے سزاوی ہیں سزا دہم سے خلیج سالانہ لکھ ایک خان کو شکست دیکر غزینہ کی راہ لی
 چوتھے حملے ۹۳۱ ہجری ہرم ہا میں بوجہ طاوت و امداد ابوالفتح کو دی کے اندیا پال سے
 مع راجہ اوجین و گوالیار و کالج و دی و اجیر و گارن اندیا پال کے معاہدہ پر عہد کر کے خراج میں لکھ
 جس طرح لکھوٹ پر جہاد کر کے یوں کو وراخرا کو محمد صاحب سے جمع ہوا تھا لکھ غزینہ کو نہ لکھ
 پانچویں حملے ۹۳۲ ہجری میں محمد بن سوری حاکم خرم لکھ کو بدودی لکھ کیا اور سے ہرم لکھ

عزائم سور
 پھر غزینہ ہو کر ملتا
 اوسکی جان لیکر
 اور قیدی و خزانہ
 سے حاکم لاہور کو
 آٹھویں
 فرمائی راہ کی
 سلاک ہجری میں
 سلاک ہجری میں
 نے بالاقفاق
 قدر دان اہل
 و مدارس ووق
 شیخ ابوالحسن
 ذکر حضرت
 تاج بانی گیتی
 کاروباری
 راہ لی و خزانہ
 لائے راکیہ
 سے انکار
 الامیر
 سے خلیج
 شامانہ
 ملک کی
 بادشاہ کی
 کیا ہو

پھر خرمین سے بکر ملتان سے ابوالفتح داؤد بن نصیر بن شیخ حمید کو بکر کا قلعہ غوغین میں قید فرمایا ایک اجل
 اور کی جان لیکر قید ہستی سے چھڑایا چھٹے حملے میں بھیری میں تھانہ سے کشتہ جنگ سوم کو لڑا
 اور قیدی و خزانہ لیکر وطن کو منہ موڑا ستا توین حملے میں بھیری میں قلعہ تدر و لغ کو ہاتھ لایا
 سے حاکم لاہور کو درہ شیر تک بھگا کر اوس درہ تک اپنا علم بٹھایا اور بہت ہندو مسلمان کر کے مال غنیمت لایا
 آٹھویں حملے میں بھیری میں قلعہ لوہ کوٹ کا محاصرہ کیا جا کر وہ میں مصلحتاً حمید و دیگر خرمین کو معاذ
 فرمایا راہ کی سردی اور بانی میں بہت فوج کام آئی توین حملے میں بھیری میں قلعہ و دسویں حملے
 میں بھیری میں لاہور گیا رھوین حملے میں بھیری میں ننڈا والی کا لشکر بارھٹھوین حملے
 میں بھیری میں سومات فتح فرمایا و مختصر ان حملوں کا مقدمات مناسب اس کتاب میں آیا اور اگر مختصر
 نے بالاتفاق سلطان محمد کو بکر لادو لغرم و مجاہد و شجاع و عادل و زبردست پانچ شرح فقیر دوست علی پرت
 قدردان اہل سہر و سپاہ لشکر خالص و طامع و زور دوست بھی مع حکایات شائے روح کتب کی کہ اگر فقیر ساجد
 و مدارس و وقت محتاجان و فخر فقرا و علمایں صرف بیماری لنگر جاری لکھیا چنانچہ یہ حکایت زیارت حضرت
 شیخ ابوالحسن خرقانی کی شیع و حنا پستی و عدالت سلطان کی گوہ ہر آئینہ ہر آئینہ حسن اللہ

ذکر حضرت شیخ ابوالحسن قفانی کی ملاقات کا اور حاصل ہونا خرقہ تبرکات کا

تاریخ بنامی گیتی میں تحریر ہے کہ سلطان کو ہمہ خراسان میں حضرت شیخ ابو الحسن غرقانی کی ملازمت کا خیال آیا مگر کادونیوی کے نذرے میں زیارت کو جانا خلافت ادب سمجھ کر اٹل فرمایا خراسان سے معاودت کی سہولت کی راہ لی بعد فراغ چار محلے جہاد ہند کے جب غزنین آئے احترام زیارت شیخ کا بانہ کر خرقان زمین تشریف لائے اراکین دولت نے حاضر ہو کر سلطان کے شوق زیارت سے حضرت کو آگاہ کیا حضرت نے ملاقات سے انکار کر کے جواب صاف دیا اے ابوالحسن! **ابو الطیغور اللہ واجیعو اللہ رسولی واولی الامم** **ہمکنتم** یہ سنایا حضرت نے فرمایا **ابن ابی طغور اللہ** **ابن ابی اسر** صرف بدل ہوں **ابو الطیغور اللہ** سے خیل ہوں چلو لی ملاو کسی کہتے ہیں سلطان کہان رشتہ میں سلطان نے یہ سہولت عطا کرنا اپنا جامہ شامانہ انداز سے بگڑا دس لوگوں کو لباس مرادہ عطا کیا اور شیخ کے خدمت میں لایا حضرت نے پیش تک پہنچ کر تشریف بھی نہ لیا ایسا کی طرف سے نہ سہر لیا سلطان کے جانب رخ کیا سلطان نے کہا حضرت نے بادشاہ کی شکوہ کو دور سے بخش لفرامی ہو کہ صاف بوی رانی حضرت نے فرمایا افسی اب ایک سے گیارہ ہوئے اور آپ لاکھ گیارہ ہوئے یہ سب انہما کا ریاہی کر غفلتوں کو مدد و غلام کو بادشاہ کیا جو ان کو

باہر سٹھائے تنہا کثرت لایے پھر سلطان نے تنہا بارگاہ میں اگر کچھ ذکر حضرت بازید کا کیا شیخ نے یہ قول
 حضرت بازید کا سنا دیا کہ جسے ہماری زیارت کی ہر شقاوت سے بری ہر سلطان نے کہا جب ابو جہل
 ابو اہب بنی کے دیکھنے والے شقاوت سے بری نمون میں تصدیق اس قول کی کیونکر کر دین حضرت
 فرمایا تو یہ کرواداب ولایت کو ہاتھ سے نہ دوزیارت رسول خدا کی مہاجرین و انصار نے کی یا بعض اصحاب
 اخیر نے کی قوله تعالیٰ وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ سلطان نے کہا مجھے یقیناً کچھ شہ
 ہوتے پایا چاد کام اختیار کرو اول نماز باجماعت اور پھر بیکاری اور سخاوت جو کچھ خلق اللہ شفقت
 سلطان نے عرض کی بندہ دعا کا خواہاں ہے فرمایا ہر بیگیا نے بین اللہم اغفر لعموم مسلمین و الذم من ات
 و دوزبان ہے سلطان نے کہا دعا سے خاص ہوا شاد و فرمایا عاقبت محمود باد سلطان نے نہ وجوہ پیش کیا
 حضرت نے پارہ نائنگ سلطان کو دیا سلطان نے شکل چاب کر کھایا سہ بنایا حضرت نے فرمایا تنہا ہی خلق
 میں روئی کا پھندا پڑتا ہے و زو جو اہر سخت تر ہے اول دھات دوسرے پتھر کو زیادہ گناہ ہے اللہ اسکو عرس
 سے طلاق دی ہو یا بانیہ وقت محتاجان فرمائیے پھر سلطان نے میرا ہن ترک کیا جسکے ذریعہ دعا کے شکوت
 فسخ کیا اب شیخ نے وقت رخصت کے تعظیم دی سلطان نے اس بے القافی اور اس تعظیم کی وجہ بھی
 فرمایا جب تھے ہمارا امتحان کیا ہے جواب ترکی بہ ترکی دیا اور تاج انکلیات میں تحریر ہو کہ جب سلطان نے ہم
 خراسان کی چھوڑ کر غزین سے حضرت کی خدمت میں آئیاں کیا حضرت نے فرمایا مرا جاتے غزین سے میری
 ملاقات کو قصد رخ فان کی خلق خدا بیت اللہ سے انصاری زیارت کو آؤ کی مراد یا دیگی

چار شہر و امرا علیہ مظفر خان کا اجیر سے سلطان پاس فریاد می آتا سلطان کا

سالار ساہو کو امداد پر نامور مانا

بعد چار حملوں کے سب سلطان نے غزین اگر شہر چری میں علی غنیمت بندے ایک سہو ان کو
 آکر سہو کیا میں علی غنیمت یا اوسے عرصہ تک لگے چری میں چار شہر و امرا میں سلطان ان انیثا کو بیان خان
 آئے آستان بوس ہو کر زبان چلائے کہ ہاے خدا اور ہی فرمائیے سلطان ان کی جان چلائے پھر
 میں ملازم اور بلوہی سلطان پر غصہ ہی سلطان سلطان ابوالحسن نے بہر کو قتل کیا سلطان خان صاحب ہر
 کو گھیر لیا چنانکہ ہلاک کر کے قصہ پاک کر کے مظفر خان سے اہل و عیال چند سال سے قلعہ امیر میں گن گن
 عزت با سے بیرون دہے سو مکرن چاہیے ہماروں کو لیکر سکون کی عداوت اسلام سے قلعہ گھیر لیا
 مظفر خان کو تنگ کیا سلطان نے سفینوں کو اٹھان سے شاد و فرمایا عداوت احمد حسن میں ہی دوز

Checked
1987

غزنامہ سہو

ہم کتاب برادر
 ہندوین نے
 تو درج خطیہ سا
 خوش تدبیر سا
 لکھی تلو اسات
 رحمت کر کے
 اعظام جنگ یہ

حکم سے سل
 حضرت سا

اب سا
 پھر لشکر غ
 بشارت

سالار ساہو
 شہر و امرا
 کے سات
 سیکر و فریاد
 استفادہ
 محمد علی اور
 سالار ساہو
 طرٹ حکم
 عطا فرماتے

1987
 65

نزدک کا کیا شیخ نے بتول
 نے کہا جب ابو جہل
 کی کوئی گزاردن حضرت
 نے کی یا بعض اصحاب
 کہا مجھے نصیحتا کچھ ایشا
 خلیفہ العرش شفق
 بنی و المومنین
 نے زور و جواہر پیش کیا
 نے فرمایا امتحانی طعن
 اچھے اسکے عرس
 نے فرمایا دعا کے شہوت
 میں تنظیم کی وجہ پوچھی

جب سلطان نے تم
 غزنین سے میری
 دیکھی مراد پادشاهی

انہا سلطان کا

عالمک میدان وسیع
 امنیات گویاں جن
 جان بچا ہے بہت
 خان صاحب ہرگز
 غلطہ اچھے کن گز
 لاکھ سے کھڑے گز
 اس ہندی دہ

تم مکتب برادر رضائی اپنے کو طلب کر کے ارشاد فرمایا کہ علی سے ہند نے کس بادشاہ کا نام دینے خطبہ پڑھایا
 بہمنیوں نے جواب دیا بعد خدا وقت مصطفیٰ کے ذکر آل و اصحاب پر خطبہ تمام ہجرا حضرت جہاد فرمایا
 تو دین خطبہ سلطان کا نام ہر مصر سے ہر شہر زند سکہ نامش خواند بہ سلطان نے بشورہ وزیر و شہان
 خوش تدبیر سالار ساہو کو در میدان پایا سالار کشکریا پھر خیر امر سے ذمی اعتبار اور سات ہزار سوار اور فوج
 کو لے کر اور خیر آباد اور فوج کو لے کر عاتق صبار قنار دیکر پہلوان کشکریا خطاب فرمایا اور پھر خطبہ شہادت پڑھا
 مرحمت کر کے نشیب و فراز بھیجا کہ دیکھنا کوئی بلال ساہو کو ناگوار نہ ہو یا کچھ کدو یا کھجور یا کھجور کا پتہ دے
 و نظام جنگ میں تہوار لگا کر تم بھی جانی سالار ساہو کو ہر امر از دان و غیر خواہ جاننا اور بجائے میرے بادشاہ جاننا
 جاؤ خدا یا رب رسول اوسکا مددگار ہو

قطع تیار خروانی

حکم سے سلطان غازی حضرت مسعود کے	بہر امداد مصطفیٰ خان محبوب س بلا
حضرت سالار ساہو ہند کو راہی ہوئے	یہ عنایت نے لکھی تاخیر سلطان مرجا

اب سالار ساہو اجمیر کو تشریف لائے تین مہینے خان کی آمد اور فرائض میں
 پھر کشکریا حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کر کے فتح ہند واو لادکی
 بشارت پائی اور بعد معرکہ اجمیر مخدومہ عظمیٰ ستر معالی کا غزنین سے آنا

سالار ساہو سلطان کے ہمراہ غزنین سے قندھار آئے پھر نوین دیکھ کر شہر ہجری کو لشکر باری اور ویجا
 شتر سوار لیکر شہر کی راہ سے اجمیر تشریف لائے راہ میں تین منزل برابر دھان کشکریا غزین تھو لالان لشکر
 کے سامنے عیان ہوئے اور بشارت فتح ہند وستان و قتلہ فرزند زینہ کی دیکر نظروں سے نہان ہوئے
 پھر وزیران ہجرتیک جو پھر جو انان خوش رو بہ شد اسے بے سر سر زینہ بھل سوار نظر آئے اور حکام
 استفسار یہ زبان پر لائے کہ تم شہر ہے است محمد لشکر جنین علیہ السلام ہیں شکر شہر ہمارے شہید امجد
 محمد بنی اور بادشاہ سالار مسعود و محبوب رب الانام ہیں گو تہذو رحم اور میں نہیں آئے لگا کر اسے غزین
 سالار ساہو کے سپرد ہیں اور پھر وزیران ہجرتیک وہ مردان منافق ہیں منتظر مصافحہ ہیں ایک
 طرف کچھ قتلہ و گھوڑوں کو روگردان کر کے پیچھے بھاگتے ہیں دوسری طرف
 عطا فرمائے ہیں اس لشکر میں گئے کہ سالار ساہو قریب آئے یہ بتلیم سالار مسعود دریں بون ہر

دہلی سالار ساہو بہمن
 خزانہ سلطنت
 ۱۹۵۰

آداب بجالائے چہ شہادت فتح ہند و تولد فرزند کی دیکر نشان ہو سے سالار ساہو سچوہ شکر کا ادا کر کے
 آگے روان ہوئے اخیر سے تین منزل کے فاصلے پر لب ویا مقام کیا شہر سواروں کو حکم دیا تم آگے
 حصہ جاؤ مظفر خان کو ہماری خبر پہنچاؤ آدھ شہر سوار مظفر خان پاس آئے یہاں مقرران بارگاہ بیہتر
 کہ یہاں سے قریب لب ویا زیر کوہ ایک ولی اللہ کا مقام ہے کہ یہ پہنچا کر حضرت علیہ السلام آپ ہی کا نام پڑ
 سالار ساہو نے زیر کوہ اگر حضرت خضر سے ملاقات کی حضرت نے یہ بشارت دی کہ آیا ابو اسود و زید
 بارگاہ مہمود اس مکر میں دو نعمت عظمیٰ خدا تم کو عطا فرمائیگا جس سے قیامت تک نام روشن رہے گا
 ایک فرزند زینہ بسات و صاحب ولایت عاشق سبحان و دوسرے فتح ہندوستان ملکیت کفر سب بھارے
 نور لہری روشنی سے دور ہوگی ملکیت خدا کی سرور ہوگی تا آخر حاجت روے زمانہ ہوگا باب مقصد غلامان
 آستانہ ہوگا سلطان الشہداء کمالیگا جو کوئی شہید ہوگا وہی بابیگا سو نام سالار شکر اسلام آباد بی تو بی لکھنؤ کے
 شکر انصواد اگر چہ درگت تین خدا کو شہر گت میں بعد فاتحہ گیارہ بار اذیاء تھیں اللہ اللہ اللہ
 ہوا آخر حکم فرمایا کہ چہ سچوہ بدرگاہ محبوب الدعوات بے نیاز کیجئے خود سے میں سات بار سُبُوْح
 قَدْ وَجَّہَ اَسْبَابُ رَحْمَتِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحُ پڑھو پھر تین بار درود پڑھ کر خدا سے مراد چاہو تو فرما دیں
 ہوگی تمنا حصول ہوگی تلباس و رحمت کے سچے جاؤ جو میوہ ہاتھ لگے تو لاؤ آوے سب فائنات کہہ لو
 صنائع ہونے نہ وجب آپ کے خذوہ علیا تشریف لائیں انصاف نصرت آپ اور وہ کما میں یہ عمل چاہو
 کمالا ہی رہتا تھا لانا سچ سالار ہو حضرت خضر کا حکم بجالائے میوہ لیکر خوش خوش جے میں آئے آو سوقت سے
 ایک طاعت و جہاد کی دعا پر حاجت بعامت زیادہ پائے تھے لہذا غیب ہی نبی بشارت تھے جس کا خیال آنا تھا تو را
 مینا ہو جانا تھا یہ حال تابع محمودی میں بفضل سلطوری ادا کر گت میں یہ کوہ پڑ کہ تولد علیہ السلام میں
 حضرت مریم پر کویت طاری تھی وہی حالات سالار ساہو پر ماری تھی جین شہر پھر کے سچے حضرت مریم شریفین
 علیہما فی تعین گو سکون ہوتا تھا آپ میوہ لکھ کر کھاتی تھیں تو مظفر خان نے جب خبر سالار ساہو کی پائی
 جان کا رزہ آئی تھا ہو کر شادمانے بجائے محال گھبراہٹ سے بھگے کہ شاہ سلطان محمود کا ابا چہ شہر
 قریب ایک قلعے کا محاصرہ ہو کر سات فرسنگ کے فاصلے پر یہ جاؤ کوہ کوہرا کی ملک میں ہو چکا و جب
 مظفر خان و سالار ساہو کی ہوجا بیگہ ہر مقام پر ایک ایک طرف سے مظفر خان و دوسری طرف سے
 لشکر سلطان کے کہ قتل کرے گا تو وہ جانے نہ کیا انصاف لشکر مخالف پہلے ہی انصاف سے میں فرار جانا مظفر
 سالار ساہو کے ہتھیار کے ہر ہا باجم ملاقات ہوئی تو فیض و عداوت ہوئی مظفر خان نے عرض کی
 کہ میں تم کو ہر ماہ میں تسلیم و تلمین دیتا ہوں اب یہ حال باہر مکر نایا لکھ کر سرور

حاضر حضور رکھو
 یار راست کا طلب
 سنیں اپنا یہ دستو
 بھگوان فرمایا
 ہنگامہ پر داری
 علم صحیح کا کھن
 پہلوان لشکر غار
 سیرہ سا قمریہ
 زمین نامہوار جا
 بہاروں کی تہا
 کھڑے تھے
 ایسا نام کر و
 کا کھنخی
 کرین خوش
 نامہ خطار قہا
 لیان غرق
 الطح سوا
 کھنکی ظلمت
 کھنکی
 کھنکی

ہو سجدہ شکر کا ادا کر کے
 اردن کو حکم دیا تم آگے
 تھوڑا سا بارگاہ بیخرا
 پہنچا اور آپ ہی کا نام پڑا
 ہی کہ آیا ابو اسعود گرین
 نام روشن رہا ہے گا
 دست کفر منہ بھرا ہے
 یہ سچا باب مقصد خلافت
 مہتاب تو ہی لکھو مذکور کے
 اللہ و الفی
 ناسات بار سبوح
 سے مراد چاہو تو پڑھو
 سے حفاظت رکھو
 یہ کھائیں یہ سچ مراد
 ہے اسے آرموقت سے
 خیال آتا تھا تو
 نے علیہ السلام میں
 نے حضرت محمد مصطفیٰ
 یہ سالہ ساجو کی بانی
 ہو گا یا باہر تھوڑے
 میں سوچو گا وہ ب
 دن دوسری شب
 میں فرما چکا مطلقاً
 نے عرض کی
 نہ لگا کر رقت

حاضر حضور پرکار شاد عالی سجا لایکا پہلو ان لشکر نے نہ شکر فرمایا یہ اچھا فقرہ آپ نے سنایا میں آپ کا مددگار ہوں		
یاریا ست کا طلبگار ہوں یہ وہی مثل ہر مصرع طاقت وہاں نہشت خانہ بھان گدشت چہ مختاری تکلیف ہو گئی		
میں نے اپنا یہ دستور زمین آپ قلعے سے باہر بنائے مجھے دوسرا مقام بتائے پس سالار ساجو نے لب جو حوض		
بھگوان فرمایا مجھے یہ لین چھوڑ چاہا چند روز مقام کیا پھر بصلح خطفرخان نرم کا انتظام کیا دوسرا عجب جان بانی		
ہنگام پر دازی تھی کبھی خیائے سرور میں کلاہ کلاہ تاز میدان زرگاہ قلعہ شرقی سے نمودار ہوا اور		
ہندوئی شب کو باغیچہ کو اکب اوسکے دہلیا دے فرمایا		
شعر		
علم صبح کا کھلا پرچم	فوج تارون کی ہو گئی دھم	سندھ کی شب بپشت کو پھیل
پہلو ان لشکر غاصب کے بعد میدان میں آیا سرداران نامار سے فرمایا آج متحرک جان سوزی فوج کا روز بچو ستم		
میرہ ساتہ کین گاہ سے فوج کو حیت کرو لشکر کو ہتھیاروں سے درست کرو پھر بیدار نگلے جھاڑی کاٹی		
زمین نامہوار جا بجا پانی کین جھانکی لگا کر یہ جایا علیما سے سرخ و سبز کا جلوہ دکھایا نصیبیوں نے رنج خوانی کی		
سبا و رن کی تازہ جانی کی تہا ہایان نامار ستم دار ثانی اسفندیار ذی رتبہ سردار اپنا غول لیے علیا		
کھڑے تھے تیور پیل چپے تھے ہر ایک شہادت کا طلبگار تھا باہم یہ قول و قرار تھا کراچ وہ کام کر		
ایسا نام کر و زمین سام و زمین کی قبرین زلزلہ آئے رستم و اسفندیار کا کچھ تھا اسے گور بہرام گور شوق ہو چکا		
کاٹک فوج ہو گئی مخالفت پر زور کو ایک ایک کو دیکھ لو ایک طرف پہلو ان لشکر خود خضر و اندر سر و لابی		
کرین جو شہ شجاعت جا کرین تیرہ آرد پایکرات میں کھار کی کھات میں اسب صحر کردار پر عا کر دہا		
نامار قطار قطار خود کو بزرہ چار آئین سے درست فوج حسیہ گری میں چست		
بلان غرق آہن رست تاپا	چو صورت کر گریہ و در اکلیہ جا	آزاد باش چون مردم چشم یار
ابن سوا	امیدان میں شریف لائے آگے	اوسے ہیکر سے ہر پستے جاسے اسے
کھر کی طلعت چھائی کالی دردی نظر آئی لاکھوں پیادہ و سوارہ قہار میدان میں لائے لشکر اسلام کے متشا		
میں پرستے جاسے		
کسیہ ہر خطہ جلوہ نما اور او دھر کشت	خونخ اور دھر تھا اور او دھر کشتن بہشت	
کھیتی اور دھر کی او دھر تھے کشت	بلان کا رنگ ہوئے تھے وان غلہ سی زشت	
شیطان اور دھر تھا اور او دھر کشت	میدان میں غلہ لکھوں دھار کشت	

فوج مخالفت میں ادبار کی نشانی تھی عجب پریشانی تھی کسی کا گھوڑا ارجل ستارہ پیشانی تھا کسی کا چہرہ
 زعفرانی تھا کوئی کہ نہ لنگ پر سوار کسی کا لنگڑا رموں کی کسی کی کہ میں تلوار چھری تھی کسی کے ہاتھ میں رام مسر
 کی چھری تھی خود کو بک عجب انداز کا تھا درہ جارائے ساز و سینگا ہونے ساز کا تھا اور اس کی عبادت کا یہ
 رنگ تھا جس سے مسکون کا دل تنگ تھا شعر

نزدہ پوش بودند سندی مر | چو زاعی کہ چریدہ باشد بدم | فرماندہ سپاہان جولان ہوا | چو سپاہ شطرنج
 بجان ہوا | بارے کے شگون پر ہر کرب نے آئے لشکر اسلام کو دیکھ کر کلیجے پھراستے تھے کسی کے دل میں
 خوف سا گیا کسی غش آگیا کوئی کشتا تھا اگر ہم جان بھار آرو ڈوب کر اس وقت بھاگ بیٹھے اور پہنچ جان کی
 خیر نظر نہیں آتی تو قس سلب ہوئی جاتی تو کوئی چلایا ہمیں بے گمانے رات بھر دست آئے دھوئی تو رہا
 رہی جاری پیشاب ہی بیکان ہم کیا بتائیں جھاڑ پھٹکل ہو کر تیر جاتے ہیں کوئی گاہے کا دم لگا کر اکھیں پٹکا
 ترنگ میں آیا تھ نہ کر زبان پر لایا اچھی جگہ بھی کل سے زکام ہی تھا آہان کیا کام ہی آؤ بیٹھو دیکر دم کو نکالو
 گاہے کی چلو لو داد کو پھٹکل پھر آئے دو جگہ بھی لیتے چلو تین تیرہ میں ترک اکیلا پائے کٹے کر دھنی اوتار
 بیدہم نہ پائے کٹے کسی نے کہا صورت سفر سے ہم تو تھک گئے ہیں اس لیے پاؤں کے کپ گئے ہیں چو
 کے پانی پینے سے اعضا شکنی ہو جان پر ہی تو فصل کے تراخل سے بخاری ہوئی کر کے کی باری ہو
 در و سرحدی ترے کی آمد ہو کوئی زمین بچے بے ریشہ بولا ہوا پتھی بچار سامت بنانا کام ہی بیٹھ تو نہیں نام
 ہو راجہ بابو آدھ بھگت سے بلاتے ہیں کوئی کما کا باری بھگت کھلاتے ہیں تمام عمر کی نہیں ماری ہو اب
 زندگی سے جی عاری ہو جو تکین لگانے میں سوئی گرجا نے میں چاندنی کے حاسے ہو کر بھنگ کا ہتھکڑ
 کرتے تھے قصا کی صورت سے عورت تھے خون تو خون شہاب دیکھ غش آئے تھے نشتر کے نام
 سے مرے جاتے تھے اب ہتیا چڑے کی دھرم جا بیکار نیست پر بھی حرف آئی گا وہ ہی مروی کسی کی جانا
 لیکر تھپسے ہونا جاتی جان کھنا اگر ایسی جان جو کمون مردم آزاری کام دی نام ہی تو ہم درگدے ہمارا
 سلام ہی ہم اپنے روزگار سے کنارہ کر گئے بھیک مانگ کھا آگواہہ کسی کے جگہ جگہ پوری کچھری نیاٹنگے ہو
 لگا بیٹنگے پوتھی اچھا بیٹنگے ڈھو بیڑے کی عوض بیٹھی اچھا کھائیٹنگے آہ کو کو جان کے صدر سے کر گئے گئے
 کی موت تو نہ بیٹنگے فوج مخالفت میں تو یہ سلام ہی تھا بدھاس ہر بہر میں چا تھا کہ لکھا بھلا ان لشکر سے بیعت
 ہفت روزہ شش راز میں گنبد ہم اندر ہم مای زمین گنبد غازیوں نے دکھایوں میں پانوں دیا رہا تھیں چو
 لیا ڈال رہا جان و خون میں مائیں ہو بھین چھکارا سن دیا کہ باکین او چھائیں تو امین حکم کے تھنا ہی ہو
 کیجے جا پے اس کے کہ کا زمین تھرائی تھی زبان شے سے آفتاب کی صدا آتی تھی آواز لڑائی کے

غزل نامہ مسعود
 زکات الہی کا سوا
 برساتی تھی
 ایک دم میں لاٹھو
 دھوم مرن میدا
 ہوا غازیوں نے
 پایا شہید جگہ زرا
 رات کو آرام کیا ہو
 اکثر وہاں تھے
 بھگت سلطان غیا
 شاد ہوا اسب و
 ہند میں تھری کیا
 چھوڑ دو اور ہوا
 ٹھہر نور و را
 کا بند و لب
 آٹھویں سوال
 عطا ہے غضا
 رجب شہ
 جوان بندہ ملا
 ہو ہے پیدا

نبیشتانی غنیم علی شہزاد

انی تھا کیہ کا چہرہ
لے ہاتھ میں رام سر
اوس کی سجاوٹ کا یہ

چوہا سپان شلخ
سے تھیکے دل میں
اے او سپر ہی جان کی
آئے دھوئی تراب
دم لگا کر اکھیں بڑھاک
دیکار دم کو تھاکو لو
رشتے کو دھنی اوتار
بیک گئے ہیں کچھ

سے کی باری خ
م ہی بند تو نہیں ہم
میں ماری عراب
لڑ بھگ کا استعمال
تھے نشتر کے نام
مردی کیسی جان
در گزے ہمارا
نیا نیکے ہوئے
کے کرے گئے
شکر نے بیت
دیا ہاتھ میں چپا
مگر کے گھنایا
قی آتش لڑا لڑا

زنگی لھکے کا وقت آتا ہرگز فلک سے سر آفتاب سے منہ چھپایا برقی تیغ ابر سے سر وں کے اوڑھے
برساتی تھی موت و دھڑکے لگے کا بار ہو جاتی تھی بدین خون میں نہاتے تھے بے موت مرے جاتے تھے
ایک دم میں لاشوں کے انبار ہوئے برقی تیغ سے جلکاری فی الزار ہوئے آواز کی باگ لگی کھلا لڑ پگنی راہی بھیر
دوسرے کرن میدان سے کافور ہوئے گھائیوں میں محصور ہوئے پھر تو جب کاغذتہ حدھر بھرا فرار ہو آوارہ وشت ادا
ہوا غازیوں نے چند فرسنگ بچھا کر کے بھگا دیا بہت سرداروں کو گرفتار کیا آوارہ فرخ کا بچا یا مال غنیمت سے اٹھتا
ایا شید فکیر نہان کیا اود کے ماتم میں گریبان چاک کیا فاختہ خیر کا پڑھنے آگے بڑھ کے حیدر بقیع پر ہتھم کیا
رات کو آرام کیا صبح آجیر کو سنا دوت فرما بیجا رور و فکدہ پر جد ہوائی سلطان محمود کا نام خطبہ میں وج فرما کر مسک جلا
اکثر بہتات غیر مقبوضہ مطلق خان پر اپنا اعلان ہو گیا ہر مقام سے باج و خراج لیا عید تسلط کامل مبارکباد فرخ کی عرش
بھٹو سلطان غنیمت وادہ فرما فی اودھ غنیم سے بھاگ کر والی تنوچ کی پناہ میں جان بچائی بادشاہ نوید فتح سے
شاہد اسب و خلعت و جاگیر پہلوان کے حکم کو ادا دہوا اور قرمان قصا جریاں بدستخط خاص عطا سے ریاست
ہند میں تحریر کیا فاختہ پر بھی لکھ دیا کہ رانی جیال والی قنوج کو سمجھاؤ ہماری اطاعت پر لاد اگر قلع الاسلام ہو جا
چھوڑ دو اور جو ایان اور ملے اطلاع کرو کہ یہ معرکہ اپنے ذمے لیا پھر ستر سے لاکھ مسلمان روانہ کیا
ظہور نور ولایت سالار مسعود اور آمد سلطان محمود کا بلیک کو لپٹ کرنا تھا
کا بند و بست کرنا پھر قنوج فتح کر کے تاج بخشی فرمانا اور مہر دان اطراف کی

گوشمالی کرتے ہوئے غزنین تشریف لیجا

آنکھوں شوال شمس جبری کو جناب مجددہ عظمیٰ حضرت شہر سلطان نے اجمیر کو پر نور فرمایا سالار سا ہونے دی ہو
عطا سے خضر نصف نصف باہم کھایا توین شب کو نور مسعود صلب پر سے منتقل ہو کر دم مار میں آیا اکبرین
رجب شمس جبری میں یک شنبہ صبح صادق کو عالم سنور فرمایا حسن یوسفی ملک ابراہیمی نور محمدی جبین انور سے بیان
تھا چہرہ منور سے آفتاب ولایت تابان

بیت ہمیں سے دیدہ حیدری نمایان تھا		تمام چہرہ پر نور صبر زبان تھا	
قطعہ تاریخ تولد سالار مسعود			
ہوٹا مندہ طلوع مسعود	خاک میں کفر کے لئے خاک کے	سال جبری کھلا عمارت کے	قبلہ کو بڑھیں دنیا کے
ایضاً			
ہوئے پیر احمد سید سالار	سر امداد میں ہوا خون	ای عفتایت گمنام جبری	قبلہ دین و کتبہ ایمان

مہر سود جب ہوتا ہاں | ہو گیا عرش و فرش رانی | کچھ تاج بہ عثمانیت | قلعہ عالم سبب سبجانی
 پہلوان لشکر تین شبانہ روز جش طرب فرمایا تمام کار و شہر اجیر کو شک خدیشا بقدر احتیاج کو زور دیا
 محنت کیا افسران فوج کو خلعت فاخرہ دیا چہرہ جوں سے ناچہ کچھ ایاجتم تہرا بخایا ہر ایک اپنے علوم کی رو سے
 یعرش پر ایسا کہ اول ساعت آفتاب سعد اکبرین یہ مہر سپہر ولایت پیدا ہوا مشرق سے مغرب تک تار شاہ نام و
 رہنما ایک عالم مقبول خدا سالار غازی کی لکھا کہ نشان جہان فرمانبردار ہوں گے یہ سب کے تاجدار ہوں گے تاجدار
 سال در پہ سلطان کو عنا و ہو گا ہوتا ہوا پرفساد ہو گا پیر و ملک جو کسی بادشاہ اسلام کے قبضہ میں نہ آیا تو فتح فرمایا گیا
 سکھ شہر نبوی کا چلائے گا یہ حال تاج محمدی میں مفصل تحریر کیا یہاں مختصر لکھ دیا حاصل پہلوان لشکر
 سکھ شاد ہوا جہان کو خلعت و انعام امداد ہوا پھر تولد فرزند کی عرض داشت و چند تحائف ہندی نذر خدمت
 سلطان کیے قاصر روان کیے سلطان سنایت شاد ہوا قاصدوں کو خلعت و انعام امداد ہوا اور پہلوان لشکر
 و ستر علی و سالار سود کے واسطے لباس گران جہاں لکھا قرآن ہی یہ تخت خاص لکھ دیا کہ یاس ہندی آپ کو
 مبارک ہو سالار سود کے نام سمجھو اور والی قنوج کو مکر سمجھا کہ اطاعت اسلام پر آمی کر ورتہ ہو کہ اطلاع دو کہ وہم خود
 قدم ریز فرمائے ایک قطر فرزند سود کو کسی دیکھ جائے اس مہنایات سلطانی سے خواجہ احمد زبیر جہاں تھا
 گر گھٹ کی طرح سہلا کرنگ دیتا تھا غرض کہ جب فرمان سلطانی پہلوان لشکر کے پاس آیا سالار ساہو نے
 سفروں بند والی قنوج کو تحریر فرمایا کچھ سمجھا کچھ ڈرا لگا کہ وہاں ہمارا عہد و شہرت پر غور و محاسبہ فرما کہ دو رضا
 راہ پر نہ آیا بلکہ آدھ پکار پکار کر برتیاں لوائی اجمیر کو اپنے ملک میں لایا سالار ساہو نے جب رحمت قسم کی سلطان
 کو اطلاع دی سلطان نے لشکر دارا جہرین قشربٹ لائے سالار ساہو و نظیر خان استقبال کو آئے اور قتل
 نذر دی فوج نے سلامی لی سلطان کو شہرہ جمال جہاں آدھ سالار ساہو نے شاد کیا زور و جہاد شاہ نے
 امداد کیا کھڑا جہرین سالار سود سے دل بہلاتے تھے جدا نظر آتے تھے پھر سالار ساہو و نظیر خان کو نقد
 لشکر فرمایا اور شہر امین اگر عبد لغار نواحی اوس خواجہ کو سہ فرمایا جو ان سے والی قنوج پر دھاوا کیا ہکا د
 یہ کہ صاحب رو قنوج اصفیٰ نے مفصل لکھا یہ یہ علاحدہ ہو گیا کہ جب سلطان محمود نے ہم غار زم کو تمام کیا
 چار ماہ جاڑوں بعد قلعہ بست مسکنا بدین مقام کیا جو پھر جہرین بند کو کوچ کیا قنوج کا راستہ لیا لکھ دیا
 اور میں ہزار پادشہ علیہ السلام اٹھ کر نشان و امداد لائے و فرماں سے ہر ماہ سلطان کو
 قنوج کو روان ہوئے اور اکثر موضعین کی تحریر کو قشربٹ نظر فرما کہ قنوج پر ہوا کسی ستا سب پر ہفت ہزار
 کسی بادشاہ ولایت نے فوج نہیں بانی یہ قلعہ مدائنای نظامی نے سکھ داسے میں ملایا کہ سکھ نے

قنوج کو فتح فرمایا دھڑ
 سافت اور سات
 کشمیر میں درود فرما
 پھر ایک مقام مجید
 و مرآت مسعودی
 کو بوجھتے تھے
 ہشتار سنگ رخا
 میں جڑے تھے
 لاکھ آیا اور کچھ
 جڑے تھے سلط
 بہتہ لیا اسپر
 چو کاٹ لیا قنوج
 بارفت و شان
 و دارا جہرین
 شکر فرما ہوا اور
 زبیر غنیمت لائے
 ہوئی تھی پائے دیا
 سکھ کا حوصلہ سب
 لشکر بھایا وہ
 سواجی مال و منہ
 معروف کا پیر
 سلطان نے
 کا قتل کر
 دارا سلطنت
 دیا تاج محمد

قلب عالم حبیب جهانی
 فقر از قیام کو زور و جوار
 با سبب علوم کی روسے
 مغرب تک تاج شام و شام
 کے ماحد ابرہہ کے آئین
 میں نہ آیا کچھ فرخ و یار
 حاصل پیدا ان شکستہ
 تہ بندہ می نذر خدایت
 امداد ہوا اور چلو ان
 ریاست ہند کی آپ کو
 حکم اطلاع دو کہ ہم جو
 فایز احمد وزیر چلا تھا
 یا سالار سا ہونے
 اپنے شوکت و درخت
 بوجہ شتم کی سلطان
 بال کو اسے افسران
 رو جو ہر بادشاہ نے
 ہو و مظفر خان کو قلعہ
 پر دھاوا کیا بھکاوا
 غم خوارم کو تمام کیا
 ارستہ لیا لاکھ دوا
 ہوا و سلطان پر
 پودہ آفتد یار کے
 ن مانی کہ کندہ

فتح کو فتح فرمایا و قریبی قبیح کو ہزارہ لایا مگر اسل اسلام میں اوس زمانہ تک سوائے سلطان محمود کے نہ تھا
 مسافت اور سات دربارے پر آفت ملو کر کے کوئی بادشاہ قنوج میں نہیں آیا تو حکم سلطان نے جب بلوچ
 کشمیر میں ورد فرمایا جو حکم نذر لایا اوسے مقرر شد کہ بنایا اور تھے سروسٹیا انکر کو پنجیا ملک و کسانا پنج فرمایا
 پھر ایک مقام مسجد بنو دریا کے صاحب روضۃ الصفا نے نام و نشان تحریر کیا مگر صاحب تاریخ و شتہ
 و مرآت مسعودی نے مستحق الھدیہ سلطان نے کثرت ثقات منہ عمارت کی دیکھا ایک نامہ اشرف غفرین
 کو جو پتھر سے تحریر فرمایا و تین ذکر عمارت تھیں البتہ عمارت عجیب و غریب مکان ہزار تھانہ
 بیشمار سنگ رخام و مرمر کے نظر آئے اور پانچ بت کلان طلائی مصلح پائے دو یا قوت کران بہا انھوں
 میں جڑے تھے جس کھڑے تھے ایک یا قوت چار سو مثقال کا پایا اور چار ہزار چار سو مثقال سونا
 ہاتھ آیا اور چھوٹے چھوٹے صند بت سونے کے تھانوں میں بت کھڑے تھے جو ہر گران بہا
 جڑے تھے سلطان نے تھانوں کو جلایا فتح کو کچھ فرمایا راہ میں قنوج کو چھوڑ دیا خود سچ چند کا یہ قنوج کا
 رہستہ لیا اسپرچی والی قبیح آمد سلطان سے خانہ بدوش ہوا تھا کہ روپوش ہوا سلطان نے راہ میں
 چو قلعہ لیا فتح فرمایا انھوں میں شعبان شہک ہجری میں قبیح قتل لائے اب کریاسات اعلیٰ
 بارفت و شان مسہر آسمان پائے دس ہزار تھانے تین سو سال کے پورا سنے نظر آئے قلعہ دار گھبر
 دروازہ ہلکے کے آواز دہ پکار ہوئے ایک دن میں سب قلعہ کے پتیل بھی تعلقہ خانہ میں سے ہر سو
 تھا کہ قنوج ہوا اور حکم سلطان حلا وطن ہو کر اورہ دشت پر غار ہوا غرنگ بہت جوان طرفین کے کام آئے
 زبہ و شہنشاہ لائے اور قنوجوں نے لکھا کہ سلطان نے ہزار تھانے اونپر تھانے تین ہزار سال قبل کی کمی
 ہوئی تھی پائے وہاں سے اسے چند بال پر دھاوا کیا بھکا دیا یہ تہہ ہر اس کوشنیر دست تھا والی قبیح مقام کو
 سہہ کا حوصلہ بہت تھا سلطان نے لوٹ مار قلعہ کا استقام فرمایا بہت مال ہاتھ آیا پھر قلعہ سے چند اسے کی طرف
 لشکر بھجایا وہ بھی بھاگتا نظر آیا لشکر نے تین شبانہ در قنوج کیا جو انکا مار دیا تین لاکھ دینار اور چکی ہاتھی شیار
 سلاخی مال و متاع و جواہرات کے ہاتھ آئے لشکر کو ان کے لڑائی غلام پائے اسی سفر میں جب شہر کاغیر
 معروف کا پہلہ واقعہ دین کوہ عالی کشمیر دروہ و شکر شاہ ہوا اسے کلید والی کاغیر خوف ہر کرتب ہوا
 سلطان نے بھی جانفشانی سے اسکو بچ پچاس ہزار لشکر کے قہر جم بھجایا ملک بچو کو فرمایا جاننا بھگت
 کا قول کہ ملک بھجوتے استیزاع ریاست کی ملک محسود کو وہاں کی حکومت دینی پھر
 دارالسلطنت میں تشریف لایا حاج مسجد و در شاہ عالی شان بنایا چھوٹا کتب خانہ کیا مگر ان کے تسلیم کا حکم
 دیا کچھ مجبوری میں تحریر ہو کر جب سلطان صدمہ بہہ غفرین کو روانہ ہوئے سالار صاحب ہر مہر کی حرا

ہوئے حکم ہوا کہ ملک ہندو حقیقت آپ نے فتح کیا سہنے یہ ملک آپ کو دیا پھر جلالت گران بہا مع انھار
گھوڑے عراقی پہلوان لشکر کو ادا کر کے لاہور سے ہند کو رخصت کیا اس طرح خان کو بھی خلعت فاخرہ دیکر ہمراہ
کر دیا سالار رہا ہونے مدبران خوش تدبیر کو واسطے وادری رعایا کے ملک تسلیم و بعد یدین مامور فرمایا
اور اسے چبپال کو باقرار اطاعت اسلام کچھ خیر مقرر کر کے حاکم قنوج پرستور فرمایا اور خود بدولت
اجیر میں قیام کیا ملک کا انتظام کیا یہ صاحب مرات سعودی و روضۃ السقا و صبح صادق کا بیان ہے
مگر یہ چند پالی و چند رائے کے نام کے ہوا ملک کا کسی کتاب میں نہ نام ہے نہ نشان ہے اور تاریخ فرشتہ میں
اول نام والی کا لفظ و والی قنوج پسند ہے جبری میں اختلاف پایا پھر بعد میں کہ قنوج ہرزم متھرا والی مہاون و پٹھان
کا اس طرح ذکر کیا کہ فوجیں حملہ فرماتے جبری میں سلطان با فوج مذکورہ بالا کشمیر ہو کر سیدھے قنوج آئے
کوہر نامی والی قنوج مع زن و فرزند ہزار گنا و صاحب چبپال میر نے والی قنوج کے سلمان ہونکی سند پائی
بہر حال سلطان نے تیج بخشی فرمائی اور مدد ہی سے مہلکن فرما کر تین روز کے بعد اجہروت والی میر پٹھان پر
جبا فرمایا اہل قلعہ نے دس ہزار درم قیمتی دلا کھیر پاس ہزار روپیہ کے اوتیس ہاتھی پیش کر کے ملک بچایا
پھر سلطان نے راجہ گچھند والی مہا میں واقع کنار دیا سے جہن پر پڑھائی کی اوتیس ہاتھی پر سوار ہو کر دیا
کی راہ میں فتح نے پچھل گیا اتنی باگ گیر لیا اوتیسے خبر سے پہلے اپنے زن و فرزند کا سہرا دتا پھر چبپال سیٹ
مارا سلطان نے بہت نقد و جنس اور اتنی ہاتھی پائے پھر وادی دہلی کے ملک میں اگر متھرا جاسے ولادت
کرشن کے مندر چلائے یہاں مکان سنگین ہزار ہندو شیار عجیب و غریب نظر آئے پانچ ہت طلالی موضع
یا قوت چشم پائے سلطان یہ عمارت دیکھ کر حیرت میں آیا اور اشرف غزنوی کو اکہن سہاس مضمون کاغذ پر
فرمایا کہ اس شہر متھرا میں ایسے مکانات ہزارا و ہندو شیار اکثر سنگ رخام و مرمر کے دیکھے کہ اگر کوئی چوکیدہ
کرے تا جہر بہر صمد ہزار و دینار و چار صد او ستادان کامل البیاد سے دو سو سال میں بھی نہ بنوا سکے غزنوی
میں اشتہار دیا کہ جو اچھا ستاد کامل البیاد ہوا و درشل عمارت متھرا کے دو ایک سال میں عمارت بنائے گا
سو اسے اجرت کے سونہر دینا سرخ افہام پانچا اخص صمد ہاتھوں کو توڑ کر میں ہزارا و دینار دیکھے کہ اگر کوئی
ہزار تین سو شقال ہونا پایا اجہر مقام پیش رفت کے سوا دشت پر لدا کر کوچ فرمایا آگے بڑھنے لگا رہے دیا
چند مندر مکان چار ہزار سال کے قوی کرسات قلعے کو فوج کا بندوبست کیا پھر تھانہ فتح کو جو اسل
منجھو تھا کثرت استعمال سے منجھو ہو کر اب مندو شہر ہے چندہ روز میں فتح کر لیا وہاں سے بڑے چند پالی
و چند رائے کو شکست دی اور پاس ہزار لاکھ غلام امیرین سوا تھی سو سے مال غنیمت و مالک دینی
کے لیکر غزنوی کی راہ لی چنانچہ ایک ہاتھی سا چندرا کا چند میں نمودار تھا اور سلطان ابھرت کٹر اسکا طلب کیا

غزوات مسعود
وہی ہاتھی را
خدا و نام
مسجد کا نام
کھانا مارا
مع فتح ما
وسو
لیکھ بعد
کو شکست
شبشب
میں بہت
علی بن ا
کندہ کیا
اور قلعہ
بے فتح
بھگا دیا
اہل ا
پیشہ
قصدینا
نہا کہ
سال
کھا
کو
منا
کو

وہی تھی رات کو حیثیت کر اردوی سلطان میں خدا داد آیا اقبال محمود غزنوی محمود غزنوی نے اس کا
خدا داد نام لکھا پھر غزنین اگر مساجد و مدارس و خانقاہ بنوا کر ایسے جو انے اور وہ اتہام کیا کہ غزنیوں نے غزولک
مسجد کا نام کیا اور وہ جگہ ہندی ایک تھیں جکا وہ دیا پانی زخم کاری کو کھلا تا تھا دوسرا جاکو بصورت قری مجر لوگو
کھانا مکان میں رکھنے سے مضطرب ہو کر بے اختیار لشکر ہاتا تھا سب سے مجری میں نذر خلیفہ القادر باللہ
مع فتح نامہ روانہ بنیاد فرمایا پھر احمد بن علی قراصلہ قزاق راہ بیت الاحرام کو عدم کارستہ بتایا الحمد للہ
دوسوین حملہ سب سے مجری میں جب راجہ نندا والی کا لشکر ملک بندیل گھنٹہ نے فیروز جیپال والی حجاب کو
لیکے عداوت اطاعت اسلام کے راجہ فوج بڑھائی کی مگر بعد قتل راجہ گورا کے سلطان نے ہونیکا دل نیچر
کو شکست دی پھر سلطان کا لشکر میں تشریف لائے کثرت فوج نندا سے گھبراے شب کو فوجی دعا کی نندا نے
شبشب بھاگ کر راہ لی سلطان بالسنو تھی غزنین میں لائے اور اہل قرات و ناریوں نے سرحد ہند و ترکستان
میں بت پرستی کے رنگ جمائے سلطان نے بڑی دستک تراش ولوہار ہمارہ لیجا کر قرات کو فتح کیا اور حاجب
علی بن ارسلان حارب نے حکم سلطان نارین کو دیکھ لیا تھانے کو توڑ کر چالیس ہزار سال کا ایک تھیں نقش
کہہ دیا ہوا یا پھر سلطان نے وہاں متعلقہ بنوا کر علی بن سلجوقی کو قوال بن کر خزانہ اور بر دی لیکر کو فتح کیا
اور قلعہ کوٹ حوالی کشمیر کو ایک ماہ تک حملہ سب سے مجری میں محاصرہ کر کے بطور سابق تھیں مجری کے
سے فتح چھوڑ دیا گیا رھوین حملہ سب سے مجری میں جیپال ثانی بلانشین اتدپال والی لاہور کو امیر تھیں
جھکا دیا ولایت لاہور و پنجاب میں بندوبست کر کے خطبہ و سکرا بنا چاری کیا اور خاص لاہور میں جیادتی
اہل اسلام کی بنیاد قائم کی سابق تھیں پھر نندا والی کا لشکر پریش کیا مگر وہاں میں متعلقہ گوالیا کو گھیر لیا راجہ نے
پینتیس ماہی نذر کر کے اپنا ملک بچایا پھر سلطان کا لشکر میں آیا نندا تین سو با تھی نذر لایا اور ایک شعر سنایا
تصنیف کر کے حضرت سلطان میں سنایا سلطان نے اس کے الفاظ میں پندہ قلعہ مع متعلقہ کا لشکر کے
نندا کو مرحمت فرمائے اس کے چار ہرات گران بہا نذر بھجوائے

سال اسود کا کتب میں جانا اور بعد فتح علوم مظاہری عبادت معبود میں دل لگانا

لکھا کہ سب سال اسود کا چار سال چار ماہ چار دن کا سن آیا تھیں آئندہ کا دن آیا سال اسود فرزند زار محمد
کو حضرت سید ابابکر پاس لائے شکر تھیں انہیں چار گھوڑے سے زرو ہار نذر فرمائے اور کلائی
تھیں جان زرو ہار ہر سے بھر دیا غریب کو امیر کو یا اللہ لکھا لائے اپنے حبیب کے صدمے سے سال اسود
کو نصرت لایا سر فرما فرمایا لو تھیں کی عمر میں علوم صوری و معنوی سے ممتاز فرمایا دس برس کے

چر خلعت گران بہا مع
کو بھی خلعت فاروقیہ
مدیم بعد یمن مامور فرمایا
فرمایا اور تو دولت
صبح صادق کا بیان ہو
مان پر اور تاریخ فرشتہ میں
متھرا والی مہاون و پیش
کر سیدھے قنوج آئے
ناہنکی سند پانی
بہرہت والی میر تھیں پر
پیش کر کے ملک بچایا
ہا تھی پر سوار ہو کر دیا
سراہ تار پھر پتا پیٹ
رستہ راجا سے ولادت
پانچ بت طلانی موضع
ماس معنون کا تھیں
دیکھے کہ اگر کوئی جملہ
ی نہ خوا سکے غزنین
ہمارت بنائے گا
دیکھو کو تھیں اسکا
ہر کنارے دیا
سج کو ہر سال
سے ہے چند پان
ت و تالیف تھی
ت کثیر اسکا ملک

میں عبادت و معبود کا شوق ہوا تپ بیداری کا ذوق ہوا آب ہر روز بہرہ و نچر سے نماز چاشت و دود و ملاقات و قرآن سے فرصت پانا دیوان عام میں تشریف لانا دوپہر تک درویشان کمال اہل باطن صاحب حال و قال سے لطف اولیٰ ناچھہ خود حاصل کرنا کچھ اول کو سکھانا بعد پند و نصائح و عطا سنا کر اس کو نسبت کر جب ہمراہ سبکے خاصہ تامل فرماتے تھے پھر جلسہ یقین لکھ لکھ جاتے تھے بعد نماز و دیوان عام میں تشریف لاتے تھے اکثر ان فوج و شاہزادگان ہم سے ملاقات فرماتے تھے کبھی سیر و شکار کو تشریف لیا کرتے گاہ شغل نیزہ بازی و تیر اندازی و گوی چوکان میں شام تک دل بہلاتے طریق جہاد و کبر و صغیر میں بے نظیر تھے بیکار خوش تقریر تھے اکثر اصطلاحات روزمرہ ہر قسم کے فصیح و بلیغ ایسے زبان مبارک سے ادا ہوتے تھے کہ حاضری حیرت میں مبتلا ہوتے تھے بلند ہمتی میں سب فخر خاتم کہتے تھے جو سنا سنے آئے ان نام سے موم و نوبت تھے اس پر وجہ و غفلت و شمشیر و خنجر حب لیاقت ایسا عنایت ہوتا تھا کہ ایک مدت تک اون کے روزمرہ کو کفایت ہوتا تھا ہمیشہ با وضو رہتے تھے اکثر نماز فضل میں قبلہ رو رہتے تھے جاکے نشست نماز دیوان پاکیزہ و صاف جاتھا لیٹھس و شفاف عطر و خوشبو کا نہایت شوق تھا پان کا بہت ذوق تھا چند ہزار جوان فرشتہ صورت خوش مزاج و ماطعت صاحب تلخ زہین کلاہ خیر خواہ پو شاک نفیس عطر لگاتے پان کھائے حاضر رہتے تھے دیکھنے والے درو و پڑھکر یہ کہتے تھے کہ اللہ اللہ محض سالار مسعود و نو قہر قدرت خدا ہی ہر جلسہ بے لطف تھا بعد ائمہ معصومین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جمال محمدی آپ کے چہرہ انور سے نمودار تھا آفتوس پھر کرنگران سیہ دل کو آپ کی ولایت سے انکار تھا

سالار شاہ کا کابیلہ میں آنا شہزادان اوس نواح کو سزا پونہچ لیا

میر تقی صداقت رقم کی تقریر اور شہزادان و اسطی قلم کی تحریر کی کتب پہلوان لشکر کو دس برس میں تمام ہند سے اطمینان ہوا حراج آئے لگا داد و ہش کا سامان ہوا اسی عرصے میں سلطان محمود و متوجہ خراسان سے اور شہزادان دامن کوہ کا بیلہ کی بربادی کے خواہان ہوئے ناظم کا بیلہ نے عرضداشت روانہ کی کہ یہ کیفیت لکھی شاہ کیوان بارگاہ نے فوراً فرمان قضا فرمایا اس معقول کا پہلوان لشکر کو سزا پونہچ لیا سائقی سوار و ہڑاکہ بھائی نصف لشکر اچیر میں چھوڑا اور نصف فوج سے کا بیلہ کو سزا پونہچ لیا ان کے اشارہ و درو پیر کے نص سے جاسے میں نہیں سماتے ہیں ہر بار تانک لاکر لکھا کر اینٹے جاتے ہیں انکو اپنے مال و زر پوز و ہر کو کٹائی ضروری ہم خراسان سے مجبور ہیں کا بیلہ سے دور ہیں ورنہ خود دیکھتے تھے انکو کھیت نہایت بھر و در و فرمان خود کو کیا سالار شاہ نے میر سید ابابکر و مظفر خان اور امیران شہزادان

کو سالار مسعود کی خدمت اپنی روانگی میں عجا ناظر کا بیلہ نہایت لیا پہلوان لشکر سہی کہ خرچ گردان کو لشکر اسلام سے زیادہ محبت تھے نہ کہیں کر کو راہ میں مقابلہ ہوا حاصل ہوئے فتح

سالار مسعود کو

قصہ پہر اول کے سائلے

اوسیدم شہ

لکھا کہ جب رنے خود سالار روز چند ہزار سوار کھیلے صوبت رشتہ والے فرمائیے غلاموں کیا جواب صاف نہ فرمایا باہر پھر

نچڑے نماز چاشت و دو و
ن کمال اہل باطن حسب حال
و عظم سنا کر اہل سلوک بہت کر
از فہر و جوان عام میں تشریف
ن کو تشریف لیجاتے گا ہن
و اصغر میں بے نظیر تھے ہن
سے ادا ہوتے تھے کہ ہن
نہ انعام سے محروم نہ ہتے
مادت تک اونکے روز و
باسکے نشست ظاہر و باطن
ت ذوق تھا چند سرار
ل فقیر عمار لکھائے پان
ار مسعود و مولا قدرت خدا کر
پ کے چہرہ انور سے نمودا

نرا پونچھایا

ن کر کو دس برس میں تنظیم
اطنان محمود و متوجہ خراسان
و عہد نشست روانہ کی
اپہلوان شکر کو تحریر فرمایا
و سند موثر و بیان کے
راہیہ جاتے ہن
و ہن خود بخود کچھ لکھتے
نرخان اور میران خان ہن

کو سالار مسعود کی خدمت میں چھوڑا اور خود بدو لکت نصفت فوج سے کابل کو روانہ ہوا کہ سالار ساہو نے
اپنی روانگی میں محبت کی لکڑی کرکٹوں نے ناظم کابل کو فرصت دی فوج پیش رو سے گھیر لیا کابل کو تاراج
ناظم کابل نہایت تنگ ہوا قلعہ بند ہو کر اداؤں جنگ ہوا آٹھ لکھ تھوڑے کام شہر کو لوٹ مار کرنے لگا کہ وہاں
لیا پہلوان لشکر نے راہ میں گھیر کر مقابل کیا پھر کچھ جابجائی ہنگامہ پر داری کی لڑائی رہی تو رانائی
رہی کہ چرخ گردان جبکہ دیکھا کہ کچھ لڑائی ہوئی پھر باہر رفت سرشام سے غزہ مغرب میں منہ پھینکا ہوا
کو لشکر اسلام نے فتح پائی پھر وہ جنتوں نے شکست کھائی چند ہزار ناری جنم و صل ہے چالیس ہزار سردار
سے زیادہ محبس میں داخل ہوئے اللہ العزیز اس جرات کو دیکھا چاہیے کہ ہندو راہ تمام کر کے کنٹرل پر پہنچے
تھے نہ کہیں کرکھول کر ستائے تھے نہ ہاتھ نہ دھونے پائے تھے اسی طرح کے کسائے تھے
راہ میں مقابل ہوا اور سب پر معاملہ ہوا فتح کرتے ہوئے کابل میں داخل ہوئے ناظم کابل کے مقاصد ولی
حاصل ہوئے فوجیہ سلطان پاس آیا سلطان نے اس کے انعام میں فرمان معافی کابل کا سوے جاگیر
کے واسطے مسکن کے بہت مختصا خاص تحریر فرمایا

سالار مسعود کا حسب الطلب سالار ساہو کے مع جناب ترمجانی کے کابل میں آنا
قبضہ اول میں مقام فرمانا پھر شیو کن اور بشنو زمیندار خواجہ احمد بن حسن میمنہ
کے سائے کا مٹھائی پر نہر لانا سالار مسعود کا تصرف ولایت سے پہچان جانا
اوسیدم شہر کو تاراج کر کے شہر کو قید فرمانا سلطان محمود پاس لانا

لکھا کہ جب سالار ساہو نے ہندوستان کابل کو بھگایا سلطان نے یہ ملک بھی عنایت نہ فرمایا سالار ساہو
نے فوراً سالار مسعود کو مع خذہ عظمیٰ جناب ستر محل کے امیر سے طلب کیا سلطان الشہداء نے دو ہفتے
روز چند ہزار سو اور نو دیماں خوش کردار ہمراہ لیکر مع جناب ستر محل کے کابل کا راستہ لیا راہ میں شکار
کھیلتے صعوبت سفر جھیلے راول میں تشریف لائے شہر کن اور بشنو خواجہ احمد وزیر کے سائے اراچند
رشتہ والے حاضر کر کے نذر دیکر دست بستہ عرض کیا عرب خانہ میں تشریف لائے بندہ غوازی
فرمائیے غلاموں کی دعوت قبل ہر وقت سے دل حصول ہو سلطان الشہداء نے وزیر کی بددعا سے انکار
کیا جواب صاف دیا شیو کن نے عرض کیا خدشاہکاروں کو حکم ہو جائے حکومت خام ملج میں آئے یہ بھی مسئلہ
نفرمایا پھر شہر کے غیر ہمایہ کچھ کے وقت شیو کن دوسری مٹھائی تمام اول میں ہر مار لایا کہ شہر میں

خاص کے واسطے فخر بنایا حضرت نے باور چچا نے مین سجد ہی کوں نامی داروغہ بلخ سے تاکید کی کہ کوئی نہ کھائے ہمارے ساتھ جابے چہرہ شہنشاہ کو خلعت سرور باعنائیت کر کے رخصت فرمایا اور خود بدولت نے دوسری منزل پر دیر ہمایا ملک شکیب سے وہی مٹھائی منگائی جس کے کو کھائی فوجی امر کرنا نہ کام کر گیا سلطان اشہد نے حاضران لشکر سے فرمایا کہ دیکھا تم کو اس مرد کے نام ان بنایا شہر مطالعہ نے بڑا مال کیا راہ خدا میں صدقہ و بارش کو اکرام کیا صبح و مین مقام کیا اور چند سوار سوار جوان فرستے کہ در خوش بیان لیکر شکار کھیلے فوج راول مین تشریف لائے کچھ جاسوس شہنشاہ کی خبر کو مامور فرمائے جاسوسوں نے فیض پونچیا کی شہنشاہ نے ابھی غل سے فراغت پائی اب تجھ نے مین پوچھا کہ تاہم تھیر دن پر پانچ گز تاہم اگر تھیر خیر جائیگا شکار زبون کی صورت بازہ لایا گیا حضرت نے فوراً تجھ نے کامیاب کر دیا شہنشاہ نے سبوتاہ مقام کیا کچھ تو خوب کشت خون ہوا تیج نیلگون شفق بھولی حال زبوں ہوا سجا ہل جان فروش خانہ بدوش نے نہراون کو اول منزل پونچیا خودت مین دیرا حمایا لشکر غنیمت قرار ہوا شہنشاہ س زن و بچہ گرفتار سلطان اشہد نے شہر کے تاج کا حکم دیا تو مع قیدی پڑا و کار بستہ لیا دس برس کے سن مین اول بھی فتح پائی پہلی جرات کئی حضرت سمرانی نے اول فتح کا نذر خدا صدقہ دیا سلطان اشہد نے مہربوں کو خلعت و جواہر عنائیت کیا دوسرے روز واقع مفصل سلطان محمود کو تحریر کیا خود کا سپاہ کار بستہ لیا اوپر نراین نام شہنشاہ کوں کھائی اطاعتی سے بھاگ کر شہنشاہ کی پاس آیا رویت کر اپنا حال سلطان کو سنایا کہ سالار مسعود نے بے قصور ہمارا شہر اور گھر تیا کر دیا شہنشاہ کوں مع زن و بچہ قید کیا سلطان کو حیرت نے لیا کہ قاصد نے نامہ مسعود دیا اور بیوقت سلطان نے یہ خط خاص اس صفوں کا زمان تحریر فرمایا کہ یہاں بھاری تحریک کے پہلے نراین آیا او سنسج مین مہوٹ ملایا اپنا مطلب بھایا کچھ تھا را خط آیا سنسج ملا خط فرمایا و سکاٹا فکھل گیا وہ لایا قلیلہ نظر مین مل گیا اب تم شہنشاہ کو مع زن و بچہ قید سخت جب ہمراہ لاؤ گے اور حال زبانی تم کو سناؤ گے ہم اسے رو بہ منزل اب کرینگے تم کو ہم کو بہت خواب آ رہی ہے اس کو سہ سے خواجہ احمد کو سنج بے شمار ہوا اتفاق مٹھی آٹھ کار ہوا قصبہ مختصر راہ مین سلطان اشہد نے فرمان شاہی پایا ملا خط فرمایا یہاں سالار سہو شوق دیدار فرزند یوسف جمال سے یعقوب واریق راہ چوک ایک کوس کے فاصلے سے استقبال کو سوار ہوئے سلطان اشہد گورہ مین لیا حضرت نے تسلیات کو کے قدم پر سر کھنڈیا سالار سہو نے گلے سے لگا کر پیشانی پر بوسہ دیا اور اسی روز واپس دیا سالار سہو نے راہ کی سرگشت بیان کی شہنشاہ کی کو نکلی عیان کی باتیں کرتے وہ ہنس مین تشریف لائے ارکان دور حاضر کے قصہ حسن نامی رئیس عراقی گھر سے آجوت کے سوار نے کلاوت محل کی زبردستی جسکی گاہ جمال جہان اکبر پر پڑی کہ لڑائی بندہ بیدار ہوا حلقہ گوش غلام ہوا ہر ایک کو سرت سے سکتا تھا ایک دوسرے کا

غلام مسعود

منہ کشا تھا آپ
چہرہ انور پر قد
آن بادشاہ
کمان سے لایا
ماشاہ شاہ
مین رہتے
آئی سے مصیبت
اور بقصد عباد
کیا یہ مہم
قصا جہان
یہاں تک کہ

سومناٹ

کی صفات
بنانا مہم

راوی خوش
کے پچاس
قد و خال
کسی قلعہ مین
لنگر سے یہ
سے جان
باطل کرنا منط
در کھنڈ

غرض سے تاکید کی کہ کوئی
 زبانا اور خود دولت نے
 جو امر کیا نہ کام کر گیا
 شتر سے لے کر مال کیا
 رشتہ ترک و دشمنی بیان
 اسے جا سونے نے غیر
 دن پر پناہ لے کر تاجی اگر طرح
 شید کن نے جرات تمام مقابلہ
 ان فروش خانہ بدوش نے
 بچ کر نشانہ سلطان الشہد
 بھی فتح پائی پہلی جرات کھائی
 توجہ عاریت کیا دوسرے

دکن کا بجائی اڑائی سے
 درجہ دار شہر اور گھٹ تیار ہے
 یا اویس وقت سلطان نے
 جسے جہن جھوٹ ملایا
 بن تل گیا اب تم شہن کو
 برہنہ زاب کرینگے ٹھکر ام
 قصہ مختصر راہ میں سلطان شہد
 یہ مقرب واریہ قرار ہو
 یا حضرت نے تسلیمات
 روز و صبح کیا سالار سعود
 نشر لے لائے ارکان و دو
 کی تہذیب جسکی فتح و جمال
 سے ملتا تھا ایک دوسرے کا

منہ نکلتا تھا آپس میں یہ کہتے تھے کہ بڑے عظیم چہ چہام سے زمین پر کیا یا قدرت الہی نے جلوہ دکھایا
 چہرہ انور پر قدرت خدا کا جلوہ تھا مختصر مختصر سے عالم پر نور تھا ہر شے شہر تھے اس سے بڑے تھے سمیت
 آن بادشاہ عالم در بستہ بود کم پوشیدہ دلق آدم ناگاہ برہر آمد پہنچ سچو ساکن عالم سفلی بیدارت
 کمان سے لائیں جو شہنایات عالم علوی کے تحمل ہو جائیں سمیت **مردیہ یاد کر بادشاہ شہنشاہ**
 شہنشاہ شاہ را در لباس سلطان الشہد اہدیت مخلوق کے واسطے والدین کی تسکین کو ظاہر اعلیٰ اکر
 میں رہتے تھے کہ ملکا بلقا عالم نے نشان میں غور قلم وحدت میں رہتے تھے رتبہ جنوری حاصل تھا فیض
 الہی سے مصیقت آئینہ دل تھا آسمان اسی عرصے میں سلطان محمود بھی مع فرسان کو سر کے غنیمت میں آئے
 اور بقصد مہار سومات ملک نہروار و گجرات کی طرف قدم ہٹ بڑھائے ایک سال سالار سہو کو روہ
 کیا یہ مصیبتوں لکھ دیا کہ تم چندہ در قلعہ کاہل میں چھوڑ کر بیان آؤ فرخدار محمد سعود کو بمرہ لاؤ بچو و درو فرمان
 قضا جریان سالار سہو مع سالار سعود سلطان محمود کی ملازمت سے متنازع ہوئے راجہ شایانہ سے سر فراز ہو
 بیان تک کہ سلطان محمد و سلطان سعود و فرزدان سلطان محمود کو سالار سعود کی خاطر واری پر تنگ آنا تھا تاکہ

کے خوف سے کوئی کچھ زبان پر نہ لانا تھا

سومات معروف دوار کا واقع زمین گجرات علاقہ جو ناگڈہ کی اسلامی صفوں
 کی صفائی سالار سعود کی جرات سلطان محمود کی ہمت تنگ سومات کا چونا
 بنانا سفود کو کھلانا خواجہ احمد وزیر کا عدو ہو جانا استغفار دیکھ دستور کرانا

راوی خوش اسمان بہت گو شیرین زبان نے تحریر کیا کہ شہد سچو میں سوہے قوج محمود اطراف وایت
 کے چھاس نہارتین سوہار سے علی گین کی گونٹائی کو سلطان نے زمین آگے سروران ماوراء النہر وین
 و درخان بادشاہ ترکان دور سے استقبال کر کے لائے علی گین نہار سوا آخر کرتا ہوا چندے
 کسی قلعہ بند میں قید اوٹھائی وہیں قضا آئی عہدہ کے ایک رفد سلطان نے جہا سومات میں بیٹوں
 لشکر سے ریشورہ لیا کہ تختہ چری میں ہمارے جہاد کرنے سے منہو نے یہ بات بنائی کہ سومات کی جنگی
 سے بتان نہایت آئی ورنہ سومات لشکر شاہ کو قباہ کرتا قوج کو خاک سیاہ کرنا اسوج سے ہکو ہم محمود
 باطل کرنا منظور بہت سومات کو تو فدا خور ہی سالار سہو نے کہا بسم اللہ عزاک اللہ مصر **مردیہ یاد**
 در کھنجر حاجت پہنچا ہمارہ ہمت و خدا کے فضل سے سلطان کا رب و ہمت سنگدہن ہر

طاری جو شخص اسلام کے لشکر سے عاری ہو تو اچھا گونا گوار ہو اچھا ہر غاموش اول میں بقیہ رہا
 قصہ مختصر سالار سہو سلطان کے حکم سے اس مقام بلوے کے واسطے کا سہیل میں تشریف لائے ورنہ سہو
 کو ہمراہی میں بھیجئے اور وقتہ العصفین تحریر کی کہ سلطان دسویں شعبان ۷۵۱ھ ہجری کو سہو کے لشکر تھا
 کے تیس غزوہ سوار کشتان سے لیکر نصف رمضان کو مکتان آئے پھر سومات تشریف لائے سب
 بتوں کا سردار سومات تھا نامات تھا بقول شیخ فرید الدین عطار بلخیت یا قندہ ان بیت کہناش بود
 نامات لشکر محمود و اندہ سومات + اور تاریخ و شہد میں تحریر کیا کہ سہو شامخ ارواح باختیار سومات
 بہت سے تھے خدا سے تان لکھا تھے اور قواریج میں لکھا کہ کزنا نہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم میں سومات کو کھال کو بے کنارہ دیا سے عمان پر چھایا اور سیک کے نام پر شہر سومات کہایا اور
 سور میں خصوصاً صاحب سبب اسیر کا یہ کلام ہے کہ سومات بیت کا نام ہے اور تاریخ میں بتناہ کا نام سوم
 اور بت کا نام آتھہ آہی اور یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ سوم نامی باؤشا جس کے حکم سے بیت کہنا تھہ نام ہو اعظم
 اصنام ہوا اور کتب پر بہترین تحریر ہے کہ یہاں ہر حال قبل اسلام کے کرشن کے عہد میں یہ بیت آیا ہے اور
 غیت کرشن کا اسی مقام پر نشان پایا ہے صاحب برہان و موجد و رشیدی کی تحریر ہے کہ سومات چاندی
 تصویر پر سوم ہندی میں چاند اور آتھہ یعنی بزرگ و خداوند کے آگاہ آسوج سے اس بیت کا نام سومات
 قرار پایا ہے اور سعدی علیہ الرحمۃ کی یہ حکایت ہے کہ بیت تہی ہدیہ از علیہ در سومات و مع جو در جاہلیت مات
 ایک عجیب کہ نامات نامی بیت کہیں کی تصویر پائی ہو اور جو جاہلیت مات نامات کے کہیں نامات
 کہیں سومات کے نام سے شہرت پائی ہو اور ان سیک کے نام سے شہر کا نام سومات مشہور ہوا اور بت
 علیہ بنفین نامات سعدی کی خوش طبعی میں چور ہوا الخضر بن دیا ایک مندر کلان تھا سومات کا مکان
 تھا ہنوز کات کو پرستش کرتے آتھہ تھے آؤب سے خوف کھاتے تھے زبر مندرتہ خانہ بنایا تھا
 بہت سے گویا تھا بت کے ہاتھ میں کل کی تھی و دوری جب بھی صبح جب وہ دوری ہوتا تھا بتوں
 نا تھہ اوٹھتا تھا بقول سعدی شمع سہو بس پر خط سطرانی آؤر پرست + مجا و سر رہانی بدست +
 کہ ناچار چون در کھد رہیماں جاہرا و صم دست فرما و حق + شب منوف کو لا کہوں آدمی کا از دہام ہوتا
 تھا کہ اگر ام جونا صاحب سعدی علیہ الرحمۃ نے بت علیہ کو کہ کل پائی ہوتا تان کے آئینہ مابین
 یہ حکایت تحریر فرمائی اللہ دس ہزار کاغذ کا خلق صرف تھا کثرت سے قارون کا نرا تھا آتھہ
 جامہ کران ہا کا انداز تھا کہ عیش و کامراہک سہو دشت شامی میں کلانہ غوار تھا ایک بچہ و دو بچہ
 بچہ سونے کی جواہر سے لباس و زران و طلا رکھتے تھے وہ بچہ ہر میں شہر اندہ آؤر

بجا کر پستش میں
 مارے گانے پر شا
 کے رہاں ہر چہ
 جب سلطان محمود
 اونٹ پانی اور کہ
 آیا کہ سلطان نے
 سبکا کر مال کیا جو
 بہت سامان لیا
 دریا فضل قلعہ
 مرنے لگے ہر اکا
 سب غارت ہو
 تک اور کرات کہ
 کیا پھر تو ہر سنگ
 کو تھاتا تھایا
 فتح کل مال غنیہ
 میں لیا دھاک
 اندھیرے میں
 بلا تے فرار ہو
 سومات کی مرا
 جلی کی دور ہوئی
 اسلام کا دم بھ
 خر قافی نے خوا
 میں چھو لگایا
 اس معر کے ی
 تشریف لائے

چنانچہ انھوں نے ول میں مقیم رہا وہاں
 میں نے تشریف لائے وہاں پہنچ کر
 شہر جہڑی کو سوئے انکھڑا
 مات تشریف لائے سب
 یہاں قندیلان بت کرناش بڑ
 رخ ارواح باختم سیار سوخت
 سرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
 شہر سوسنات بسایا اور
 ایچ میں تجھ نہ کا نام سوم
 سے یہ بت کرنا تھ نام ہوا غلم
 لے عبد میں یہ بت آیا چ اور
 ہا تھر چ کہ تھو منات چاند کی
 سے اس بت کا نام سوخت
 لہو مسع جو در جاہلیت مات
 منات کے کہیں مات
 سوسنات مشہور ہوا اور بت
 کلان تھا سوسنات کا نام
 فریر مندرت خانہ بنایا تھا
 وہ وہ دھری ملا تھا جب ان
 جاہر سر پسیانی بدست
 صون آدمی کا از نام رہتا
 من کے کہ تھو منات
 غاروں کا خانہ تھا تقدیر
 تھو تھا ایک شجر دوسر
 تہر بہرین شہر پانڈو

بجا کر پستش میں سر چلے تھے تین سو حجام اور تین سو قوال اور پانچ سو ڈیوان راجا کوئی لڑکھانہ جو
 ناپے گا نے پریشانہ روزنامہ جو تین سو گرام قصبہ سرودھن اور دریائی لنگ سے جو جانب مشرق دلی واقع
 کے رے کوئی چھ سو کوئی کی سافت درمیان کی چھر و تھانہ پانی ڈوک پر جاتا تھا جس سے بت نہاتا تھا۔
 جب سلطان محمود دکن سے سومات کو آئے تو بدولت رسد کے سواے اہالیان لشکر کے تین ہزار
 اونٹ پانی اور گھاس کے ہمراہ لائے راہ میں سیلابان و دشوار گزار تھے قلعہ محکم بمبار سے تین سو تھانے
 آتا کہ سلطان نے پہلے ہندو امیر کو کھٹکایا پھر عنایت الہی سے سب قلعہ داروں نے استقبال کیا راہ قضا
 بتلا کہ نہال کیا جو سمندر و نیا و انظار آیا وہیں گرایا پھر تھانہ میں ہو کر گجرات داخل ہوئے شہر کو غالی پایا اور
 بہت سامان لیکر کوچ فرمایا تھانہ میں حملہ ۱۵۰۰ ہجری میں جب لشکر سلطان سومات آیا ایک قلعہ بن پایا
 دریا فضیل قلعہ تک موج زن تھا جب رشک جرج کسن تھا ہندو قلعے سے فوج کا نظارہ کرنے لگے چوڑے
 مرنے لگے ہر ایک سومات کا غلام تھا یہی کلام تھا کہ خداوند سومات کے غضب سے اک ان میں
 سب غارت ہو جائینگے زندہ بچنے نہ پائینگے غر خندہ دوسرے روز لشکر اسلام نے قلعے کے نیچے شام
 تک توڑ کر رات کو وہیں مقام کیا صبح خود سلطان نے سب غازیوں کے زینہ لگا کر قلعے میں آکر رہنا نکام
 کیا پھر دوسرے سب سومات زینت میں لے لگا کر سومات کی سل منسل میں دبا کر روانہ ہوا اور تھانہ میں ہر راجا
 کو تھانہ تھانہ سرے روزیرم دیو و دریشلم نے فوج بمبار سے آکر غنیم کو مدد دی سلطان نے کھیل کر بعد
 فتح کل مال غنیمت سومات متاجون کے دینے کی نیت کی پھر خود حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی کا ہاتھ
 میں لیا و حاسے فتح کر کے نرنگا نور ملک آباد رعد کی بہت میسر آئی اور ایسی تباہی کی چھائی کہ ہندو
 اندھیرے میں آپس میں لوکر پچاس ہزار سے زیادہ فی الزار ہوئے باقی ماندہ چار ہزار ہندو کشمیری سوار چار
 ہزار فرار ہوئے غازیوں نے انکو بھی مار کر نثارہ فتح کا بجایا انھوں اسلام کا قلعے کی چوٹی پر جایا
 سومات کی مرآت کو زوال خواہوں سے مندر لال ہوا وہ زمین بیری اسلام سے پر نور مہی نکت
 جلی کی دوسو فی غازیان صاحب نظری نے پری سیکو کو لوڈیاں بنایا داندہ دلا جانیدر قاصد سومات
 اسلام کا دم بھر کے کلڑ رھنے لگیں لشکر کے ہمراہ آگے بڑھنے لگیں اسی شب کو حضرت شیخ ابوالحسن
 خرقانی نے خواب میں فرمایا کہ محمود تھے فقط فتح سومات پر متوثر ہی سی بات پر ہمارے خرقے کی آبرو
 میں چلا گیا اگر کل جہاں دے زمین کے حق میں دعا کا تھا ابکو اسلام عطا کر انھیں سالار سونوے
 اس معر کے میں بڑے بڑے کار نمایاں کر کے سلطان کو اپنے جوہر دکھائے پھر سلطان مندر میں
 تشریف لائے سومات پر گزر لگا کر اپنے ہاتھ سے اسکا سر پھٹا اور اٹات وٹا یہ سب بتانے تھا کہ وہاں

کا خزانہ تھا جس کی کیا عرض کروں انتہائیں اس وسعت کا مندرسنا نہیں اور کول کی دستان طول
 لکھنا مقبول ہے چھین ستون طلال و زمرد سے مصرع گئے تھے زسرخ کے انبار کھڑے تھے خزانہ انتہا
 تھا جو ہرات بے ہاتھ چاہتا چھوٹا چھوٹا زین الما زین تحریر ہو گیا تیرہ قتلہ تھا مگر روشنی جو ہرات
 قتلہ سے رشک لگا رہا تھا سونات پتھر کی صورت تھی چاندی صورت تھی یا پتھر کو طول و فضل و گول و
 مستائیں گز کھڑا تھا اسکے اوکھڑا پتھر گول و فواح کے قلعوں پر قبضہ کیا اس سور کے میں ایک لوسے کے تنجا
 میں متناطیس کابت عذب آہن و متناطیس سے معلق پایا جب ایک دیوار کو گزایا بت سرنگوں ہوا تیر
 کا ستون ہوا پتھر تاجہ ہیرم دیو والی نہر والہ کو بھگا کر زن و بچہ کو گز تار کر کے خزانہ بھیاں یا مالک وسیع و کان
 جو ہر فضا خاص باقتہ آجاکا کفرین سلطان مسعود کو دیکر چند سے یہاں مقام فرما میں و اس سلطنت بنائیں
 ارکان سلطنت نے یہاں کے رہنے میں ملک خراسان مفتوحہ حال کی بربادی پیش نظر کی دار سلطنت
 بنانے کی صلاح ندی المتخصر بصلاح الکرین سلطنت و اشلیہ متامن شاہزادہ اوس فواح کو مالک نہر والہ و گز
 و سونات کا حاکم کیا خراج مناسب ٹھہرا انکار بستی و اطاعت اسلام کا اقرار لیا اور قول فرشتہ یہ ہو
 کر اوس وقت مصاحبوں نے کہا یہ ویشلیہ تم تدرج و جاہل ہو مگر ویشلیہ ثانی فرزانہ روای اطراف سونات
 عاقل ہو حضرت اوسے بلو میں یہ ملک بھی مرحمت فرمائیں ارشاد دینا اگر وہ باقبال فرما رہا ہے تو جہاں
 ویشلیہ دوسرے حاکم خبر دست کو مالک مفتوحہ حوالہ کرنا مقصود ہے ویشلیہ متامن نے عرض کی کہ
 ویشلیہ ثانی میرا دوسرے جانی حضرت کے بعد یہ ملک چھین لیگا مجھے ایذا ہو گیا حضرت اوسے دفع فرمائیں
 یا کرتا کر لائیں قدوسی دوسرے خراج سالانہ برابر خراج زابل و کابل کے خزانہ عامرہ میں پونچھ لیگا اطاعت
 سر نہ پھر لیگا سلطان نے عرض اوسکی منظور کی غزنین کی راہ لی راہ میں ہیرم دیو و راجہ جمیر و جاٹوں نے
 فوج بھیاں سے مقابلہ کیا سلطان نے مصلحتاً وہ درہ چھوڑ کر ایک زار دار و افتکار کو لیکر سندھ کے جنگل سے
 ملتان کا رہستہ دیا پھر پتھر میں خلیفہ القادر باللہ کا نام مدح خطاب و القاب سلطان پاس آیا اوس میں
 کعت الدولہ الاسلام لقب سلطان محمود و شہاب الدولہ جمال الملک خطاب امیر مسعود و جلال الدولہ جمال الملک
 امیر ہمدان کا القاب و عضد الدولہ مود الملک امیر دہشت کا خطاب عمر بابا یا جلال الملک ہجری میں جاٹوں کی ہوشیاری
 کی سبب ادبی وقت ساودت سونات کی سزا دی پھر عاقلہ ہجری میں ویشلیہ ثانی کو گز تار کر کے
 غزنین میں لائے اور عاقلہ ہجری میں سب کو کمان علیہ قی دریا سے اسی سے قتل کر کے جو باقی
 و سونات اور آئے سلطان نے امیر بٹوس اور امیر بارسلان کو اودھ روانہ کیا پھر خود بھی امیر بٹوس کی مدد
 اصل مکان ابدر گشت ان خواہداری کو دیکھ لیا اور ولایت رہی و امنستان امیر مسعود کو دی خود غزنین کی

راہ لی اس ع
 ویشلیہ
 کے

روح اوس
 قید کر کے دانہ پانی
 اور تاج فرور شاہی
 راہ سے راہبر ہوا پتھر
 پانی بنیں جواب د
 راہ چاہو گے تھوڑا
 کہ کہو کہ رہے لگائے
 میں یہ دعائی اسی جا
 دشت ویران میں
 دکھا پتھر تاج شاہی
 بعد شمال کی طرف کہ
 نے حل بھکر فرش
 کی اور حاکم پر وہ غلط
 پر بیٹھا کر کے عالم کو
 ایمن آئندہ تھکی طور
 مسجد ملک کا سجایا
 سونات پر مہار و
 خواجہ ابو مسعود

من اور کول کی داستان طول
 نے انبار کھڑے تھے خزانہ لایا تھا
 پتھر ہوا تھا گروشنی جواہرات
 آج کو طول دفعول و دو کو گوا
 کے مین ایک لوسے کے تنجا
 وار کو یار تہ سرتگون ہوا تیز
 نہ ہتھار یا مالک وسیع و کان
 م فرما میں دوسرے سلطنت بنا میں
 دی پیش نظر کی دوسرے سلطنت
 س لوح کو مالک نہرو و گجرات
 اقرار لیا اور قول فرشتہ یہ
 مان روای اطراف سونمات
 ال فرستاد و شہنشاہ جوئے کے
 بلیم مرقاض نے عرض کی کہ
 حضرت اوسے دفع و فائین
 مرہ میں پونجا لگا اطاعت
 دیو و راجہ اجیر و جاٹوں نے
 لکار کو لیکر سترہ کے جنگل سے
 لطان پاس آیا اوس میں
 سیر مسعود و دلال الد و لعل
 لہ چری میں جانوں کی ہونما
 ایشیم ثانی کو گرفتار کر کے
 سے لے کر تے چھ لایا
 چہ خود بھی لہ چری کی ہر طرف
 ہر مسعود کو دی خود چری کی

راہ لی اس عرصے میں دیشیم مرقاض نے بعد فراغ بندوبست کے خزانہ و جواہرات اندر سلطان کر کے
 دوایشیم ثانی کو طلب کیا سلطان نے بھیج دیا دیشیم مرقاض نے سب رسم اوس زمانے کے قریب جنگلاہ
 کے ایک قید خانہ تک و تار یک طیار کیا اور ایک روز دن دانی پونچا نے کار کھدیا پھر سطح شت آفتاب
 شہر کے باہر گیارہ مین شکار کھیل کر تانت آفتاب سے گھبراہ سرج رو مال چہرے پر لٹا وقت کے سایہ
 مین لٹکا خور سو گیا کو سخت ہو گیا کسی جا تو شکاری نے گوشت کے دھوکے مین پھو مار کر کو کر کیا زندہ در گور
 کیا اوس زمانے مین ہندی جس حاکم کے بدن مین نقصان پاتے تھے اطاعت سے سر ہراتے تھے
 القصد اس عرصے مین دیشیم ثانی گرفتار آفا فوج ہند نے بھیجے الحکم یا حاکم بنایا دیشیم ثانی نے سب
 رواج اوس عہد کے وہی طشت و آفتاب دیشیم مرقاض کے سر پر کھڑا چہرہ پیادہ و دھڑا اور اوسی محبت مین
 قید کر کے دانہ پانی حسب ستور پونچا یا سمیت آن سرور عاقل و خرمندہ افیا دوران چہی کر خود کند
 اور تاریخ فیر و زشاہی کلان مین آیا کرتب سلطان نے سونمات سے کوچ فرمایا ایک زمانہ دار و افکا جنگل کی
 راہ سے راہ پر ہوا پیچھے لشکر ہوا ایک شبانہ روز پانی پیا یا سلطان نے فرمایا اویہ مین کو یوں سرزمین جو جگہ
 پانی مین جو جواب دیا کہ ہنہ سونمات پر پانی جان کو قربان کیا مگو اس بیابان مین سے گردان کیا تمام عمر
 راہ نہا و گے گھر کو کر پاسے مر جاوے کے سلطان کو عہد آیا اوس ناری کو جو مین پونچا یا لشکر نے مین
 کر کو کر ستر کاٹے شب تار مین حضرت اقدس علی تہا لشکر کے باہر آئے نماز عشا کی ادا کی پھر دگاہ ہادی مطبق
 مین یہ دعلی کا جی حاقی انس جان رہنہاے گر مان ایک دین بدراجم عول صفت و شہرہ الم نے
 وقت ویران مین گراہ کیا لشکر تباہ کیا ایسے حبیب کے صدر نے سے مدد گاری فرما صراط مستقیم
 دکھا پھر تاج شاہی ادا تار بہر کمال کو یکراں سمجھ سے مین سر کھٹکا تیر و عاہد و اجابت پر پونچا یا ہرات کے
 بعد شمال کی طرف کو فرو نو ہوا خضر راہ محمود ہوا اوسی طرف کوچ فرمایا قدم کھت آگے بڑھایا جب مٹانی پنج
 نے جل چیکر فرش چاندنی کا اوٹھایا اور جھلکا کر شمع شب کو بجھایا اور چند وزن شب کو چوڑی زینا رستاروں
 کی اور حاکر پردہ طلعات مغرب مین مستور کیا اور پھر سبک سیر بردنے افق شرق سے لعل شب چراغ سکندری کا
 پیر بیضا کر کے حاکم کو بر نور کیا شمع کا نور صبح کی روشنی سے ظلمت دور ہوئی شتب و چور کا نور ہوئی جنگل شل و بجی
 اکبرن آئندہ در شمل طور ہوا رحمت الہی کا طہر ہوا راہ دست نظر کی ظلمت سے نجات پائی باقی کا چشمہ پیا یا
 مسجد شکر کا سجا لایا صاحب نعمات کا بیان کر کہ یہ شکر کجا دکر است سلطان نے چہی حبیب سلطان نے
 سونمات پر مجاہد فرمایا حضرت خواجہ ابو محمد بشتی کو خدا نے خواب مین مجاہد کرنے کا حکم سنایا حضرت
 خواجہ ابو محمد نے شہر مین کے سن مین نصیحتی کے دن مین مروتوں کے ہمراہ سلطان کا ساتھ دیا

کالنگر

سلطان جب عاجزانے سالار مسعود سے تحلیل میں زبان پر لائے کہ خواجہ احمد وزیر تھے جگر ہمارے کام
میں تصور کرتا ہی انتظام میں فتور کرتا ہی قمری اس حال کا پسند کو والدین پاس جاؤ سیر شوکار میں دل پہلا وہم
تبدیل چو پہلو خود پہلے ملک کا انتظام کرینگے پھر اسکا کام تمام کرینگے اسے تنگ دیکھائیں وزیر ہو گا یہ مودی اگر
ہو گا پھر کچھ اطلاع کرینگے بلا کینگے اور میری جان بطرف سے کس طرک اور خیال نہ کرنا یہ آخر صلیب ہی کا
لال نہ کرنا سلطان اشد اسے فرمایا واقعی یہی صلیب ہی مگر کاسیل میں رہنا محقت ہی میں نہیں ہیں جواد کروں گا
مسلمانوں کو آباد کروں گا چندے سیر شوکار میں دل پہلا دنگا پھر حضرت کی خدمت میں آؤنگا بادشاہ بہت
اسرار کیا مگر آپ نے کاسیل جانے سے بعد انکار کیا دوسرے روز ہندو کسٹیف لشکر روانہ کر کے خود سلطان
پاس آئے حرقہ حضرت زبان پر لائے سلطان محمود بڑی خاطر داری سے پیش آئے وقت رحمت کے
پانچ گھوڑے عاقی اور دو باقی ست رحمت فرمائے اور بہت تکلیف ہو کر بے خطا خاص سالار ساہو کو فرمان فرما
کیا یہ قصوں لکھنا کہ صلیب چند روز کے واسطے فرزند مسعود کو آپ کے پاس بھیجا ہی مگر ارادہ اور شکا مند کا
تہم راہ میں روک لینا آگے بڑھنے نہ دیا ہم چند روز کے بعد بلا کینگے تھا بہت سنائینگے اسکا اصل جب سلطان اشد
نے شہر کے باہر مقام فرمایا اسی روز پیش خمیدہ آگے بڑھا بلا دوس وقت اسراں لشکر شہر سالار سلطان
ترکان جہار قریبی سید سالار سفاقت سے بیزار ہوئے مشابہہ حال جان آرا کے طلبگار ہوئے وقت
ملازمت کو آئے یہ زبان پر لائے کہ خواجہ احمد وزیر کی عداوت سے حضرت اس شہر کو چھوڑتے ہیں ہمار
پرورش سے منہ موڑتے ہیں ہم حضرت کے ہمراہ ہیں قصور ہمارے بادشاہ ہیں سلطان کے اسلام کا
حال ہم کو کھل گیا ایمان سلطان میزان عقل میں تل گیا غرض کہ سلطان اشد نے سب کو ہمراہ لیا صبح شرف کی
طرف کوچ کیا صاحب تیغ محمودی تحریر فرماتے ہیں صبح خبر سناتے ہیں کہ شخص مشاہدہ حال یوسفی سے
شاد تھا حب وطن سے آزا د تھا گیارہ ہزار آدمی گھر باغ و زراعت کو چھوڑ کر وطن سے منہ موڑ کر ہمراہ ہوئے
مقرب بارگاہ ہوئے اور ہر زمان سلطان جب سالار ساہو پاس آیا پہلو ان لشکر نے مع ترسلے آپ کو برسر راہ
سلطان اشد کے لشکر ہیں یونہی یا ہر چند کما سنہ کو نجاؤ کا تہیکہ میں دل پہلا سلطان اشد کو نا منظور ہوا
پہلو ان لشکر بھی مجبور ہوا کہ ہم یہاں کیا بنائینگے مختار سے ہمراہ جائینگے سلطان اشد نے جواب دیا
ابھی حضور کے ہمراہ جانے ہیں سلطان کو ملاں ہو گا سب کو بھی خیال ہو گا کہ خواجہ احمد وزیر کا کتنا پیش آیا
سالار مسعود نے سالار ساہو کو بھی خبر کیا وہ تو کون سے سلطان سے عداوت کی چند کی مدد لی حضور فدوی کے
ہمراہ تھے لیکن صیر فرائین فدوی مامون جان سے بھی وعدہ کر لیا کہ اگر ایک سال کے بعد
بلت ہو گا کئی اسکا منہ گفت و مال خاطر کے واسطے ضرور جاکا آخر سالار ساہو نے کاسیل کے

مصلحت جانی فرزند
ہم عرسید سالار
تسری کی بیکاری
در زبان تھا اکھنوں
میں جگر ملک سے
میں اکھنوں کو روٹ
میں فتور ہوا نورجہ
مکان سے بے خبر
تھے حکم اکھنوں
پرستار لیجا وار لاک
احکام شریعت میں
جلال سے آخر زبا
باطن سے آہستہ
ہوئے کہیں شہر
باز دار نے باز کو
سلطان اشد
جو سیداروں کو
شکوہ اشد تھا
اوس وقت تمام
مقام کیا لشکر
رفیق دلاور و
پہلکی عنایت کا
تہ آئے فتح
سے خزاں لیکر
تھے حکم اکھنوں

لیا سالار مسعود و دست ہندو فتح جو دہن
 وزیر تھے جیکو ہمارے کام
 یہ بڑا سکھار میں دلی بہلاؤ ہم
 کائنات وزیر ہو گا یہ ہندی ہم
 بال نکرنا یہ آنر صلیح ہم
 خرمین ہند میں جہاد کروں گا
 ت میں آؤں گا باؤں سے بہت
 نکر و اندر کے خود سلطان
 نے وقت رخصت کے
 ص سالار ساہو کو فرمان تحریر
 چاہی مگر ارادہ اوٹھا ہند کا
 لینگے احوال سب سلطان الشہ
 ن لشکر شہر یا سلاطین ہمار
 کے طلب گار ہر سے اختیار
 ہر کو چھوڑنے میں ہمار
 سلطان کے اسلام کام
 و ہمراہ یا صبح شرف کی
 اجودہ جمال یوسفی سے
 ہ منہ موڑ کر ہمراہ ہو
 نہر سے آپ کو ہمراہ
 ن الشہ کو نامعلوم ہوا
 شہدائے جواب دیا
 وزیر کا کشتا پیش آیا
 رہ لی حضور فدوی کے
 و کمال سال کے بعد
 نے کاہن کے

مصلحت جانی فرزند مسعود کی صلاح مانی پھر خدا مرے ناما شجاع و جبار آؤں دودہ کا ربت چو شہاد عزت و اوترا
 ہم عمر سید سالار تھوڑے اور تراندہ اسباب ہر شرم کا ہمراہ کیا خود کا بیل کار سہ لیا وقت رخصت کے
 شرمیلی کی بقداری سے پسوان لشکر کی گریہ و زاری سے تین کا جگر چاک تھا تمام لشکر ہلاک تھا ہر دم
 و زبان تھا آنکھوں کے خون رواں تھا عجب تلامذہ پاتھا ہر شخص مصروف بکا تھا چہرے بدلے بہت جگر
 میں جگر کڑے ہو جاتا ہر کچھ بندہ کو آتا ہر حبیب یقوب بی ساس صدرے میں نور ہر کو بیٹھے یاد دلاؤ
 میں آنکھوں کو روئیے زندگی دیاں ہو تھوڑے کچھ دوسرے کا کیا حال ہو کثرت کجاست ضیاء چشم
 میں فقیہ ہوا نور ہر فراق قرۃ العین میں دور ہوا میان سلطان الشہ اجام مشاہدہ آتی سے شرار کوں
 مکان سے بے خبر احکام الہی سے خبر دار ہو جاکو خدا پاتے عمل میں لاتے پوست حمال تھے فرشتہ خصال
 تھے حکم الہی کے لیکھ لکھتے تھے اسی ایشی آپ کی شان تھی عقل رسا حیران شہی ظاہر میں ہزاروں
 پرستار زنجار وار آنکھوں خدشہ گاجان نثار باطن میں فرشتے تا بعدار گوش دل توجہ الہام پروردگار ظاہر
 احکام شریعت میں درست جہاد پرست باطن میں شراب و صدمت سے معمور دامن سے دو طابہرین ظہر
 حلال سے آواز باطن میں عالم صلح جلال و جمال سے ہر از آمدہ فحاشی نے ذات باریکات کو اداس
 باطن سے آہستہ فرمایا تھا جمع کالات بنایا تھا القصص مصائب راہ کے چھیلے تھکا کھیلے ہند کو روان
 ہوئے کوین ترے شکار گرایا کین باز برسے کو اوڑھایا ایک مقام پر نئی بات دکھائی طبری کراٹ کھائی
 باز دارنے باز کو اوڑھایا شکار تو آہستہ آیا باز دھت پر ٹھکر ستانے لگا یہ تانا دیکھا کہ بلانے لگا
 سلطان الشہ ابھی دھت کے سایہ میں آؤ کر ٹھکر تھوڑی دیر پہلے پھر مراقبہ فرمایا خزاہ غیب نظر آیا
 فوراً بیلارون کو بلایا دھت گرایا چار ہاتھ زمین کھودنے کی نوبت آئی دولت لاؤاں پانی سب جان ہند
 جیکو اندر تعالیٰ یہ قدرت باطن دولت لازوال مرحمت فرمائے وہ سلطنت محمود کب خیال میں لائے
 اوس وقت تمام لشکر نے حضرت کی ولایت کا اقرار کیا خدا کے دوستوں میں شمار کیا پھر جیسے وہاں
 مقام کیا لشکر سستا یا آرام کیا ارکان دولت نے حسب حکم اوسی فرمائے سے نہ اس پریشانی قصہ ہم
 رفیق و لادرون کو دیا اور شہ شہابہ تمام لشکر کے ہا دہوں کو دیا اور فتح جدیدہ کو رکھی خزاہ جان
 دیکھی عنایت کی پھر ملک نیکی کو بلایا تیسہ بابا کہ تھارے ذاتی رخ میں ایک صبا اس عزاہ میں
 نہ آئے فتح میں صرف کیا جاسے تھانے اندر بے انتہا مرزا فرمایا پھر ستراندہ پرستو یا پھر
 سے خزانہ لیکر کوئے کیا راہ میں سائون غریب کی تمام دیا ہر اس پرستو سے بھلی ہماری پیش آئے
 تھے کمال لطیف و طاہر فرمائے تھے فرماؤ لفظ دلوانا کس قرون کو کھانا کھانا ایک ایک سے

حاجت روا ہے عالم کی مخلوق اس سخاوت و ہمت سے سرور تھی فیض غفاری دیا
 سے ہر شخص بہرہ مند تھا اخلاق محمدی سے خرسند تھا ہر ایمان چوکی اور علما و فقرا دسترخوان پر تھا
 کھاتے تھے حضرت ہر ایک سے کلمات سلوک و حقانی و نجات توحید ایسے فرماتے تھے کہ سب کو
 محبت الہی کا ذوق ہوتا تھا عبادت مہجود کا شوق ہوتا تھا بعد نماز عشا کے جب مجھے میں تشریف
 لے جاتے تھے اوسوقت میان ابراہیم کہ مزار شریف اور کا قصبہ کنوڑ میں غریب پرہیز میں وضو
 کو پانی لاتے تھے کوئی اور بار پانی تھا اگر وہو کے سے کوئی مصاحب جاتا تھا آپ علیہ مشاہدہ
 الہی سے پچاس تے نہ تھے ذکر خدا کے سوا سونا جانتے نہ تھے سبحان اللہ جہاد کبر و صغریٰ میں قدم
 بقدم میر و رسول خدا تھے ذوق و شوق مشاہدہ الہی میں لکھتے تھے اکثر محلے ذی اعتبار و بیان
 خوش کردار عرض پیرا ہوسے یوں گویا ہوسے کہ جو بارہ ہزار سوار کا سردار ہوتا ہی شہر بار ہوتا ہی۔
 حضرت ہزاروں سوار چار کے سردار ہیں ہمارے شہر بار میں تخت شاہی پر جلوس فرمایا میں کو سیکہ اپنا
 چلا میں ہرگز قبول نفرمایا یہی کلمہ زبان مبارک پر آیا تخت سلطنت مامون جان کو زیبا ہی اس ضعیف
 کو خدا نے تہذیب و شرف ان کے واسطے بھیجا ہی کہ ہندو نگوارام کروں دعوت اسلام کروں مجھے عشق
 مہجود میں ہی خفاقات عالم غانی کی ہوس ہے اس سرگردانی سے یہی تمنا ہی کہ درجہ شہادت پاؤں
 مرا دو کو پہنچ جاؤں بہت مزار جسے ہی وحدت کا پایا ہ غم دنیا و عقبے تب بھولایا یہ تہذیب تو تمام ہوا
 اب سو کو جب لب دریا کے سب سے مقام ہوا آئیں حسن عرب و ایران و یزید و جعفر نے حسب حکم یا خیر ارادہ
 سے شیوہ کور کا محاصرہ کیا اسے اجن زمیندار کو بھگا دیا اس کا گھر گھوڑے سے دس لاکھ شہرئی
 اور حساب قیمتی ہاتھ آیا اسے خدمت شریف میں پونہ یا حکم ہوا یہ تھاری یہی اسم اللہ ہی اس کو
 تم کو صرف کرو کہ چشتیوں پر سوار ہوسے دریا پار ہوسے چندے مقام فرمایا تیر و شکار میں دل بہلا
 ایک روز جشن طلب اس سے کیا سبکو خلعت فاخرہ دیا افسران فوج سے ارشاد ہوا کہ تم میں حسب سعی
 خدا کی طرف سے یہ ملک امداد ہوا خواجہ احمد کی حکومت سے حیدر علی عبادت مہجود کا فراموش ہونے
 تجھے کی بات ہو کہ آدمی جب غیر کا محکم ہوا مشاہدہ الہی سے محروم ہوا جب کیسوی ہو جانی ہی خدا
 کی بندگی خوب بن آئی ہی محکم ملک سے کیا شکار ہی محبت الہی و کار ہی پھر لہان کو کوچ فرمایا شہر کو
 آند و بارہ فوج سلطان محمود سے ویران پایا زمیندار کا رہے انکھیاں نام تھا خطہ آج میں مقام متسا
 وکیل اس کے حاضر نے دہانی پیام لائے کہ ملک بیکانے میں بے باکانہ چلے آنا مساکین
 بہت زبون ہو کا مفت میں حوٹ ہو کا اب بھی راہ پر آؤ پہلے جاؤ حضرت نے سبکو خلعت و اعانت

انھیں کر کے ہوا
 مشرکین میں کو زیر کر کے
 ہم اودھین کی اولاد
 تہذیب تھا انکھیاں کو جہ
 اسے انکھیاں کو جہ
 ترکان و امیر تھی و
 قصبہ آج کا محاصرہ
 جنم و اصل ہوسے
 سے فرار ہوا ہر مجاہد
 خلعت و اعانت سے
 اچودہن کو کوچ کیا

بعد تشریف لا

لی کر غفاری کی
 محمودی کا زوال

تلم حوادث رقم حال
 شہر کو تشریف لائے
 سیف الدین چوڑے
 شہنہ قدیم سلطان محمد
 جلیلا پر فرما تھے اور یہ
 حجاز و غارتنا پہلے گیا
 سلطان کی ضعیفی میں
 آئی تہذیب خواجہ احمد کی

سرور تھی فیض غازی و با
 علماء فقرا دست خوان بر جنا
 یے فرماتے تھے کہ سب کو
 بے جب جبے میں تشریف
 میں ہی سر پر وہ میں وضو
 بات تھا آپ علیہ مشاہدہ
 مجاہد اکبر و صغیر میں قدم
 اسے ذی اعتبار مردان
 اس وقت ہی شہر بارہ پوتا ہو
 پر جلوس فرمایا کہ سب کو
 ان کو زیارت اس ضعیف
 نہ اسلام کروں مجھے عشق
 کہ درجہ شہادت پاؤں
 با کھولایا یہ جملہ تو تمام ہوا
 نے جب اکمل پانچ روزہ
 سے دس لاکھ اشرفی
 رہی پہلی بسم اللہ و اسکو
 فرمایا سیر و شکار میں دل بہلا
 رشاد و ہوا کہ میں حسب مرضی
 تہ معبود کا فرما ہی چکا ہے
 جب کیسوی ہو جاتی ہی خدا
 پر ملتان کو کوچ فرمایا شہر کو
 قلعہ کن میں مقام حسا
 با کا درجہ آنا سب میں
 رت نے سب کو خلعت امان نام

حضرت کر کے یہ جواب پیام ویا ملک خدا کا ہر بندے کا اعجاز کیا ہے جسے جلا جلا اسد اللہ الغالب علیہ السلام
 مشرکین کو زیر کر کے تشریف کر کے وحدانیت خدا پر لائے ہیں شریعت محمدی کے طریق جس نے ہیں
 ہم و خدین کی اولاد ہیں مستند جہاد ہیں اگر تم دین اسلام اختیار کرو کفر سے انکار کرو بہتر ہی و رہ
 تیغ متحد الشکرا کو فرور ہو ہو شہید ہو ہو ہم آتے ہیں دم میں غلٹ کفر مٹاتے ہیں جب وہ کھانے
 اسے انگیاں کو جواب پیام سنایا وہ غصے میں آیا یہاں امیر حسن عرب و امیر بانیہ جعفر و امیر
 ترکان و امیر تھی و امیر فرخ و زغر و ملک محب چچہ مر و جارا آرمودہ کا رہنے حسب اکمل چند ہزار سوار سے
 قبضہ آج کا محاصرہ کیا انگیاں کو گھیر لیا پھر ہر جم کر خوب لو بار سنایا خون کا دریا بہا یا بہت بیہوش
 جنم و ہل ہوسے غازیوں کو بھی رستہ شاد ت کے حاصل ہوسے آخر کا یہے انگیاں میلان
 سے فرار ہو پھر تمام ہر مال غنیمت با گردار ہوا پھر سلطان الشہداء کو نوید فتح سنائی ہر ایک نے
 خلعت و انعام سے حسب لیاقت اہر و بائی چار مہینے برسات بھر ملتان میں مقام کر کے جاڑ وین
 اہودہن کو کوچ کیا ٹھنڈے ٹھنڈے فتح کر لیا یہ نواح بہت آباد و دلکش تھی خوش آب و ہوا تھی
 سال سیر لشکر ستایا پھر دہلی کوچ کر لیا

بعد تشریف لائے سلطان الشہداء کے عزیزین کا مختصر بیان ہے خواجہ احمد
 کی گرفتاری کی داستان ہے پھر سلطان محمود کا دنیا سے انتقال سلطنت
 محمودی کا زوال اولاد کی باہم لڑائی حستان کی صفائی

قلم حوادث رقم حال سلطان محمودین خون فشان ہے سولہ غزنین کیوں نہ خوان ہے کہ جب سالار سونو
 سند کو تشریف لائے تھے پانچ رفیق سلطان محمود کی خدمت میں چھوڑ آئے تھے ایک سالار
 سیت الدین چھوٹے بیٹا اور سلطان اسلاطین میں بختیار و سید اعز الدین عزیز و اقربا اور ملک دولت
 شہنہ قدیم سلطان محمود اور میان رجب شہدہ قدیم ہیلوان لشکر معتمد خاص سالار سونو یہ چار قوم ہوا
 جلیلیہ پسر فراف تھے اور میان رجب خوش تدبیر انتظام جاگیر پر مہمان تھے مگر خواجہ احمد وزیر کو انکار ہوا لاکھ
 مختار غار مختار پتے میان رجب کو بے اطلاع سلطان جاگیر سے منزول کیا عمدہ نکال دیا جب
 سلطان کی شیعہ میں انتظام سلطنت سے طبیعت گہرائی ستانی میں بصیرت ملک آیا کہ اسے
 آئی پھر خواجہ احمد کی شرارت سے یہ پانچوں سردار کردہ ہو کر شہد میں آئے فتح چار ہزار لائے

وہاں خواجہ احمد نے بادشاہ کو انواع و اقسام کی انڈیا کی زندگی کی طرح کی صاحب رونقہ الصفا نے
تحریر فرمایا کہ جب بادشاہ حاضر آیا قلعہ کا لہجہ واقع ملک ہند میں خواجہ احمد کو اسیر کیا احمد حسین بن
امیر ننگ یہ کسانیل کو وزیر کیا خواجہ احمد نے قید میں جان دی مقدم کی راہ لی اور تاریخ فرستہ میں
لکھا کہ خواجہ احمد بن حسن ہندو نے انصارہ سال وزارت کر کے قلعہ کا لہجہ میں تیرہ سال قید اور عثمانی
عہد سلطان مسعود میں رہائی پائی یہی وزارت کو پھر انجام دیا ۳۳۳ ہجری میں انتقال کیا اسماصل بعد
دو سال قبل شہادت سلطان الشہداء کے جب سالار ساہو کاہیا میں گھبرائے سترک میں قسرت لاسے
اوس سال شب چہشتہ تیسویں سید الاخر ۳۳۳ ہجری کو سینہ سپر سال جلوس اور ترسٹھ برس کی عمر میں
سلطان محمود کا بھارت سل کلارا رام کن ہوا عین بارش میں رات کو قصر فرورہ غزنویں مدفن ہوا +

مقطع تاریخ فارس

حضرت محمود غازی غزنوی	واقعہ سرالندہ لہجہ	شہادت خسارام سال قافا	نورقم مقبول خورگاہ
۴۲۱			۴۲۱

ایضاً اردو

بنت کو گنگو شاہ محمود	علما کے شاہ کے قہر	تاریخ دفاشی عیادت	لکھنؤ صحت دہای افسر
۴۲۱			۴۲۱

تاریخ فیروز شاہی کلان و تاریخ فرشتہ میں تحریر ہے کہ بعد سلطان محمود کے جلال الدین چال الملت سلطان
چھوٹے فرزند نے گورکان سے اگر حسب وصیت پدیرخت غزنویں پر جلوس نہ کیا تھا اب الدین
جمال الملت سلطان شہید را در توام کو شک ایما عراق سے چڑھے آئے لشکر پر لاسے سپاہ افغان
فرخ غزنویں کو باطن میں سلطان مسعود شہید سے اتفاق تھا سلطان محمد سے اتفاق تھا سلطان محمد کو فتح
نے قید کر کے اندھا کیا سلطان مسعود شہید کو تخت پر بٹھا دیا تو قہر سے عرصے میں مسعود شہید نے بہت
ملک کار کے ملک حراموں کو ہلاک کیا قہد پاک کیا چند سال کے بعد سلجوقی مقابلے رائے مسعود
چمن شہانہ روز لاکر تاب جنگ لاسے پہلے غزنویں میں اگر جان بچائی پھر خزانہ لیکر سب کو باگھا اور عثمانی
لاہور کی راہ میں رباط مارا کہ با دیا سے جلم پر غلامان ترکمان سید نے خزانہ لوٹ کر محمد نصیر سے متفق ہو کر
سلطان کو دغا سے پر کیا یہاں تک کہ برس کے سن میں شہید کیا سلطان محمد نصیر کو دوسری با تخت
چھایا تو سال نماہ و بروایت بارہ سال مسعود شہید نے سلطنت کر کے چندے قید اور حکمران
ہجری میں مہر عادت ۳۳۳ ہجری میں درجہ شہادت پایا سپاہ الملت شہاد الدین
امیر سودو بن سلطان مسعود شہادت پدے آگاہ ہوئے ۳۳۳ ہجری میں تخت غزنویں پر جلوس
فراسے بادشاہ ہوئے اوس سال سلطان محمد نصیر کو فتح احمد محمود اور سب کے پسر غزنویں عراق کے ہلاک

خون پدر کا بدالیا
رجب ۳۳۳ ہجری
میں علی بن سید خاند
باعث پاستگین
ہجری میں زین الملک
سے بے لڑے
طفول کا فرغت
آٹھ ایک ترک محمودی
بعد پالیس روز کے
فرخ زاد بن مسعود
میں راہی کلارا جنان
کر کے ۳۳۳ ہجری
بن امیر ہم نے پندر
بعد اپنے پدر کے ایک
شہادت پائی اور بعد
سلطنت فرمانا پھر معز
اور معز الدین لہرام شاہ
قطب الدین کے سدا
بر قہد کیا بہرام شاہ
پھر علاؤ الدین سیف
بھگیا و لہرام شاہ
علاؤ الدین غوری نے
کسی اور مسعود پر دخل نہ
مسعود شاہ نے سلطان
محمد غوری نے چوتھے

صاحب روضۃ الصفا نے
 یاحمد کو اسیر کیا احمد بن
 اہل اور تاریخ فرشتہ بین
 بنیر میں تیرہ سال قید اوشانی
 میں انتقال کیا اس سال بعد
 سترک میں تشریف لائے
 دس اور تیرہ برس کی عمر میں
 سرخروزہ غزنین مدفون ہوا
 نور محمد مقبول اور گام
 ۴۲۱
 لکھنؤ و ہمای
 بلال الدین چال الملک سلطان
 بن نہایت شہاب الدین
 نے لشکر جہاد لے کر یمن میں
 سے اتفاق تھا سلطان محمد کو
 سے یمن میں مسعود شہید ہو گیا
 جو فی مقام بلال نے مسعود
 ہر خاندان لیکر سند کو باگھد اوشانی
 اور لوٹ کر محمد بن حسین سے متفق ہو
 ان محمد بن حسین کو دوسری بار تخت پر
 چنیدے قید اور حکمران
 فتح قطب الملک شہاب الدین
 بنی میں تخت غزنین پر جلوس
 لکھنؤ پر خرقائی مزار کے لگا کر

خون پر کابل لایا اور ترک و غما بازوں کو گرفتار کیا فی الزکریا اور مودود نے بھی فوجی فوجی کی ۴۲۲
 رجب ۵۳۵ ہجری میں حلت کی بعد ابو جعفر مسعود بن سلطان مودود طفل چار سالہ کو ۲۵ رجب ۵۳۵ ہجری
 میں علی بن برج خادم نے بطع حکمرانی خود تخت پر بٹھایا مگر چھ روز غرہ شعبان جمعہ کو ابو جعفر علی بن مسعود نے
 باعزت پاکستانین حاجب کے اسے تخت سے اتار کے خود جلوس فرمایا بعد دو سال سلطنت کے ۵۳۷ ہجری
 ہجری میں بن الملک سلطان عبدالرشید بن محمد کھول و بروایت عبدالرشید بن سلطان مسعود کے مقابلے
 سے بے لڑے فرار ہوئے سلطان عبدالرشید اکیس سال و بروایت ڈھائی سال سلطنت کر کے
 طغرل کا فرزند غلام سلطان محمود غزنوی کی شقاوت سے مع نوشترادون کے شہید تیغ آباد ہوئے
 آخر ایک ترک محمدی تو شکیل نام نے غزنین میں اگر امداد سے غزنویہ سے سار کر کے روز کے دن
 بعد چالیس روز کے عین تخت پر طغرل کا بھی ہرا و تاملاتر سے کھجور دی کر کے کی موت ملا پھر حال الدولہ
 فرخ زاد بن مسعود و بروایت فرخ زاد بن سلطان عبدالرشید حکمران ہوئے اور چھ سال بعد غرہ قویچ شہر
 میں راہی گلزار جناب ہوئے بعد ان کے ظہیر الدولہ سلطان ابہیم بن مسعود غزنوی گنتیس سال فرزندانی
 کر کے ۵۴۵ ہجری میں حلت کی و بروایت یالین سال ۵۴۵ ہجری تک سلطنت کی پھر علاء الدولہ
 بن ابہیم نے پندرہ سال ۵۴۵ ہجری تک کامرانی فرمائی بعد ان کا قول ہو کہ کمال الدولہ شیر زاد نے
 بعد اپنے پر کے ایک سال سلطنت کر کے ۵۴۷ ہجری میں اپنے حقیقی بھائی ارسلان شاہ سے لو کر
 شہادت پائی اور بعد ان کے علاء الدولہ کے سلطان الدولہ ارسلان شاہ بن علاء الدولہ کا بیٹا
 سلطنت فرمایا پھر علاء الدولہ بہرام شاہ اپنے بھائی سے لو کر تیس سال کی عمر میں شہادت پانا پھر کریم
 اور علاء الدولہ بہرام شاہ کا خاندان غوری کے جھگڑوں میں گرفتار ہو کر قطب الدین غوری کو دھوکہ دیا بعد قتل کر کے
 قطب الدین کے سلطنت کرنا لکھنؤ لکھنؤ سیف الدین بن برادر قطب الدین نے بہرام شاہ کو نکال دیا غزنین
 پر قبضہ کیا بہرام شاہ نے اہل غزنین سے لکھنؤ سیف الدین کو گرفتار کیا روسیہ کر کے بعد شہر کے سرکار کیا
 پھر علاء الدین سیف الدین کے بھائی نے بعد قتل دولت شاہ بن بہرام شاہ کے بہرام شاہ کو سند تک
 بھگا دیا بہرام شاہ نے بیست سال سلطنت کر کے ۵۵۵ ہجری میں غزنین کے غم میں انتقال کیا
 علاء الدین غوری نے غزنین میں جلوس فرمایا اور شہر شاہ بن بہرام شاہ نے لاہور کو دار السلطنت بنا کر
 کسی اور صوبہ پر دخل نہ کیا سات برس سلطنت کر کے ۵۵۵ ہجری میں حلت کی پھر شہر و ملک بن
 شہر و شاہ نے سلطنت لاہور کو خوب رونق دی اگر صوبہ جات آباد و آباد اپنے پر قبضہ کیا مگر قطب الدین
 محمد غوری نے جو چھ حکم میں بعد اٹھائیس سال کے غم سے قابو میں لا کر ۵۵۵ ہجری میں

لاہور بھی لکھنیا اب خاندان غزنین کا قصد تمام ہوا ختم الملوک غزنویہ خسرو ملک کا نام ہوا ابتدا سے شہر
سے لغایت ۳۵۵ ہجری دو سو پندرہ سال تک اٹھارہ بادشاہان خاندان غزنین نے طفل سلطنت
فرمانی تھی غوریوں کی فوج آئی غزنہ جب سے سلطان الشہ نے غزنین کو ترک فرمایا ایک نہ ایک
قتور پیر پارہا آخر وال آیا اور بعض ناواقف سلطان مسعود شہ کا نام تواریخ میں دیکھ کر سالار مسعود غازی جاتے
ہیں سید سالار کہہ مانتے ہیں یا وکے خیال خام ہیں وہ بادشاہ غزنین تھے یہ خاصہ رب الانام میں
اوتھکی ۹ سال صرف غزنین کی بادشاہی فرمان روائی تھی یہاں سلطان الشہ ایک عالم کے ظاہر
و باطن میں شہنشاہ ہیں شہیدوں کے جاسے پناہ ہیں خشتک نام روشن رہے گا نثار شہ یعن
ریشک ہشت گاشن رہے گا

سلطان الشہ کا دہلی فتح فرمانا اور میرٹھ کی راہ سے قنوج جانا

شہ واران لشکر اسلام نثار فتح دہلی پر قلم کی جوب لگاتے ہیں سر سرجامہ سے یوں صدمے شادیا
سناتے ہیں کہ اوس زمانے میں رائے مہیال دہلی کا شہر پار تھا صاحب فیل و جرات تھا یہاں تک
کہ سلطان محمود و سالار سہو نے جب لاہور کو دارالاسلام کیا دہلی کا جو صلہ پڑا چھوڑ دیا مگر سلطان الشہ
نے سیرکنان قریب دہلی کے پڑا و کیا اودھر رائے مہیال نے قنوج کا ہوا کیا دو تون لشکر میں چند کوس
کا فاصلہ تھا دن بھر باہم مجاہدہ تھا شام کو پڑا و پر جائے تھے صبح اٹھتے آتے تھے بعد ایک ماہ و چند
روز کے سلطان الشہ نے خدا سے فتح و مدد کی التجا کی فوراً ہر کاروں نے یہ خبر دی کہ سلطان اسلامین
میں بختیار و سالار یعقوب الدین و میر سید اغا الدین عرف میر سید عرب و ملک دولت شہ و میان جب
خواجہ احمد بن حسن سمند کی شہرت سے رند گارترک کر کے قنوج جا غزنین سے لائے آتے ہیں ب
سردار سائے آئے سلطان الشہ کے چہرہ مبارک پر سجالی آئی قنوج مہیال را و دہلی چھائی پاس
شہادت میدان سے اوکھڑے زندہ و گور جو زمین میں لگے منہ کو بچنے لگے راہ گزیر سوچنے لگے
غزنہ چالیسویں روز در و لشکر میدان میں آئے اور سلطان الشہ حضرت الملک کے ساتھ نیچے
کے نامہ تشریف لائے رائے گوبال سپر ہے مہیال بدضال گھڑا اوشکار سائے آیا حضرت پر
گز لگا یا بیتی مبارک کو رچی کر کے دو دندان مبارک کو شہید کیا شرف الملک نے گوبال کو تلواریں
فوکا مار لیا حضرت وہ زخم کاری خیال میں نہ لائے رومال زخم پر باندھ کر میدان میں آئے کچھ کھڑے
لوائی ہوئی صفوں کی صفائی ہوئی بہت سنگ رکوں نے ہمہ کار سے کیا ازل اسلام نے بھی جام شہادت

میرا دوسرے روز
پائی سلطان الشہ
وہا و اکیا چار رکوں
نے پہاڑوں کی را
جانبین گنو ایکین سترتا
خاک میں لکر برابر ہو
بٹھنے منہ نہ موڑ
جنگ بٹھ گئے

کہ ہم میدان چھوڑ کر کما
سزاوار تھے دونوں
لیا آفران فوج عمر
اکار کیا پھر میر سید
ہوئے اور میر باغ
عدل و انصاف سے
ہونے کے کو قوالی و
روز میرٹھ کی راہ کی حکام
عرفداشت دیکر شہنا
فرمایا ممتاز فرمایا حضرت
فرما کر قنوج کو کوچ فرمایا
اسے لڑنے کے نذر
بندہ بیدارم ہیں جب
میر باغ دست دوائی حضرت
عطا کیے جواہر گران
میں گھوڑے نذر

ام ہوا ابتداء سے
غزنین نے عطر سلطنت
لو ترک فرمایا ایک نہ ایک
لیکھ سالار مسعود غازی جاتا
یہ خاصہ رب الانامین
شہد ایک عالم کے ظاہر
رے گا زار شہد یف

سے قنوج جانا

سے یون صدہے شادیا
فیل و جہا تھا بہان تک
پڑا جھوٹا دیا مگر سلطان الشہد
دونوں لشکرین چند کوس
تھے ہند ایک ماہ و چند
یہ خبر دی کہ سلطان سلطان
اب دولت شہ و میان جب
سے لائے آتے میں ب
بال برادری چھالی پتے
لگے راہ گزیر سوچنے لگے
نہ الملک کے ساتھ خیمے
کر سائے آیا حضرت پر
سے گویاں کو تلو اسے
دیان میں آئے تری گھوڑ
اہل اسلام نے بھی جام شاد

پیا دوسرے روز جب نقارہ بجی پرچوب لگائی سید احمد الدین نے نیزے کا پھل گردن پر کھڑا کر شہادت
پائی سلطان اشہد کو ٹرا مال مال ہوا صدہ سال ہوا پھر خود گھوڑے کی باگھ کی شجاعت کی داد دی غنیمت
دھاوا کیا چار طرف سے گئے لیا محافلین تاب مقابلہ نہ لائے تھائے نظر آئے سنگدل بت پرستوں
نے میلادوں کی راہ کی پیروی کی پناہ لی عقلوں پر پتھر پڑے آنکھیں پتھر میں فرسگون بھاگے
جانبین گنواہین سرتابی کی سرتابی دی کی موت سے بھی نہ اس پتھری کی دوا ملی ضرب سنگین شمشیروں سے
خاک میں مگر برابر ہوئے سنگ تربت چھاتیوں کے پتھر ہوئے مگر یہ مہیاں اور سری پال اور
سیٹے نے منہ نہ موڑا امتداد نہ چھوڑا ہمارے ہوں نے کہا ادا کی بگڑا گئی بھاگ کر گپ کی فوج کے چمکے چھوٹ گئے
جھک ٹوٹ گئے پھر چلو گئے جھکے دیکھ لینگے اگر ہم زندہ ہیں ایک کو بھی زندہ جانے نہ سیکے جواب دیا
کہ ہم میدان چھوڑ کر کان جا سینگے بھاگ کر سے منہ دکھائیں گے اللہ وہ تو بیخ قضا میں گرفتار تھے جہنم کے
سزاوار تھے دونوں مارے گئے سزاوار سے گئے چالیس روز کے بعد دہلی کو فتح کیا خزانہ بے شمار
لیا آفران فوج عرض پیرا ہوئے کہ تخت دہلی پر چاوس فرمایا کہ سکہ چلائے حضرت نے تخت نشینی سے
انکار کیا پھر میر سید احمد الدین کو دفن کر کے مقبرہ عالی شان بنوایا مجاور ماہر ہوئے فاتحہ وغیرات بدست
ہوئے اور میر بایزید جعفر کو تین ہزار سوار کا سردار کیا یہ حکم دیا کہ چھ ہزار سوار اور نو لاکھ کر کے دہلی کا انتظام کر
عدل و انصاف سے کام کر دو خلقت خدا آرام پائے شکر نعمت بجالائے اور میان جب کو بوجہ تندر فراج
ہونے کے کو قوالی دی بہت سہرا بانی کی چھ مہینے دہلی میں مقام کیا سبط حکما انتظام کیا بعد ازاں مہینے کے تلو
روز میر علی کی راہ لی حکام پر پڑے نہ جان کے خوف سے اطاعت قبول کی سفیران کی نذر لیکر استقبال کوا لے
عرضداشت دیکر معرنا و صفت یہ زبان پر لائے کہ یہ ملک سکاہر حکم فرمانبردار ہے حضرت نے ہکو سرفراز
فرمایا ممتاز فرمایا حضرت او کی آدمیت سے شاد ہوئے سفیرون کو خلعت اعلا دی ہوئے حکام کی تاج بخشی
فرما کر قنوج کو کوچ فرمایا سفیر راجہ قنوج کا نذر لایا جب قریب قنوج لب گنگ لشکر کا رو د ہوا راجہ بھی مع
اپنے لڑکے کے نذر لیکر موجود ہوا شرط میں رانی ادا کی صفت و شاکا اور کہا کہ ہم حضرت کے غلام ہیں
بندہ بیدام ہیں جب سلطان محمود کے خوف سے ہم پر تباہی آئی سالار ساہو نے دستگیری کر کے
ہر دہاست دلوایا حضرت نے راجہ کی آبر و بڑھائی میں رانی قبول فرمائی دونوں کو اسب و خلعت
عطا کیے حواہر گران بہا دیے پھر کشتیوں پر سوار ہو کر دیا پار آئے قنوج میں شہدین لائے راجہ
دستل گھوڑے نذر لایا حضرت نے تعظیم سے برابر بچایا پھر خلعت رضتی مع گھوڑا عنایت کیا

دست رسانی کا جاگیک تمام حکم دیا

سلطان اشد کا شکرہ میں تشریف لانا رفیقوں کو صوبیات پر مامور فرمانا
منجھتیار کی شہادت حجام کی شرارت ناخنگیر زہر آلودہ نذرانا حضرت کا صدمہ
اوٹھانا پھر ترسے کا اس منجھتیار سے کاہل میں حلت فرمانا لاش غزنین جانا

سلطان اشد بعد چند روز کے روہنزل ہوئے دس دن میں براہ بلج آباد شکرہ داخل ہوئے
اوس زمانے میں شکرہ و بہرائج بہت آباد تھیں فوجوں کی کثرت ناف بندہ شور تھا سیکونہ ہزار
ہزار ماہنڈ اور لشکر تھا سلطان اشد کو آب و سہاویان کی پسند آئی شکار گاہ مقبول بابی شکرہ
میں مقام کیا حاجی فتح شیخ کا انتظام کیا سالار سیف الدین و سیان رجب کو توال کو بہرائج روانہ کیا
اور بیٹے کو بیٹے پر عمدہ کو قوالی دیا کہ اگرچہ عمر میں کم تھا مگر اسطونان فخر ستم تھا جب دونوں ہزار
بہرائج آئے غلہ پناہ تخت گھر آئے حضرت کو عرض شدت کی قطع غلہ کی اطلاع دی حضرت نے تمنا
نام چودہری سدھار و زہر نام چودہری ایٹھی کو طلب فرمایا دلاسا دیکر یہ حکم سنایا کہ تم زبردست
کبھی کر دو جو احتیاج ہو سرکار سے لوتھاؤ وی دو اور کچھ نقد ہے لیجاؤ غلہ بہرائج پونہیاؤ سب نے
عرض کی ہم پہلے غلہ آؤنگے پھر روپیہ لیجاؤنگے حضرت نے عطر و بان خلعت و انعام دیکر حضرت
کیا اور زرقہ شیشی مرحمت کر کے کہدیا غلہ لانا دیر نہ لگانا اور ملک فرزند عمر کو گز سر بیاس پر روانہ
کیا غلہ رسائی بہرائج کا حکم دیا پھر سلطان اسلامین مہی بختیار کو نائب کر کے ملک فرو دست کی مکتوب
دی یہ نصیحت کہ جہاں جانا ملے محمدی سے پیش آنا پہلے گراہوں کو سمجھانا تھا و استغیر لگانا
اگر آہر پرائیں انان پائیں اور جو نہ مائیں برجاہین فوراً جا کر ناسباہ و برباد کرنا جاؤ خدا تمکسان کی نظر
آخری ملاقات کا سالانہ ہجریہ قرار سینے سے لٹایا گئے لگایا زار زار رونے لگے بے قرار ہوئے
لگے فرمایا کسا سنا صاف فرمائیے دل کو صاف فرمائیے اوس وقت لشکر میں ایک شہدہ بیا تھا
مہی بختیار کی حضرت کا غلہ مچا تھا سہجان اللہ کیا خاندان خدا تھے اوسکی راہ میں خدا نے قلت
جہالت بندہ سے ملانی اپنی جان کو الی القصد مہی بختیار نے اگر ملک فرو دست کو فتح کیا شہر کا نوین
شہرت شہادت پیا فرار آب کا کانوین شہر ہجرت خدا کا طہر کو جا تھیں جادوین پڑھاتے ہیں
قبر فیروز و فتح خدا سے مراد ہیں پائے ہیں سلطان اشد نے جب فرشتہ شاد پائی نصرت
ماہم بختیار کی خیمہ گریہ و زاری سے سرکار ہما تمام لشکر سگارا ہما اور امیر حسن عرب ہما وین مامور ہما

Original
1087

بیر سید علی معروف
ولی حضرت کے اور
اور ملک فیض کو نذر
و شہد گام پر پھر یہ کہ
غیر ملک کا تاجدار آیا
فوج پر لڑائی ہوئی فتح
اس ملک کو نجات کیا
خیال ہو فقط یہ مال
سوا ہمارے یہاں او
و گام اپنی لیا و سحر و
قبضہ وید کا ہو سیت
نہیں آئے ہیں جادو
کو سمجھا بیگے اسلام
قاصد پھر آیا تھا کھنڈ
ہیں بختیار کی لولاکھ
ایک حجام بولا کیوں خود
حجام نے شہادت سا
فرمایا تو کون ہجری کسان
سوتا کھانا ہوں چوٹی او
چوٹی بار بار چاندرا کر کچھ
ناخنگیر کو لے لیا دوا
اوسے اوسے ہاتھ
ایسے میں تر ہوا سر کا
پھر نے شہر زمین پر
مصرف کیا تھا کچھ

بیجات پر ماموز مانا
وہ نذر لانا حضرت کا صدقہ

الاش غزین جانا

باد ترکھن داخل ہوئے
اف بندہ شہو تھا سیکر وند
افنی شکار گاہ مقبول بابی ترکھن
ب کو تو ال کو ہر لکج بروا نہ کیا
ان فرخ رستم تھا جب دونوں فر
طلاع دی حضرت نے تماش
ریہ حکم سنایا کہ تم بغیر غت
ملہ ہر لکج پونچھا و سب نے
پان خلعت و انعام دیکر حضرت
نہ عمر کو گذر سوباس پر وادہ
کے ملک فرودست کی حکومت
بھانا صراط استقیم رکھنا
نکرنا جاؤ خدا نگہبان جو نظر
نے لگے بے قرار ہوئے
نکر میں ایک شہر بنا تھا
دسکی راہ میں فدا تھے خلعت
دوست کو فتح کیا شہر کا فوج
نہ چاؤ میں چڑھا تے میں
سب فرشتہ ذات پالی نصرت
حسن عرب ہو بہو میں ماسر ہو

میر سید علی معروف سید اعز الدین گویا موین آئے لالہ پیر شہر ہوئے اور سید ملک آدم غازی اللہ کے
ولی حضرت کے اوستا نے لکھنؤ میں جہاد کیا قریب بازار راجہ کے صحبتیا باغ میں خاٹہ مرقد آباد کیا
اور ملک فیض کو نارس دیا خود بدولت ترکھن کا انتظام کیا ایک روز نصیر بایان کڑھ مانگ پور دوزین
و چند لکام پیر محمد دیہ لیکر آئے پیام زبانی لائے کہ ہماری کتابوں میں سطر جو جب سے یہ ملک معمر و کئی
غیر ملک کا تاحدار آیا نہیں مسلمانوں نے قتل پایا نہیں سکندر رومی نے البتہ جو صلہ کیا تھیکہ چھک چھک
قیوم پر لڑائی ہوئی فتح کیا کہ ہندی سے صلح کر کے خراج لیا سلطان محمود نے اچھ گوت توجہ تک صاف کیا
اس ملک کو صاف کیا تم کہتے بے باکانہ چلے آئے کچھ خوف دل میں نہ لائے حکومتاری بزرگ زاد کی
خیال کی فقط یہ لالہ کی کہتے سالار سا ہو کا نام کی بعد تمھارے فقہ تمام کی ہم نوا کھنوار کے مختار میں
سوا ہمارے بیان اور بڑے بڑے سردار میں حکومتا و چلے جاوے سنا حضرت کو طیش آیا یہ فرمایا
و گام اپنی لجا و سحر دیا دوسری اور کو دکھاوا اگر قاصد ہو کر نہ آئے ادنی کی شہزادہ یہ ملک خدا کی تلوار
قبضہ دیکھا کی بیست عروس ملک کی کنا کر گزشت کو سر بر پیشہ آکر اور ہم یہاں کھسے کو
نہیں آئے ہیں جاوے قدم ہمت جمائے ہیں بیان دین محمدی کو مدح و شنگ تے جزیرہ و خراج لینا کوشش
کو بھائی شنگ اسلام کا ونگہ لیا بیگمیت اگر مرزہ ہی میدان ورا زما ہر ملک کشت خدا
قاصد بھیج کر آجھا کھنوں کو سنایا کہ یہ لوکا اگر خور وصال کی گرجی کمال کی تیور بے ڈھب ہیں لشکر ہی
میں تمھاری نوا کھنوں سے نہ ڈرے دم میں فتح کیسے یہ سنکر وہ حیران ہوئے سر پہ دو پریشان ہوئے
ایک حجام بولا کیوں خوف کھاتے ہو دیکھ جاتے ہو یہ کون بڑا کام کی ایک ناخبر سے ترکی تمام کی غمگنہ
حجام نے شہادت سلطان الشہ اکا بڑا اٹھا کر سوا شرفی انعام پایا ناخبر سر آ کو وہ بنا کر نذر لایا حضرت نے
فرمایا تو کون کی کیاں سے آیا کما قدیم سے مسلمانوں کا سیرانی کما لانا ہوں آپ سنگھ لو کی چوٹی بڑ کر
سوٹ لکھتا ہوں چوٹی اوکی غلام کے ہات میں جو وقت مونڈنے کی گھات میں جو جب موقع بار قصہ کران
چوٹی بڑ کر چاندرا کر کھچے ہی مر تا ہوں حضور میں دور کا کو آپا ہوں ناخبر نذر کو لایا ہوں حضرت نے
ناخبر کو لے لیا دوا شرفی دیکر حضرت کیا وہ خوش خوش گھر آیا ہے نزدیک کام کر گیا حضرت نے لکھا
اوستہ اوستہ ہاتھ کے ناخن پر لکھا یا خرا صد راہ خطایا اوکلی مل کی تیزی سے کھال جھل گئی جہرہ زرہ دم
سینے میں تر ہوا دم کا گر ہوا غصہ کیا نہو سکا لٹھے ہی عش آبا کو کون نے زہر مہر ملا یا امیر ان شہر کو
پھر نے تھے زمین پر گرنے تھے جان و دل سے ناسر تے ثابت سوکھا رکھے لشکر میں خدایا بخیر
مصرفوت بجا تھا کہ دیکر کے بعد بیست لالہ ہوئی نصرت حاصل ہوئی غسل کر کے صدقہ دیا دیوانہ

میں مجلس کیا لشکر میں جان تازہ آئی سر فزندی پائی اللہ اللہ مسرور ازل نے عجب حسن و جمال فہم و ہمت
باکمال صفات صوری و معنوی سے آراستہ کر کے اخلاق محمدی سے پرستہ کر کے دولت سرمدی عطا فرمائی
تھی یہ تصویر دست قدرت سے بنا کر صنعت دکھائی تھی اپنے عہد میں لائقانی تھے میراں بہزاد و دانی تھے
اوس پرستکاران گونہ ساز کو رہا بطن بد اطوار یہ جمال جہان آرا و دلکش ولایت بر ایمان نہ لائے بلکہ مصداق
موسیٰ علیہ السلام کے لکھ لکھ کر ہر سر مقابہ آئے تھے محمد علیہ السلام کی خلی ستم عہد و حکما انصاری ہر گشت
اوس کے حسب حال تھا ہر کو رہا بطن بد خصال تھا صاحب مرات سعودی فرما تے ہیں اپنی داستان
سناتے ہیں کہ ایک بار تباہی عالم سلوک میں مجھے جلوہ جہان آرا نظر آیا چار سال دل کو تیرا پایا
جب حضوری دوام حاصل ہوئی تشنگین دل ہوئی اور واقعی عالم ظاہر و باطن میں کوئی شے عشق مہبود
حقیقی کے برابر پائی وہ خوب ماہر ہو جسے یہ نعمت ہاتھ آئی قطعہ زین کتہہ ہزار دل بے ذوق
چہ جوئید و در عالم سنی نہ گنجائید گوئید و سر ماہر عریضت عین عشق درین دہر ہر گشت غدارید و پدید
گوئید یہ قصہ مختصر ملک نوگیر میں بد عملی کا خیال ہوا فساد کا احتمال ہوا فوراً اسے نامدار اطراف
دیکر کو زمان تحریر فرمائے شتر سوار بھجوائے مفصل حال لکھد یا غش محبت سے آگاہ کیا چھوٹے خط کا
سالار سار ہو کہ کیفیت مفصل تحریر کی اوس وقت عمر شریف پندرہ برس کی تھی قاصد کا ہیلدین آیا نصیحت
لایا پہلو ان لشکر کو حجام کی حرکت کا ملال ہوا اس صدمے سے حضرت شمس علی کا عجب حال ہوا محبت
وزند و بلند میں دل طیان تھا لب پر نالہ و فغان تھا بار بار بظہر خواہی تھیں کچھ تھیں کھائی تھیں غش
عشق آئے تھے سالار سار ہو بھجواتے تھے بی بی شکر کی جا ہی صدقہ و نیاز و آج خدا نے جان بچائی
آپ سے صحت کی خبر پائی جواب میں یہ فرمائی تھیں رو کر سنائی تھیں کیا کروں دل او چھلنا ہی کوئی
کیونکہ تیرے دیکھے آرام نہ پائو گی اسی صدمے میں مرجاؤ گی آخرش بارہویں روز صدمہ فراق دیکھند
میں جان دی شکر چری میں دنیا سے رحلت کی قطعہ تاریخ وفات حضرت شمس علی
جنت میں گئیں عقیقہ دوران جنات میں رہیں چری تاریخ القابیب بولا آفتاب آہ آفتاب
سالار سار ہونے پر غم کیا سخت کام کیا عجزانہ غم میں بھجوا یا خود ستر گد میں قدم رخصت فرمایا سلطان الشہ
کا شکر میں خبر وفات شمس علی کی سکر دل گھرائے لگا کلیہ نہ کہ آنے لگا خون دل نے جوش کیا
محبت ماری سے بیوش کیا عشق پریش آئے تھے تھیں کھاتے تھے غصہ غور حلام تھا کر یہ روزگار
سے کام تھا ہر دم شمس علی کا نام در زبان تھا لب پر نالہ و فغان تھا لب بیتابی سے گھبراتے تھے
یہ فرماتے تھے مخدوم عالم نے ہماری بیماری سکر جان دی مجھے جبر بھی کی اب ہر دم میرے ناز

کون اوٹھا لیکھا
یسر نہایا اب دنیا
کے یہ کلمہ

رو رو کے یہ فرما
تکلیف مری سنگے
افسوس کہ غم میں گو
خادم کی صیبت
اب کون مجھے پیار
مانیگا بھلا کون مری
میں زندہ رہا آپ
دنیا میں میر نہیں

بچو جس سے رہا ہو
اثر کے غم میں
کاٹا جو سے گوتا تھا
اس غمے جا چکے ہو
کس سے غمایت کا

اب سالار سار

سخت کا بیان
نیزہ قلم سیدان رزہ
سلطان الشہ
میں شہانہ روتک
فاخرہ سے سرفراز

جب حسن و جمال فہم و دوست
 کے دوکت سردی عطا فرمائی
 تھے حیران بہزاد وانی تھے
 ہانے لائے بمسدا مچھے
 جوہر و کلا اکھڑا ہر شہر
 تے ہیں اپنی داستان
 چار سال دل کو تیرا پایا
 مین کوئی شے عشق مسبود
 تہ ہزار دل بے ذوق
 دس ہزار عشق ندرار پڑا
 دورا امرائے نامدار اطراف
 سے آگاہ کیا پھر ہر خطاف
 نامد کا ہیلین آیا تھیں
 طے کا محب مال ہوا تھیں
 بھارتین کھائی تھیں عشق
 آخر خدا نے جان بچائی
 رون دل اوچھلے ہی کوئی
 یں روز صدہ فراق و کینہ
 ت حضرت شہر علی
 بولا افسوس آہ افسوس
 ہستم بخیر ما سلطان الشہد
 دن دل نے جوش کیا
 اب خور حرام تھاکر ہزار
 بتائی سے گھبراتے تھے
 ہلی اب مردم میرے ناز

کون اوٹھا لیکا دست شفقت سینہ پر پھیر لیکا مچکلا سپنج نیلی لباس نے روز سیاہ دکھا یا غربت میں
 یہ نہ بنایا اب دنیا سے دل سیر کی موت میں کیا دیر ہو ایسے کلام درد انگیز فرماتے تھے کہ سینہ والوں
 کے کیلچے پھٹے جاتے تھے جب بہت گھبرائے یہ کلمات زبان پر لائے پڑے

نوحہ ماتم مستزاد

<p>رورو کے یہ فرماتے تھے خود سید لار ای مادر غمخوار تکلیف مری سنگ تھیں تاب نہ آئی کیوں نہ گنوائی افسوس کہ غمخیز کو گئی لاش تمھاری باگیر وزاری خادم کی مصیبت تھیں کچھ بھی خبر نہ کیا حال پھر اب کون مجھے پیار سے فرزند کہے گا اور ناز سے گا مایکا بھلا کون مری فتح کی مسنت خالق سے مسنت میں زندہ رہا اپنے جان اپنی گنوائی کیا دین سہائی دنیا میں یہ سیر نہیں ہوئی زیارت ای مصعب پیچھے سے رہا سیر سے آچکا سایہ باب کا سایہ اشرار کے زغریں مجھے چھوڑ دیا آہ دل تنگ ہو و تیر کاٹا جو بے گنا تھا اب موتی تھیں زخم و درد کوین اس نے جا بجا کہ جو مرج ہو سینہ دشوار چھینا کس نہی عنایت کو اس غم کی حکمت فرماتے تھے حضرت</p>	<p>سہ سے مرے سایہ وٹھا اب آچکا کیا ای مادر غمخوار اب کیے ماتم میں مری زیت ہو دشوار ای مادر غمخوار میں دیکھے پایا بھی نہیں آچکا دیدار ای مادر غمخوار بتائی سے سرتا ہوں سنگ سہرا ای مادر غمخوار مان لکے کچھ کار کیا کہے آپ کا دلہا ای مادر غمخوار اب کون کہیگا مجھے فرزند خوش طار ای مادر غمخوار بن مان کے مرے ہونے شادان کف ای مادر غمخوار اب روز قیامت پگیا آچکا دیدار ای مادر غمخوار اب کوئی بھی یاد نہیں فرماں غفار ای مادر غمخوار آباد کیا آپ فر دوس کا گلزار ای مادر غمخوار اب دیکھے اس غم میں مری شہر خونا ای مادر غمخوار یان کون محبت کر گیا مجھے اب بیا ای مادر غمخوار اک غم کا ہوا تیر کیلچے سے مرے پار ای مادر غمخوار</p>
--	--

اب سالار سامو کو شہر کھڑے کا سفر ہو لشکر محافل زیر وزیر ہر کڑاہ مانک پور کی جنگ
 سخت کا بیان ہو سلطان الشہدا کے شیر ماریکی داستان ہو چھہر ہراج آنا غم

کا بھاگ حبانا

خیرہ قلم میدان رزم کڑاہ مانک پور میں علم ہو مری قلم جب سالار سامو صدہ ملال
 سلطان الشہدا سنکر تھیں آئے سالار مسعود تقبال کر کے دولت ہر میں لائے جشن شانہ
 شہر شہانہ روز تک ترتیب دیا سامان نشاط دیا ارکان دولت ملازمت سے ممتاز ہوئے غلظت
 فاخرہ سے سرفراز ہوئے سرحد کے افسروں نے لشکر کے بہادر دل نے تقدیرت پائی محافل و

خوابی آئی چند روز کے بعد ملک فیروز شہ آئے تین جا سو سو ان کو گنہ دریا سے سرست مع غلو طکر لائے
 دو جا دو گرجا یان کوہ نامک پور کی طرف آئے تھے زین و کام پر سحر لائے تھے قیصر اور ہی حجام
 براجام جسے قتل کا بیڑا اٹھایا تھا ماتحن گیر پر ہلایا تھا سلطان الشہداء نے دو کی جان بخشی فرمائی
 سالار ساہو کے حکم سے حجام کی قضا آئی سر شہداء اُسے پڑے برق شمشیر سے چھچھو لے پڑے
 پھر غلو طے لفظ فھل کیا راز مخفی پدھر میں تل گیا یہ غلو طے رایان کوہ نامک پور نے اس مصداق کے
 لکھے تھے رایان نوجی ہراج کو بھیجے تھے کہ سداون نے تنگ کیا نامک چھین لیا اگر تم اور تم
 طبیبین شایہ فیما بین پہلوان لشکر نے جاسوس کڑے اور نامک پور میں یقین فرمائے وہ یہ خبر لائے
 کہ دونوں مرد دوبرے غافل بنے وقوف میں دقت و پسر کی شادی میں مصروف ہیں جنگ کا خیال نہیں
 فکا مال نہیں سالار ساہو شب کو چ کر کے جب قریب آئے فوج کے دو غول بنائے ایک نے
 کڑے کو کوا پکڑ کر حلقہ کیا دوسرے نے نامک پور کو گھیر لیا فوراً ہر دو مقام پر چارے خوب لڑے دو نو
 گرفتار ہوئے ذلیل و خوار ہوئے پھٹکری ڈال کر کڑے نامک پور سے نکال کر تھرکھ کو چالان کیا کڑے
 نامک پور کو لوٹ کر دیران کیا خزانہ بیشمار پایا ہر لشکری کو ٹھری و غلام باندہ لایا ستان سالار مسعود نے
 قیدیوں کو ہراج بھیج دیا سالار سعید الدین کے سپرد کیا پھر پہلوان لشکر نے ملک عبدالک کو کڑے کا
 حاکم کیا اور ملک قطب حیدر کو نامک پور دیا خود تھرکھ میں آئے سجدہ شکر کا بجالائے اس سر کے میں
 منی الفون کا حوصلہ ٹوٹ گیا جی چھوٹ گیا متفق ہو کر ہراج کا محاصرہ کیا سالار سعید الدین کو گھیر لیا ادھر
 سلطان الشہداء اور سالار ساہو غار کو سوار ہوئے بعد نماز ظہر سلطان الشہداء تینا شیر پرست و دجاہ ہوئے وہ
 پہلے درخت کی چھاڑی میں عریا پھر تھپ کر سائے آیا اسدا مقدم کے پوتے پر وار کیا آپ نے خالی دیا
 پھر فوٹ کر لکارا کلائی پکڑ کر تلوار سے مارا پہلوان لشکر نے یہ حال سن کر شکر کا سجدہ کیا مکان پر اکڑ کر
 اوسی رات کو ہراج سے سالار سعید الدین کی عرضداشت آئی شورش فیم کی خبر پائی سلطان الشہداء
 پہلوان لشکر سے رخصت کے طلبگار ہوئے مقابلے پر تیار ہوئے آپ نے منع کیا سیتے سے
 لگا لیا قلیا نویری جان ہی پر تعین چند روز کا محاصرہ ہوئی وقت حلت قریب آیا ہی تنگی سے
 جی کھرا ہوا اس وقت میں بری صبا کی گوارہ کو دیکر بارہ کو سلطان الشہداء بھی روئے گئے پھر تعین
 تیار ہونے کے کما فی الحال رخصت کیجئے اما رات و شبے جنگ کے شکار میں دل بہلاؤ گا پھر قلیا کو لگا
 اور حال غیب سے آگاہ گئے کہ انہی دیوار ہی شیت پروردگار کی غر مگر یہ دیکر شہزادین شہان
 شکر جری میں ہراج آئے اعدا ناب مقابلہ نہ لائے تو ان کو دم دار ہوئے حضرت مسعود نے شکر

ہوئے جب بالاب
 مدفن کی یہ تسبیح کندہ شہ
 کے کنارے پر یہ مسود
 روز مشرق و مغرب کے
 شام تک پرستش کر
 سے مقام ہوتا تھا سدا

موتو نہ محشر رحلت

خانہ سیاہ لباس خور
 نے ایسا تپا پندہ
 دفن کی بجائے دہی

حضرت ساہو ہراج کی کل
 ہراج میں خاصہ کیا
 وعین الملک ملک شکر
 سلطان الشہداء کی گرت
 صدائے آہ صاف
 تھے کہ خواہ احمد کی شہ
 رحلت پائی والد ماجد
 سندہ مونس کے کاش
 طہاری کے کا دست
 باجان کے کس
 دل نگار کی ملک میں

ایک سروسٹ مع غلو طیار لائے
پھر سحر لائے تھے تیرا وہی حجام
مدانے دو کی جان بخشی فرمائی
برق شمشیر سے کچھو لے پڑے
ہاں ملک پورنے اس مصفون کے
لیا ملک تحیین لیا اگرچہ اور تم
ین تعین فرمائے وہ یہ خبر لائے
ہر طرف ہر جنگ کا خیال نہیں
کے دو غول بنائے ایک نے
ام ہر جا پڑے خوب اس کے دونوں
مال کرتے تھے کو چالان کیا کرے
بذہ لایا بیان سالار مسعود نے
شکر نے ملک عبداللہ کو کڑے کا
لک کا بجلائے اس کے کین
سالار بیعت الدین کو گویا آدم
باشیر پرست دو چار ہوئے وہ
لے پروا کیا آپ نے خالی دیا
لک کا سجدہ کیا مکان پر اگرچہ
غتم کی خبر پائی سلطان اشہد
پسے اس کی سیستے سے
ت رلت قریب آیا غم زندگی سے
را بھی روئے گئے پڑھتے ہیں
مین دلی ملاؤ گا پھر حلال اوگیا
نکھ جود کہ شہر کوین شہیدان
ہوئے حضرت مسعود ہر جا

ہوئے جب تالاب سوچ کٹر پر جاتے تھے یہ فرماتے تھے کہ اس زمین میں بوسے وطن ہر جا رہی
مرفن ہر یہ سوچ کٹر پر استش کا مقام تھا بالارک تصویر کا نام تھا آفتاب کی تصویر پتھر پر بنی تھی سوچ کٹر
کے کنارے پر یہ سوچ کٹر بھی بنی تھی ہر جا کو اس کے نام سے بسایا تھا عبد اللہ بنایا تھا سوچ کٹر کے
روز مشرق و مغرب کے بنوہ سردار جسے صفت زنادار جماعت کثیرہ و عورت جوان و پیر صبح سے
شام تک پرستش کرتے تھے اسی پتھر پر پاک رکڑتے تھے کیشنبہ کو طراز حمام ہوتا تھا حلالی کا کثرت
سے مقام ہوتا تھا سلطان الشہداء حال دیکھ کر فرماتے تھے یا روان کو سنا تے تھے کہ جب ہم بیان
اسلام جاری کریں گے سب اطاعت ہماری کریں گے

نہوۃ محشر حلت پہلو ان لشکر پھر سلطان الشہداء کا خواب میں شہادت کی بشارت
پانا سیر دنیا سے سیر ہو جانا

خانہ سیاہ لباس خونناہ دل بہانا ہر مرقیہ غم و سوز تاہم یوں سناتا ہر کہ پہلو ان لشکر کو مفارقت فرما
نے ایسا تا پتہ ہوئیں شوال کو روتے روتے دوسرے ہوتا یاروں سے وصیت کی تھ کہ میں
دفن کوئی اجابت دہی پتھر ہوئیں شوال ۱۳ لکھ جری کو دوسرے میں رحلت کی موافق نے یہ تاریخ لکھی

قطع تاریخ وفات

حضرت مسعود ہر جا کل	شہدائی فی القدر در را خدا	سال ہجری غنایت و توحید	گفت ساہو طاب او چھا
---------------------	---------------------------	------------------------	---------------------

ہر جا کے مین قاصد آقا عبد اللہ فیروز کی عہد شہادت لایا معظ خان و شرف الملک و نظام الملک و ناظم الملک
و عین الملک و ملک نکیت نے پہلے صلوات چھپایا پھر ہر جا کے حادۃ سلطان اشہد کو سنا یا حضرت
سلطان الشہداء کی گریہ و زاری انگری پتھاری کے گھینے سے قلم کے جب مین شگاف ہر جا کے مین
صدائے آہ صاف ہر ایک شہر عظیم ہوا تھا و احسرتا کا شور مچا تھا حضرت پچھاڑ مین کھاتے تھے یہ ہر جا
تھے کہ خواجہ احمد کی شہادت سے ہم جلا وطن ہوئے گرفتار پنج و من ہوئے کا ہر مین والدہ ماجدہ
رحلت پائی والدہ ماجدہ کو تر کھ کی زمین سپدا آئی کھوہ رتہ اشرار مین دشت پر طار مین چھوڑ گئے خود دیا
منہ موڑ گئے کاش اس وقت غزنین مین اپنے اقربا اس ہوتا تو اپنی بیٹی بیڑ و تاب کوں نصیبت مین
دلدار کی کرے گا دست شفقت سر پر دھرے گا ہر سے پسینہ پر کوں غم کوں گریہا سینے سے لگا لگا
بابا جان کسے کس سے کلام کر دگا تر کھ مین ناکر کے سلام کروں گا بان نہایت مزار ہر مین سے
دل نکلے ہر جا کے مین مدکار کا سارا زنگ کوئی نرنگ ہمارا نہا پھر کتبہ تمام کو پچھاڑ مین کھاتے گئے

رو رو کر یہ فرمائے لگے ماتمب نامہ		
قلعہ جو رہا کا ماتم ہے	کھنڈہ لشکر و تر کا ماتم ہے	مجھے جو جان دل تو شائق تھا
فیج بین ہوا رہا خوش رہا	آج جسے پیر کا ماتم ہے	اوس کی سینہ سپر کا ماتم ہے
کیون نہ سپر پٹو تھیں غصے	میت دروہ کا ماتم ہے	اوس مجاہد شہر کا ماتم ہے
تھا جو سر دار شکر اسلام	اوس فرشتہ سپر کا ماتم ہے	پیر نامور کا ماتم ہے
تھا جان جسکے نور روشن	اوسی لشکر قمر کا ماتم ہے	شہر والا لاکھ کا ماتم ہے
	فاتحہ خیر کا پڑھو بار و	آج اوس شیر کا ماتم ہے
		شہر کے تاجور کا ماتم ہے

وکیل روز تک یہی حال رہا بعد کمال رہا کھانا پینا حرام تھا آخر اکرام تھا لشکر میں خوش رہا تھا کہ اکرام مجاہد تھا
 گیا بیولین دن ارکان دولت نے سمجھا یا رو رو کر سنا کہ خدا کی رضا پر راضی ہو کر ضبط فرمائے انتظام
 ملک میں دل بہلائیے ورنہ یہ کارخانہ درہم بوجہ لگا کچھ بن نہ آئیگا اس عرصے میں در دولت خانہ
 پر مجمع عام ہو اخلاقت کا از در حاکم ہوا حضرت نے ایک مجاہد پر جلوہ فرمایا لوگوں کو منا طلب ہو کر یہ سب
 یار و تختار کے سردار نے دنیا سے انتقال فرمایا علحدہ بن کو سب ابا بھکوا اختیار ہو کر سردار اپنے کام
 کا خزانہ جو جسکو لایق باؤا فرمایا و مجھے موصیف کو ایک گوشہ میں جو عبادت بخود کی ہوس کی عبادت سے
 نیز اہل ہون محبت خدا کا طلبگار ہوں میری اہم دست بستہ قبول کرو مجھے اس بد عظمیٰ تکلیف ندو
 میں کھانا عام ہوں احسان ہوں تو مجھے کھانا ہوں پھر تیری بھی وہی راہ ہو تو دوسرا راگاہ ہو کر
 لا زما رو دے لگے ارکان دولت نثار ہونے لگے سب نے با واز بلند شور مجاہد دست بستہ ہو کر
 سنا کہ تم تاجدار جان نثار میں حضرت ہمیشہ سے ہمارے سوار ہیں ہم اکیسا عادل خدا و ست کمان
 پائیکے جسے سردار بنا دینے کے کہ پہلے سالار سین الدین نے تھرو کھائی پھر باری باری سب کی فوٹ
 آئی اوس وقت عبدالملک فیروز کو حاکم سرکھڑہ کا کہ غفلت سر و پاچ اسپ و شمشیر روئے کیا ایک علی ہا
 لکھنچوچ نام اوسے نامدار اطراف دیار کے نام فرمان سادہ فرما کے غفلت ماتی بھولنے چلکوں لشکر
 کے قرار پڑے اوزان خوان نامور کے محتاجوں کو صدقے دیے خود انتظام بہراج میں دل بہلانے
 لگے تیر دشمن کو جاننے لگے اکثر قزاق تھے بد رو کو ستاتے تھے کہ ہم جسے پند میں آئے تھرو دن
 صد سے اٹھائے اور بہراج میں اگر جنگی و راز جو لایع و ہوم کا کیا نہ ہو کہ غیبت بہل جاتی ہو
 اس زمین سے بوسے اٹھائے آئی جو ماضی میں طرز کلام سے بچان کے خلاصہ طلب جان کے کہ کو
 بہر گاہی سائے ہیں و پرورد و میت فرمائے ہیں اوس وقت قزاقات کو ڈال دیا اور طرز بہ

کلام کیا کیا مگر روز بروز
 تیرق میں نے شادی
 دولت کو خلعت و
 فرمایا عبادت لائی
 میں سالار سا جو کو
 سامان نرم طرب و
 سلطان الشہر کو

فقط تختار سے آئے
 و غلو کر کے بعد قزاق
 میں شہر ہون باب
 پایگا یہ سکو حضرت
 وصالی پر تو رو دگا

اب ہنو و بہر اید
 پر صفت آرائی
 گویند و اسر

دھڑ سے روز و کیم
 کہ آپ نے اس دا
 چلے جاؤ حضرت
 و ساری سائب و
 و ساری بال و ساری
 لاکھ سار شکر بیکار
 قاصد کے کیا یہ کہ

الحاصل ملک نیکدل نے بہا بہرین ہر راجہ سے ملاقات کی بعد ازاں اسے رسم سلام بہ بات کی کہ
 سالار مسعود اس ملک کی سیر و شکار میں چند سے دل بہلائیے پھر چلے جائیے بستر باہم ایک
 قول و قرار ہو جائے طریق صلح استوار ہو جائے باہم اس ملک کو آباد کریں رعایا کو نشان کریں اور ان کی زمین
 نے جواب دیا غزوے یہ کلام کیا کہ جب ملک ہمارے ہتھارے ایک لڑائی منو کی صفائی منو کی
 جب غالب و مغلوب ہو جائیے پھر راہ بہت برائیے کہے کر نے کہا کہ ہتھارے حق میں
 یہاں سے چلا جانا بہتر ہے آگاہ جنگ ہمارا لشکر جو اور ہے کلیان سب میں پوشیا رہتا مال کا
 سے خبردار تھا کہنے لگا صاحب عقل کے ناخن کو سمجھو جواب دو معاذ اللہ کیا سالار مسعود کو صلح کا
 پیام کرتے ہیں تو آپ یہ کلام کرتے ہیں آؤ کو فقط آزمانا ہمارا منظور ہے ہمارے نزدیک اور کی طرف سے
 پیام صلح دور ہے اگر وہ راضی ہو صلح کرے ورنہ شکست کھاؤ گے چچاؤ گے یہاں کا ہر پرخیز سفید یار ہے
 غزین میں خواجہ احمد کو خیال میں نہ لایا سلطان سے آزدہ ہو کر سندھ میں آیا مرگ پور میں شکر کھان کا بیٹا
 ملک کا انتقام ہمیں سے کر لیا اب بھی یہی کلام ہے ہر راجہ سے پیام ہے کہ جسے حوصلہ ہو سائے آئے
 جات دکھائے ہر چند اسے کلیان سے سمجھا جائیے خیال میں نہ آیا ملک نیکدل نے حاضرین علیہ کے
 تیور بیٹھ بے اپنے لشکر میں سوار ہوا ہے سلطان لشکر سب با جہاں کیا پھر بھلے تیرے کلیان
 بعد غروب کے کوچ کا سامان کیا اس عرصے میں مخالف آگے بڑھ آئے تھے دیا سے قتلہ پر
 مورچے لگائے تھے سلطان الشہداء بھی مچھرتے ہی قضاے مہم کی طرح جا پڑے اس انداز سے
 لڑے کہ سالار سیف الدین کو ہر اول لشکر فرمایا اور سرداروں کا چپ و دست آگے پیچھے پر جایا خود بدلتے
 سبکے درمیان ہوئے لشکر کی جان ہوئے وہ اجل رسیدہ ایک بار لشکر اپنے گرسے کہ نہ نہ پھر سے
 سالار سیف الدین نے فوج کو دو پر تک لایا پھر میان جب وہ دایمہ خضر اور امیر نسر اللہ نے سیدھی نظر
 سے اور امیر ترکان و امیر باریہ نے بائیں جانب سے گھمراہ لڑایا سلطان الشہداء بھی سیدھی نظر کی نشانی
 علم کے گھمراہ سے خوب لڑے لاکھوں کھارے ہزاروں سرداروں سے لڑائی فتح کی شکست فاش
 دی ورنہ کساندہ پھر پھر اور ہر کار بہت لیا چند کہ وہ لشکر اسلام نے سمجھا کیا اسباب بہت لوٹ کر پہنچے
 راجہ نامی کو قید کر لائے پھر اپنے قیدیوں کے لائے گروائے اس عرصے میں بہت سرداروں
 نے شہادت پائی آٹھ روز کے بعد سربراہ کو معاویہ زبانی سلطان الشہداء صلح سوچ کر کٹے کے قید
 آگے لگے تھے کھارے ایک تھوڑے کے ساتھ میں سوچ کر کٹے کے قید حاصل ہونے لگے تھے
 فرارے لگے کہ اس درخت سے جھک کر ایک بہت ہی اسی زمین سے اللہ ہی مشترک ہمارا ایمان تھا

یہ خطہ دارالاسلام
 پھر لشکر کے بیل
 زمین صاف تھا
 اس درخت سے
 کیتی کی قطار ہو
 جہاں و پست شتر
 سپر کر کے ہمارا
 پاؤں میان جہاں
 سوچ کر کٹے کے
 باغ کی طیار ہی ہو
 چپوڑے پر جلوہ
 لیک ملک حیدر
 قد سبوی رہے جو
 خلعت و انعام د
 کرو ملک و تھاری
 شکست کھا کر لگا

اب شہر دیوا
 پر پر اجمان گو
 جب فراریوں
 لے لیا اکثر بے
 طیار ہو آگاہ
 بھونے سے آیا اور
 بنوائے زمین پر

یہ خطہ دارالاسلام ہوگا لوگ ہماری زیارت کو آئیں گے چار دین چڑھائیں جو زمین مانینگے قبلہ حاجات مانینگے
پھر لشکر کے بیلداروں کو ملایا یہ فرمایا سو اس درخت کے تمام جنگل درخت جھاڑی جھنڈی کات ڈالو
زمین صاف نکالو اور آجی روشن بنا کے ہر قسم کے درخت لگاؤ باغ بناؤ اور ایک چوتراہ اونچا سا
اس درخت کے نیچے ہماری نشست کے واسطے طیار ہو گردو بیلا چنبلی گلاب کیوڑا سیبوتی
کیتکی کی قطار ہو درمیان میں مختصر سا بنگلہ ہو چار طرف ہر جگہ ہو جب تک میان قدم نہ جائیگے نکلت
جالت دپشت آفتاب کی نہ شاہینکے رواج اسلام ہوگا کچھ انتظام ہوگا پھر میان رجب کو یہ خدمت
سپردہ کر کے ہر رچ میں تشریف لائے اور آدمی جا بجا مقرر فرمائے کہ ہر قسم کے درخت ہندی جان
پاؤ میان رجب کو پونچاؤ میان میان رجب نے چار دین تمام جنگل صاف کر دیا میدان شفاف کر دیا
سوج کٹہر کے گرد سو بیکہ بچہ سے زیادہ زمین کالی باغ کی روش ڈالی ہر طرح کی کلکاری ہونے لگی
باغ کی طیاری ہونے لگی ولایتیوں نے اپنی اپنی صنعت دکھائی دینا میں ہشت بنا کی ایک روز نور پور
چوتراہ پر جوہر گر تھے حاضر افسران لشکر تھے کہ ایک وکیل رہے جو گداس کا کوہ جودہ سے تحائف نذر
لیک ملک حیدر کو جو حاضر آیا تھوڑی دیر کے بعد دوسرا وکیل کو بند داس کا تحائف نذر لایا تھا اسے
قدوس بھی رہے جو گداس و گو بند داس کی میان کی اطاعت اسلام کی عیان کی حضرت نے وکیلوں کو
خلعت و انعام دیا اور وقت رخصت یہ پیام دیا کہ خاطر جمع سے اپنے ملک میں آرام کرو اطاعت اسلام
کر دو ملکہ مختاری ملاقات کا شوق کمال ہے اس انسانیت سے دل بھال ہے اونسکے بعد اطراف کے راجہ
شکست کھا کر ظاہر رجوع لائے لگے نذرین بھیجوانے لگے مگر پوشیدہ نامداران اطراف کو خط بھیجوا
تھے فوج جمع کرتے جاتے تھے

اب شہر دیو اور بہر دیو کا فراریوں سے متفق ہو جانا فوج کثیر لاکھ کر لیا می کھلے
پر پراجمانا کو کھروڑ ہر آلودہ بچھا کر آتش بازی چھوڑا پھر سلطان الشہد کا فتح پانا
جب فراریوں نے کل سرداران ہند کو یہ تحریر کیا کہ اس لشکر کے ملک ہمارے آگے جدا دکانا لے
لے لیا اگر تم ملکہ ہماری مدد کرو بہتر ہو ورنہ سب کا رخانہ آتش ہو گئے منظور کیا یہ جواب دیا کہ تم صلح
طیار ہو آگاہہ بیکار ہو رہے ہو ہماری مدد کو آتے ہیں فوج بشتار لائے ہیں پھر چند روز میں ہے شہر دیو
جوئی سے آیا اور آگے بہر دیو سکونہ سے محبت بشتار لایا اور ہزاروں کو کھروڑ آتش زہر آلودہ
بنوائے زمین پر پھینکا پھر آتش بازی سنگائی فوج بھاڑوں سے بلائی دو جینے میں سب سالان

کے رسم اسلام یہ بات کی کہ
جائینگے بہتر رہا ہم ایک
بین رہا کو شاہ کریں اور ان کی
ڈالائی سنو کی صفائی سنو کی
نے کہا کہ بھارے حق میں
بہن ہوشیار تھا مال کا
رکھا سالار مسعود کو صلح کا
رستے نزدیک اونکی طرف سے
میلہ لگا کر پھر مسعود پر
ایا مگر پھر زمین ترکہ کا
ہو صلح ہوسانے آئے
میلہ نے حاضرین علیہ کے
بایان کیا پھر صلح کی
نے تھے دیا کے کھلے پر
جے جاچے اس انداز سے
آگے پیچھے پراجمانا خود
ہے گرسے کہ زندہ نہ پھر
رامیر نصر اللہ نے سید
شہر دیو کی شہادت
ہے لڑائی فتح کی شکست
اسباب بہت لوٹ کر پانچ
سے کہ بہت سرداروں
مدد جب سچ کر کے
صلح ہونے لگے
پھر شہر دیو کا

دست کیا دریا می گھسار پر سورج لیا اور ایک پاسبان خدمت مبارک میں آیا یہ پاسبان لایا کہ تیرے چہار ملک
چھوڑ جاؤ یا تقابلے پر آؤ حضرت نے جواب دیا ہر چہ ہو کر یہ خطاب کیا کہ خبر دار ہو جا ہا ہوشیار ہو جا ہا تم
آئے ہیں پھر جھگڑاتے ہیں اور ملک حیدر و سالارین الدین و امیر نصر اللہ و امیر غفر و سید ابراہیم
و غیر الملک و غیر الملک و عین الملک و شرف الملک و نظام الملک و قیام الملک و نصر الملک و شجاع
کے لشکر سے صبح کا کوچ قرار پایا اس عرصے میں پڑھ اٹھایا کہ تقدیم نے ویشی لشکر کے پکڑے رہیں
میں جلیٹیل سلطان الشہداء جنس شجاعت سے نیچے سلیمانی ٹپک کر اودھ کھڑے ہوئے آئادہ جنگ چھوڑ
بڑے ہوئے نقارے کوچ کے بجٹے لگے کوس و قرا کہ جسے ایک آہن میں آپو نہیے تیر شمشیر
دھریا میدان خالی کر لیا ناسیون نے جاکر آتشازی کو اک دی غازیون کے گھوڑوں کی باگی لے آتشبار
کے شور سے گھوڑے پڑے کے سوار گر پڑے گو گھوڑے و پڑے بہت غازیون نے شہادت پائی
جنگ عظیم پیش آئی سلطان الشہداء اس حال سے آگاہ ہوئے دوسری طرف سے روبرو ہوئے
فوج عظیم کو بیچ میں گھیر لیا ایک کو بھی زندہ جانے نہ دیا او بیٹل برس کی عمر میں کوسون تک بھگایا اور
کھنڈ پر دیر جایا پھر شہید و ن کو دفن کیا لشکر کا جائزہ لیا ایک حصہ شہید شمار میں لے دوسرے زندہ رہا
فائدہ خیر کا پڑ سکے آگے بڑھتے ہیں مقام فراتے پھر ہرات تشریف لائے شہادت یار ان سہرا سے
مول ہوئے دل بہلا نیکو باغ کی آرایش میں مشغول ہوئے کبھی کبھی اوسی چوڑے پر لب سوچ کھنڈ
جلوس فراتے تھے ہندو و مسیحوں سے تالاب پر آتے تھے بالارک پر ہار پھول بڑھاتے تھے
حضرت بہت بالارک کو دیکھ کر بجاتے تھے میان حجب مزاجان عرض پیرا ہوئے یوں گویا ہوئے
کہ حضرت میان گاہ گاہ نماز ادا فرماتے ہیں اور سب داسی راہ بہت پوچھتے ہیں حکم تو تو اس بہت
کو توڑ ڈالوں بالارک کا رگ وریشہ نکالوں سوچ کھنڈ پڑ جائے زمین مہوار نکل آئے آپ نے قسم
فرمایا یہ راز خدا مختار سے فہم میں نہیں آیا فرشتے ظلمت ہل اس مقام سے دور فرماتے ہیں تو اسلام
کا مثل اب حیات کے چھڑک کر بجاتے ہیں حیدر و زمین یہ ظلمت خود بخود دور ہو جائیگی حکم خدا سے
یہ زمین پر نور ہو جائیگی مشیت انبوی پراپی نظر کر عیب کی سب خبر جو مگر تب ہوی شکر آئی کی شہادت
گجراتی جو پھر ادب احادیث سے ضبط کرتا ہوں نصرت قاری سے ڈرتا ہوں یہ فرما کے
حالت و حد میں آئے میان حجب گھبراہٹ خوف سے تھرا لے دست بستہ ہو کر زبان پر آئے
میرے عقل ظاہری کا قصور کی نصرت بالنی سے بندہ مجبور ہوئے عفو کا امیدوار ہوں بہت غم سار
ہوں اور اکثر داغ خون کا میان حجب کو خواہر زادہ سالار مسعود اور مہندون کا پسر سلطان میر و شہ

جا شامض خلاف صد
ہی اور حضرت سلطان
میں یہ حکم و فرسان
کے حضرت حالت اس
دفعہ و فرست جو دوسرے
شہرہ آفاق تھے اور

اب بڑی قیام
بہراتی سے
جد مبارک و

شب رنگ خاصہ و
روشنائی کی ظلمت
یہ یہ صد کے دل سے
ملک پر چھ لایا حضرت
دیوان عام میں
میں تھلا احسان بہ
میں ستایا ہو یا کہ
یہ اب وصل فرما
لگے کہ ہم حضور
نقل حالت و دامن
گردت و راز ملک
بے انتہائی اور

میں سام لایا کہ تیرے ہمارا ملک
دار ہو جانا ہو شہسوار ہو جانا ہم
را اللہ و امیر غفرہ و سید ابراہیم
م الملک و نصر الملک کے مکان
ویشی لشکر کے کہ کچھ ایسے سہل
سے ہوئے آگاہہ جنگ چھو
آئین میں آپ کو پہنچے تشریف
لے گئے ورنہ کی باگ لے آتشبار
زیوں نے شہادت پائی
طرف سے رو رہا ہوئے
میں کو سون تک بھگایا دیا
غاری کی لئے دوسرے زورہ پانچ
شہادت باران ہر اسی
ی چوتھے پر لب سوج کھڑے
بار پھول پڑ جاتے تھے
ہوئے یوں گویا ہوئے
آپ نے حکم ہو تو اس پر
رنگل آئے آپ نے نصیب
دور فرماتے ہیں دور اسلام
دور ہو جاؤ گی حکم خدا سے
بہی شرک آتی ہے طبیعت
دور تار ہوں یہ فرما کے
بستہ ہو کر زمان پر لائے
دیدار ہوں بہت شہسار
نہوں کا پیر سلطان فرزند

جانبائے محض خلاف صدق سے دور ہو انکا کترین ندگان سلطان الشہداء و نہایت تفریح مہیا صحیح مسطو
ہر او حضرت سلطان الشہداء کا نام اکثر دیار میں بے میان و غازی میان و سالار غازی و فوج دہلی
میں پیر کلید و فرسان میں سالار جرب ہر گز قناریج میں سالار مسعود غازی القہر ہر کماصل لہو و گلی
کے حضرت ملکات اصلی پرانے دوچار راہ عالم شود وحدت و جو دین فرے اور اس کے تحت و تحت
و غیر و فرست جود و سخاوت میں طاق تھے حسن یوسفی خلق محمدی ولایت حیدری کمالات عرفان تین
شہرہ آفاق تھے اللہ تعالیٰ نے بعد حضرت سلطان الشہداء کے ایسا مجموعہ صفات دوسرا

خلق نہیں فرمایا کسی دلی اللہ نے یہ رتبہ نہیں پایا

اب بڑی قیامت ہر سلطان الشہداء کی شہادت ہو پھر سید ابراہیم کا
بہرائی سے مقتل میں آنا خواب میں شہادت شہادت چاہا ب ارشاد سلطان الشہداء
جسد مبارک و سکندر دیوانہ و اسپ مادیہ و فادار کو و فن فرمانا پھر شہر دیو کو

مار کر شہید ہو جانا

شب رنگ خاصہ و اسطفاں سطر پر غم کے سکندر کی کھائی تھی صفحہ کا غریبیتاب ہو کر لوٹا جاتا ہر
روشنائی کی ظلمت میں منہ چھپاتا ہر شگنی سے اشک خونی کی کیفیت دکھاتا ہر غازیوں کو رولا
ہر یہ صدقے دلور سناتا ہر لکھ رو کوئی نہ کارہ جمعیت اعدای نہایت خوردہ کا قریب ہر ایک
تک پہنچ لایا حضرت نے تمام ارکان دولت پیادہ سے سوار تک متصدی سے خدمت گزار تک سب کو
دیوان عام میں بلا کر فرمایا باروتے کی چمک وطن سے ہمارا ساتھ دیا حق رفاقت برادری ادا کیا
میں محض اہلسان مند ہوں دل سے خورشید ہوں اب موت کا سامنا ہو وقت آنزیر التجا ہر کہ جسکو
میںے ستایا ہو یا کسی نے مجھے آزار پایا ہو معاف کرے دل کو صفا کرے فراق صورتی نزدیک
ہر اب وصل و جدہ لا شریک ہر یہ سکر سب آب دیدہ ہو کر رونے لگے گرو پھر کہ یہ کھنڈار ہو چمکے
لے کہ ہم حضور کے فرمان بردار ہیں شہادت کے طلبگار ہیں خدا حضور کا سایہ ہمارے سر پر قائم رہے
خلع عافیت دائم رکھے ہر اگر حضور پر نشان ہو جائیں دلی مراد ہیں حضرت نے فرمایا ہر حال میں
مگر مدت و راز تک ہم محنت پیش آئی خدا کے فضل سے فتح پائی اس تمام ہنود نے جہاد کیا ہر لشکر انکا
بے اشتہار اور ہمارا لشکر قلیل ہر اسکی کیا سبیل ہر ہم کو آباد و آباد کا طریقہ پھر ہر ایک کے لئے شہادت

مملوک اگر ہماری خوشی منظور ہو تو سن لو کہ صاحبِ اہل و عیال وطن کو جائیں اپنی جائیں نہ گنوا میں جس قدر مال و زر و کار ہو تو سنانے سے لو ورنہ تنہا ہی جان جائیگی ہم پر نہ نامی آئیگی کو خدا حافظ گھر جائیگا سامان کرو ہم پر احسان کرو اور جو ہماری طرح بے گھر بار ہو شہادت کا طلبکار ہو غارتہ پوش ہو محبتِ الہی کا جوش ہو اسے اختیار بھی چاہے گھر ہو گئے چاہے ہمارے ساتھ مر جائے یہ فرما کر ناز و زاریوں سے لگے دست سے ملکر رخصت ہونے لگے اوس وقت سلطان الشہداء کی گریہ و زاری لشکر کی بیکاری ہر ایک سے لیت لپٹ کر روزانہ ارکانِ دولت کا گرد پھر کشتار ہونا فوج کے کدھم مچانے سے بیتاب ہو کر بلبلانے سے شہر پاشا تھا عجب تلامذہ مجاہد تاجب کفر الوداع فرماتے تھے طبقاتِ ارض و سما سٹھارتے تھے اہل لشکر تھکے دن سمراتے لکھتے تھے بی بی بچارتے تھے ہم ہزار جان سے قدم مبارک پر نثار میں شہادت کے طلبگار ہیں سبحان اللہ ہم گھر جائیں حضرت یرسان شہادت پائیں ہمارے دوش پر سرگرانِ قرباب یسین قبرِ نوح یسین مکانِ نوح حضرت پر خدا ہونے کی آرزو بھی مر جانے میں آرزو بھی حیاتِ ابدی کیسی کا نام نوح دنیا ایک نجس مقام ہے آلائشِ دنیوی سے رنج کو پاک کر نیکے جسم خاکی کو تہ خاک کر نیکے حضرت نے فرمایا بھائی خیر تو کیوں مفت جان دوو گے گنبد و یرسان کرو گے خوشی سے گھر جاؤ اہل و عیال کو دیکھو یہ سکر ہے کہ ہم ایسا کر نیکے حضرت کے ساتھ مر نیکے حضرت نے فرمایا جو یہی رضا بھی دیر کیا ہے ہم آتھہ اوٹھا کر فاتحہ پڑھا دو حق شہادت دل میں بڑھا تمام نقد و جنس فوج میں تقسیم کیا تو اس وقت کروٹ لگا حکم دیا فرمایا ایسا نہ کچھ باقی بچا ہے باز پرس کی نوبت آگے کو کچھ حضرت غیبی کے دین میں سزا و عذاب کی سزا جانیے کیا حال ہو فلکِ حرام سے لگے بڑھا حال ہوا پھر چند ہزار سیکہ و سوار بطور جوگی کے مقابلہ غنیم کو دو کوس آگے بہارِ حج سے مقرر فرمائے خود خلوت سر امین تشریف لائے اوس وقت سے کھانا پینا قطعاً چھوڑ دیا عطر و پان کا بہت استعمال کیا آخر وقت ذوقِ شہادت و یسین زیادہ پاتے تھے اکثر فرماتے تھے بیت و عہدہ وصل چون شوقِ نیک ہو آتشِ شوق تیز تر گردد و تیر ہو میں رجبِ شہداء میری ہفتہ کے روز صبح کا زب کے اندھیرے میں وہ تیرہ دل سلطان الشہداء کی چوکی پر ٹوٹ پڑے یان نامدار مسلح طیار تھے خوب لڑے اور سلطان الشہداء نے خبر پائی تو ان کو چمکے کے نقارے پر چوب لگائی اسلحہ ہمارا کو طلب کیا اسلحہ صلیب الدین کو حکم دیا کہ تم جوگی کی مدد کرو اس بلا کو رد کرو پھر کرب نے غسل فرمایا لباسِ شاہانہ زیب جس کے عطر لگا یا شمشیر و خنجر حیدری زیب کر تاج شہادہ سر پہ بجا کے چاند آئینہ آئینہ دل صاف متا دنیائی کی گدہوت سے شفاق تھا خود دوزخ سے کھارہ کیا لکھنا لکھنا گوارہ کیا آواز مادیہ ملکِ شہر عراق تھی ہم طلبِ براق تھی اوسکو تمام زیور سے سجایا عرض بنایا مجھ کی تمنا دار کے

شہادت کی دعا کر
کچھ کیا اوسے نمونہ
بھاری جاتے کے
کافی کی طرح بھڑ
نامدار یان خنجر
تھے خون کا سب
خون آشام جس
سر پر پڑی جو
آئی ادھر سے
تلاواروں کے
ہاتھوں طبق
خود و کبوتر
پونجی جو خود پر
آئی زمین پر تو
جو شمشیر آید
گھٹا تھا
تھے ران کا
جونا تو میں
آواز کے
تھے شہداء
سپاہ دون
کمان اور
حریفان

ست آسمی کا طور تھا چہرہ دل پر
تھے خون کا فوارہ لنگہ لنگہ
سے بدو اچھا کا ساتھ تھا جسم خدا
میں کی خوشبو سے پانی
سل ہو گیا غرض کہ اکٹھے بہر برابر
ریون کی گرم باندی تھی حدود
تھا صبح غنیم کی اور مدد آئی
بچ سے دو پہر تک لشکر اسلام
ن شمار ہوئے حضرت جب
ما نصیب جنت کی سیر ہوئی
دستہ فراق احباب سے گھسٹنے
تو تھا چھوٹے دو گھڑی کا وقفہ
در شہید و کو سوچ گئے دین والے
کنوون میں ڈالے جائیں
ن اور کنوون اور سوچ گئے
ایک کو یاد کر کے یوں تسکین

بے لشکر اسلام کے ہر اول تھے
بدان مظفر سے شہید ہو
ع دستہ دوران قتالی ہزارم
دل شیر دلادیر سے شہید ہو
نیں کس طرح انتظام شکر کا
ق و بھائی راہ سے شہید ہو
زمرگاہ میں بڑے بڑے کے نام کرتے
کے بعد نماظر و فتنہ شہید ہوا

نماز جنازہ پڑھ کے دسے مسقرت زبان پر لائے وہاں سے سورۃ فتح پڑھ کر سوار ہوئے سورۃ فتح پڑھ کر
ہوئے سکندر دیوانہ فہم و فراست میں غزوانہ سر حلقہ عاشقان محبوب اللہ تھا صاحب خاص تھیں
باگاہ تھا حضرت ابراہیم بن ادہم کے سلسلہ میں مرید تھا براسید تھا ہمیشہ ادھم ہونے کے طریق پر ہوتا
برہنہ پتھری لیے جلو میں بیا وہ پار تھا اور گے سنگل ایک رفیق قدیم کا کتا بھی ساتھ لگا رہتا تھا
یہ دونوں پیش و پس ہمراہ ہوئے جلوسہ شاہ ہوئے غازیوں نے تلوار بن سبیل سے نکال لیں چھین
سنبھال لیں آپس میں کہتے تھے آج وہ تلوار کرے گی غنیم کو دم میں فی الناکرے سنگے میدان سے
زندہ نہ پھرے گی شہادت کی چاہ میں جان دینگے رستم کی گو تھریگی زمین چکا ایک غلہ بھر کر خیم میں اور
جنت کی چڑھو ان محالوں کے ہر کاروں نے اپنے غول کی راہ کی جھینوں کو بھری ہو تیار ہو رہا تھا
پیکار ہو رہی تھی خدا کے یادگار نے خود دولت قہد جہاد فرمایا ہر شیر تیریاں بھرا ہوا میدان میں آیا ہر
آج خضر یا ہوگا متحرک ہوا ہوگا جب تلوار بن کھینچ کر دوچار ہو گئے تاربی شعلہ شمشیر سے جل کر فی الناس ہو گئے
تلوار آسانی کی آج نہ اٹھائے گئے فوراً اجل جاسینگے فتح و نصرت ساتھ ہو تلوار کے قہقہے پر اٹھ کر
حیات تلوار کی آفتاب کو شرماتی ہو ملک چھلکی جاتی ہو ایک ایک تیرا ویر بھاری ہوگا زندگی سے جی
عاری ہوگا بیت ہوگا وہ تلامح کہ دل کو ہلکا کر دینگے شمشیر و کئی دھاروں میں تھیں گھاٹ ملیگا
یہ گنگو ہو رہی تھی کہ دور سے گرد اٹھی سلطان دیشان نمود ہوئے آسمی ان میں موجود ہوئے
بیت تھا شور کہ دیکھو وہ دلیران ہی پونچھا لو سائے بھرا ہوا شیران ہی پونچھا آستے ہی
فتح عٹ پٹ ہو گئی باجم لٹ ہو گئی تلوار چلنے لگی زمین دھننے لگی جڑیں شمشیر سلطان الشہد حسین
سوار کے سر پر پڑتی تھی دوبارہ کر کے تنگ سے چپٹ گزر کے زمین میں گوتی تھی روج سوئے بنیم کے
راہ بناتی تھی قہر ستر میں منہ چھپاتی تھی جانوں پر وبال تھا بھاگنا محال تھا آتش شرف نے موت کا بازار
گرم کر دیا غنیم کا لوہا آب شمشیر سے بھجا کر زم کر دیا ہر یون کا چونا بنایا خاک میں ملایا غازیوں کی تلوار بن
بے خلاف ہو میں دم میں مصیبت صاف ہو میں قہر نگہر بلند ہوا قہر تو بہ مند ہوا دم میں میدم کر کے
مری پھین کو لوک دم بھگا دیا میدان مار لیا اور غازیان جوار سے بھی پائے شہادت کا پایا ہاروں کو
گلے لگا دیا جس غازی کی روح نے اولاد کو دیکھا سائے حور بائی ہاتھ میں شمشیر اب لمبویں نے لڑائی
سلطان الشہد کی حد حیر گاہ جاتی تھی سوائے لاش شہد اس کے کوئی غنیمت نہ آتی تھی اللہ کے ضبط
اسیر بھی دوق مشابہ لہی میں دل بجال تھا جہر ہر ایک شوق شہادت سے الال عقابہ استقلال اور
شہد کمال سوائے خاصان خدا کے کسی نصیب ہی کو ہی تھل ہو خدا کا حبیب ہی قہد مختصر کا شہر ہو

ایک عالم میں غریب کلم	آج صاحب قرآن کا نام	چرخ پر چو سبیاہ پوش رحل	نہ کے مہمان کا نام
خاکساران ہندوستان	قطب ہندوستان کا نام	روئے بہن نکات حرد ملک	شاہ حبت مکان کا نام
کیون نہو آج چرخ شہنشاہی	آفتاب جہان کا نام	تھا جواہر لاو حیدر کار	اوسی شیر زبان کا نام
جہد سب کے در کا پیر شہد	اوس ملک ستار کا نام	ملک الموت بھی کہتے ہیں	شاہ عرش شہان کا نام
حور و غلمان میں ان کو سر	خلع کے کاروان کا نام	خاصہ بارگاہ رب جلیل	معدو امتحان کا نام
	روئے بہن چرخ شہنشاہی	میرے ابرو کمان کا نام	

اسی عالم میں روئے بہن چرخ شہنشاہی ہوئے گئے آخر شب نام کو سوئے خواب میں ایک میکرا لہن نظر آیا لگسا
بشت سے اکرستہ پا یاد تیان میں سلطان اشہد لہاس سرخ تخت مص پر زب انہن تھے گرد محمد
لشکر حلاوت سے ہشت در حلقہ زن تھے ملائکہ قیر شاہی پھراتے تھے غلمان چند لہاتے تھے سید صاحب
سرخند اور جانے کاروادہ دین لگتے تھے راہ نہاتے تھے سلطان اشہد اپنے دیکھا فرمایا اسی مختار وقت
نہیں آیا صبح دنیا میں چند کام بناو گئے شام تک سرخو ہو کر ہمارے پاس آو گئے یہ وہ کراپ مادہ تنگی
سوار ہو کر کب طرف کو رہاں ہوئے سید صاحب قہقہہ دو ان ہوئے تو حق کیا جو حکم پاؤں بجا لاؤں
فرمایا جو فطاری ہمارا باغ میں موئے کے پیچھے بے گور و کفن کی کوٹھ و سلاخ زیب تن کر آؤ گئے فرمایا
کی بھی باقی لاش کی سب مادہ بھی ایک طرف پاش پاش کر آؤ شہد ابھی جہان میں ملک ملک جہان میں
تم سب کو دفن کرو شہر دیو سے ہمارا القیاس لو اچھین مختار بھی کام تمام ہو گا شہد دون میں نام ہو گا یہ
خواب دیکھو سید صاحب میدان ہوئے جوش محبت سے شہادت کے طلب کار کو تڑکی سے لکھ کر افرار
غسل کر کے مائید گراں بانیہ کو نظر لگایا پھر سید روئے کو چہرہ لیا حق کو چپ رہت کیا باغ میں آکر چند سید
کو مع کوٹ و سلاخ موئے کے پیچھے عین شہادت گاہ پر جب وہینت دین کیا لنگر و دیوار کو بھی بار
فرمایا کہ سید پھر گھڑی و فانی ہر ایک شہد کی حاکم قیر شاہی سرخ کشہ رکھ کر آؤ رہنمایا شہد کو چھایا آؤ
روئے شہادت گاہ پر پہنچ کر سید کی دور ہوئی وہ میں برکت اسلام پہنچ کر ہر ہر کی مات نزارت گاہ میں
ہر شہد آسمان پر سلطان الشہدائے حالت مدبرین میان رجب سے جو فرمایا مختار حاکم سبیاہ تھا
وہ اب نظر آتا ملک نے برکت شہادت سے سوچ کر کہ کوئی اسلام شہد نہ رہتا تھا سید صاحب نے
اپنی قریبی حاصل فرمکر روئے شہادت کے جانی پھر ہم میں اس کام سے فرغت پائی سیدان میں آئے
مناجات کبر لے کر پھر لنگر اسلام لے جاؤ کرا باغ میں گیا و کیا آئے شہر دیو نے میں لہا سید صاحب
سے مقابل کیا اتنی چوئے لگی مسکائی ہوئے لگی سید صاحب جوش مدبری سے کہہ رہا تھا کہ اسنے لکے

شہر دیو کو لنگر کر بابت
ہوا پھر سید صاحب
فرغت کی سیدان میں
کے زخمی زندہ بچا رہا
لنگر اترتے ہوئے
ایک نہ ایک شہد لکے
محاربات سلطان ال
شمار میں آئے ایک
آکر مجبور کرا لے سک
شہادت کے بھی دی
سوا آؤ گئے دوسرے
انتقال کیا ہوئے

حضرت خواجہ
و مرشد پتھور
قطب الدین
صاحب باغ مرشد
لڑا سان میں نشوون
نے وفات پائی تھ
تھے درختوں کو یاد
درخت میں شکار تھ
حضرت کے میں سب
مسکین کو کھانا دیا

نہ کے یہاں کا نام
شاہ جنت مکان کا نام
اوسی شیرزیان کا نام
شاہ عرش تشیان کا نام
مردو استخان کا نام

مین ایک ٹیکر ملندہ نظر آیا گھبرا
 مع پرزب انجن تھے گرد شد
 تا چہرہ لاتے تھے سید صبا
 دیکھا تو ایسا تھی تھار وقت
 کے یہ فکر سپا دیہ تنگ
 کیا جو حکم پاؤں بجلاؤں
 و سلاخ زیب تن پر اور گونا
 بیان مین ملکات کنیا مین
 شہدین مین نام ہوگا
 بکار ہوئی شے لکھو اور
 جنت کی بلعین اگر چہ ملک
 کیا سکندر و نادر کو بھی ملے
 تو وہ بنایا شد کو چھپایا اور
 کی استیارت کاہ بیان
 و لا عطا کی سنا یا تھا
 بیا چہرہ صاحب نے
 بی میدان مین آئے
 نے میدان لیا سید صاحب
 سے گدڑا چکر سنے لکے

شہر دہلی کو لکھ کر زبان پر آجوان اگر مردی مقاسے پر آتا ہر گھما وہ بھی طیش مین کر دو جا رہا فرائی المار
 ہوا پھر سید صاحب نے بھی شہادت پائی یارون سنے اسی قریب لاش پونچائی جب تھجیر و تکفین سے
 فراغت کی میدان مین پوش کر کے سب نے خدیرین کی راہ فی فقط جہدہ سنگار اور دو غلام سلطان الشہد
 کے زخمی زندہ بچا ہر ارج آئے مدت اعر خدمت جارب کشی کی بجلائے اور جس جس ملک مین حضرت کے
 حکم کو آئے تھے بڑے بڑے سردار تھے قہار آپ کے سب نے شہادت پائی اسلام کی بیخ جامی ہر شہر و دیار مین
 ایک نہ ایک شہید لشکر سالار سو و چہر او سکی موجود کوئی مقام خالی نہیں ہو کر شہدیر لکین ہو ان صاحب
 محاربات سلطان الشہد مین پاچہ گدڑ باؤں لاکھ پیچھے راسات سوساؤں سے فتح مخالف کے مقتول
 شمار مین آئے ایک عرصے کے بعد سید حاجی احمد و سید حاجی محمد سالار صاحب کے ملازم تھے کہ سے ہر ارج
 اگر مجا و کما کے سلطان الشہد اپنی زندگی مین انکو بت مانتے تھے عزیزوں کے برابر جانتے تھے بعد
 شہادت کے بھی وہی مہربانی فرما تے رہے نذرین دلواتے رہے ایک اور شخص کی اولاد و مہار و زوار
 سواؤں کے دوسرے کو زور و بنا بکار ہی القصہ بعد شہادت سلطان الشہد کے مطلق خان نے بھی
 انتقال کیا شہو نے اوکی اولاد کو اجیر سے نکال دیا دوسرے سے زیادہ پھر ستم پرستی کی جاری رہی

شہر دہلی مملکت اری رہی

حضرت خواجہ حسین الدین شہیدی کا عہد تھجور مین اجیر آنا جوگی جیپال وزیر
 و مرشد تھجور کا ایمان لانا پھر شہاب الدین غوری کا آنا تھجور پر فتح پانا
 قطب الدین ایبک کو دہلی کا حاکم بنانا خود غورین کو سپے جلے بنا

صاحب تاریخ فرشتہ کا خلاصہ بیان ہے کہ مولد حضرت خواجہ حسین الدین شہیدی کا بلدہ سبستان ہے حضرت نے
 خواہان مین نشو و نما پایا پندرہویں سال ملک نے قیم بنایا جب حضرت کے پردہ گدڑ خواجہ شہادت الدین
 نے وفات پائی حضرت کو میراث مین ایک باغ اور کچھ املاک ہستہ آئی ایک روز حضرت نے باغ مین دل بکلا
 تھے درختوں کو بائی پونچا تھے کہ ابراہیم محبوب قندوزی باغ مین آئے حضرت انھیں سایہ
 درخت مین بٹکا کر غشتہ انکو رو رو کر آداب بجالائے محبوب صاحب نے کچھ بیاض لٹل سے نکالا جبار
 حضرت کے جن مبارک مین ڈالا فوراً نورانی نے آئندہ دل کو سدا کیا حضرت نے باغ و املاک بیکر کے
 ساکین کو کھلا دیا ایک عرصے تک سرفراز و مہار مین حفظ قرآن و علوم ظاہری تحصیل کیا پھر عراق کا رخ کیا

مقتدہ بارون نواحی نیشاپور میں حضرت عثمان بارونی سے بیعت کی گئی تھی سال میں ریاضت شائع کر کے لغت
 فی حضرت حاجی شریف زیدی کا تاج میں دریا کے کالی نے پر غزالی بڑے صاحب تاج ہیں حضرت عثمان بارونی
 کے پیر ہیں اور حضرت حاجی شریف زیدی کو خواجہ بہار الدین شہیدی و خواجہ ناصر الدین شہیدی و خواجہ یوسف شہیدی
 و خواجہ ناصر الدین ابو محمد شہیدی و خواجہ ناصر الدین شہیدی و خواجہ اسحاق شہیدی و خواجہ ممتاز دینوری و خواجہ خیر
 لہرہ و خواجہ حدیفہ مرغشی و حضرت سلطان ابراہیم بن ابراہیم و خواجہ فیصلہ عراض و خواجہ حبیب عجی و خواجہ
 حسن ابصری و حضرت مرقد علی اکرم اللہ و پیر جناب سالار تاج مسعود علی الدین علیہ وآلہ وسلم سلمہ بیعت تریہ و ذکر
 ہر ولی اللہ پیر رسول بنشاری حضرت معین الدین شہیدی و اول میں قائم الدلیل و صائم الذراہہ کہبت ریاضت
 کی عمر تک نماز فجر شامی و صومے پڑھی اتنی عبادت کی تھیں کہ میں ایک بار یہ انتقال نان خشک
 پانی میں بھگا تے تھے روزہ افطار فرماتے تھے دنیا کی لغت سے دل اوٹھایا ایک پوشش و قافی کو
 شہر عورت بنایا اسے جہان تک چاک پاتے پارہ کنڈ پاک کا پیوند لگاتے جب مرشد سے فرقہ خلافت کا
 پیا فساد کا قصد کیا اتنا سے راہ وضع سنجا میں حضرت نجم الدین کبریٰ کی ملاقات کو آئے مگر حضرت نجم الدین
 کبریٰ قصبہ جبل میں جو بغداد سے سات کوس تحت کوہ جوہی واقع ہوا تشریف لے گئے تھے حضرت جوہی
 بے ملاقات بغداد تشریف لائے شیخ ابو الدین کرانی کو فرقہ خلافت کا دیا اور شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین
 عمر شہرودی نے بھی حضرت سے کتب فیوض حاصل کیا پھر جوہان میں شیخ یوسف بہانی سے ملاقات
 کی اور تہذیب میں شیخ ابو سعید شہیدی لہلال تبریزی کے مرشد سے بیعت رہی اور ہمدان میں
 شیخ محمد مصطفیٰ سے ملاقات کی وہ ہیں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے مرید ہو کر حاصل کر لیا
 کی اور ہجرت وفات حضرت سے دی پوشش و قافی و دی میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کو عنایت کی
 دی کی ولایت دی وہ پوشش حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر شیخ نظام الدین اولیا شیخ نصیر الدین راجی دی
 فرید الدین شہر کا پائے فیضی و محاسن آئے پھر دو سال ہرقان میں قیام فرمایا اور ان کے شیخ
 ناصر الدین استراکادی سے عہدہ تک فہم حاصل کیا پھر حرات ہو کر شہر شہر وار کا راستہ لیا حکم ہو کر
 بادشاہ محمد شمس و خورشید و نور کی عبادت تھی نہایت متذلل اصحاب کے نام سے عداوت تھی اور شیخ
 باغ میں اب جوہر اہل جوہر کا شہر اور کے رہن تلاوت قرآن میں مشغول رہا و پوشش ہماری سے
 خوف سے مجبورہ فرود رفت و شہر جایا ان سے میں و انوں نے حضرت کے پیلو میں لب جوہر فرسٹ بھایا
 جیسے بادشاہ شہزادہ میں اگر حدنگار دینے چھایا حضرت نے نگاہ کم سے مراد بھایا اسے مرید پوشش کیا کر
 سر چھکا یا نہ کار بھائی جیسے حضرت کی اجازت سے پوشش ہماری نے ہم اندر کر خوش کی پانی کا چھینا یا

اوستے پوشش میں
 کو دیکر جوہر کو بھی ملا
 پر لاکر خلافت عنایت
 وہاں حکیم مولانا
 جاتے تھے براۓ حق
 کتاب بھگائے حکیم
 علوم فلسفہ فراموش
 کتابوں کے پر
 خلافت دی وہاں
 کو آئے پھر لاہور اور
 التمش بادشاہ اپنے
 دی جاکر ابراہیم بن
 میں حضرت امام جعفر
 جمیل کو حضرت کے عہد
 حضرت نے فرود
 نے بہت رستی کو کر
 بجا کر اکبر سے مدرسہ
 و ان میں عمر الشہیدی
 اب کو صرف ولایت
 جیسے حضرت کو ستارہ
 دوسری بار سلطان
 قلعے میں لائے ملا
 لے کر بت و خواجہ
 بھایا پھر پیر حسین
 پوشش سیر و ملاقات

المن ریاضت شافہ کر کے نہت
 سب تاثیر میں حضرت عثمان ہارونی
 لدین شیشی و خواجہ یوسف شیشی
 و خواجہ ممتاز دینوری و خواجہ جیر
 یاض و خواجہ حبیب جمعی و خواجہ
 علیہ و آلہ و سلم تک سلسلہ بیعت تشریف
 و صائم النہار رہ کر بہت ریاضت
 کیا کیا ریاضت شغال نان خشک
 عطا کیا ایک پوشش و قافی کو
 تے جب مرشد سے فرقہ خلافت کا
 ملاقات کو آئے مگر حضرت جو اہل
 رفیع لے گئے تھے حضرت جو اپنے
 شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین
 شیخ یوسف ہمدانی سے ملاقات
 محبت رہی اور ہمدان میں
 بکالی نے مرید ہو کر حاصل کرنا
 الدین ختیار کالی کو عنایت کی
 بن اولیا شیخ نصیر الدین شیخ
 نیام فرما کر اعزاز میں اگر شیخ
 شہر شہر وار کا رستہ لیا حاکم ہوا
 لے نام سے عداوت تھی اور شیخ
 عسکریا و پوشش ہجری تھے
 بلو میں لب جوں غرض کیا یا
 لایا او سے سرور غرض کیا کر
 قدر کر غرض کیا فی کا چھیننا

اوستے ہوش میں اگر قدم مبارک پر سے چلکا کر تو نہ لغو نکالیا چھو وہن مال دریاست رعایا ہی محتاج و حقدار
 کو دیکر جو کو بھی طلاق دی ہجری حضرت کی اختیار کی حضرت نے مرید کے راہ سلوک ثانی حکم شادمان
 پر اگر خلافت عنایت فرمائی چھری میں قشرین لائے میدان میں تیر سے کلنگ کا شکار کر کے کتاب لگا
 وہاں حکیم مولانا نصیر الدین فلسفی وہاں نے مدرسہ بنایا تھا تعلیم کا نقشہ چھایا تھا علم تقوت کو نہ بیان
 جاتے تھے انھیں ان جانتے تھے اتفاقاً حکیم صاحب بھی اسی وقت ملاقات کو آئے حضرت نے
 کتاب کھلائے حکیم صاحب کے ہاتھ یاقوت پھول گئے حکمت معمول کے غش آیا ہوش ہوئے
 علوم فلسفہ فاضل ہوئے حضرت نے پس خود وہ اپنا کھلایا حکیم صاحب کو ہوش آیا حکیم صاحب نے
 کتابوں کے پرے اور اگر حروف غلط کا نقشہ باقی سے شاکر رعیت کی حضرت تعلیم کامل کر کے بیچ کی
 خلافت دی وہاں سے غزنین میں شمس العارفین حضرت عبدالواحد مرشد شیخ نظام الدین ابوالموہبی ملاقات
 کو آئے پھر لاہور اور دہلی ہو کر دسویں محرم ۷۷۰ ہجری میں امیر تشریف لائے جب سلطان شمس الدین
 التمش بادشاہ اپنے پر بھائی کے عہد سلطنت میں خواجہ قطب الدین بختیار کالی کی ملاقات کو دوسری بار
 دہلی جا کر امیر میں آئے سید قہر الدین شمس کی جنگ سوار سید حسین شہر سیار کا حرم کے چچا نے خوب
 میں حضرت امام جعفر صادق سے حکم حضرت رسالت پناہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا اپنی و تحریک
 جمیل کو حضرت کے عقید میں لایا خدا نے اوس عقیقہ سے حضرت کو اولاد دی سات سال بچے کے بعد
 حضرت نے فردوس بریں کی راہ لی اور صاحب مروت مسعودی نے پوچھ فرمایا کہ جب سید میں پچھو را
 نے بت پرستی کو بکثرت رواج دے کر مسلمانوں کو ستایا حضرت قطب الشیخ خواجہ سعد الدین شیشی
 بجا خدا اکبر سے دینیہ آئے وہاں سے حکم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہند کی ولایت باکر
 دسویں محرم ۷۷۰ ہجری میں اجیت لایے ہوئے صیال پھر اکابر پھر اول درجہ کا وزیر ملک
 آؤں کو صرف ولایت سے مسلمان کر کے مرید بنا کر پھر اپنے مرشد کا کنہا بھی خیال میں نہ ملا تھا
 عہد حضرت کو ستائے حضرت نے ملک چھوڑا ہے وہی سلطنت چھوڑ کر وہی اسی زمانے میں
 دوسری بار سلطان سز الدین سام قطب شہاب الدین غوری غزنی سے دہلی آئے پھر کو مار مار کر
 قلعے میں لائے ملک قطب الدین ایک اپنے غلام کو دہلی کا حاکم کیا خود غزنی کا ستار قطب الدین
 لے کر بت و عبادہ صاحب سے تمام ملک سند کو سر کیا تھا لغو تو یہ دیکر یہ اسلام نے رواج لیا سلطان کو
 ہمدان پھر سید حسین شمس کی جنگ سوار کو امیر کی حکومت تھی خود دہلی میں سلطنت کی عہد صاحب شہر
 خوش سیر اسطلاحات صوفیہ سے بہرہ ور سلطان لغوی سے اگر سہ سے اولیا آئے کہ محبت یا دوستی

X

حضرت کی صحبت سے فیض روحانی حاصل کر کے بیدنیوں کو اسلام کی طرف مائل کر کے اکثر ہنود کو حضرت کی خدمت میں حاضر لائے تھے راہ اسلام پر لگاتے تھے آخر سید صاحب نے اجیتین شہادت پائی حیات ابدی پاتھ آئی قلعہ قدیم اجیمین فرار پر مشہور ہر شہر و دیار پر اوس زمانے سے اب تک کسی غیر اہل کتاب نے ہند کی سلطنت پر دخل نہیں پایا اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے یہ فرمایا کہ خدا کا اولیاء سے بچاے انسان اگلی دعوت مقدم جان کر حق خدمت بجالائے حضرت خواجہ معین الدین شہی نے میرے رو بہ توجہ رکھے حق میں دعا کی سلطنت دہلی کی حضرت روتے جاتے تھے جذبے میں فرماتے تھے یا رب کوئی ہندی غیر اہل کتاب ہند میں بادشاہ نہ ہو اسلام کا پیر اتنا ہر نوجوان بچہ اکثر کرامات حضرت خواجہ معین الدین شہی کے گناہ پرین خواص و عوام باہرین اور حضرت خواجہ معین الدین شہی اور سلطان الشہدا کا ایک زمانہ جو عوام کے زبان زد ہے غلط از حد ہے سلطان الشہدا نے شہسہ جہری زمانہ حضرت خواجہ ابو محمد بن احمد شہی میں ظہور فرمایا اور شہسہ جہری میں رتبہ شہادت کا پایا اور حضرت خواجہ معین الدین شہی کی دو سال کے بعد فوت آئی چھٹی جب شہسہ جہری میں جمعہ کے روز شہسہ کے برس کی عمر میں دھپالی ہوئے اور سلطان الشہدا

صداۃ قلعہ تاریخی

جب معین الدین شہی قطب بن	وہ دہلی سے گئے خلدیرین	یہ عنایت نے لکھا سال ۶۰۴
بادی قبول رب العالمین		

کرامات سلطان الشہدا کا بیان ہر اسیر کی اولاد ہونی کی داستان ہر اسیر سید رکن الدین و سید جمال الدین کا ولایت سے آنائی بی نہر کا مراتب سلطان الشہدا لکھ عاقل ہو جانا چہر ضیا شہسہ جہری کا روضہ مبارک بنا کر خود جبار و بکشی کر کے وہیں رحلت فرمایا نامہ حبیبہ میں میلے کا رواج پانا

یہ سلطان الشہدا کی اولیٰ خوارق عادت تھی کہ کرامت تھی کہ موضع نکر میں ایک اسیر کی جوار و بکشی سے اس کی ساس نے غصہ میں کہا کہ اسے بکشی صورت نہ لکھا گئے تھے گل جامین بیٹے کی دوسری شادی کر لائی جس سے پہلے باونکلی و درونی ہوئی سلطان الشہدا کے مزار پر آئی عمارتوں کو اپنی دستار سنائی تمام لے کر اگر قندریہ سلطان الشہدا کے اولاد کی تعمیر کی صدق دل سے دعا کرے گی خدا کو نظر ہوگی یہ بتا سکی دوسری اس نے فرما دیا کہ اسے کی دعا کی تیرا دے کے ہو

اگر کسی التجا کی اور شہر مع جوار و ارضیاں کے لانے لگے اوس زمانہ بہت اندھے بہرے سید کن الدین و نہاے سید رکن الدین تھا آفتاب غلام تھا بڑا ملال تھا صد مسکا جاتے ہیں مرادیا ضیا جی شہسہ پائی اور کی خدا سے منت کی کہ اگر میں آنکھیں پاؤ عشق میں مست ہوں مسعود بکارتی تھی نہ کی آواز آئی نہر اکھیا صدقے سے خیار فرما کر لیا اولیٰ جہری آنکھ کھل کر سے جھوٹے ملی و صدق فرق سے مجھ بیٹھے روتی تھی ایک نہر لے والدین سے اگر یہ صاحب دولت تھے فرما سید جمال الہیہ لکھا ہر راہ خواجہ

نائل کر کے اکثر ہندو کو حضرت
سید صاحب نے اپنی
اوس زمانے سے اس تک
تیار کمالی نے یہ فرمایا کہ خدا کا
خواجہ معین الدین چشتی نے
تھے جن کے میں فرستے تھے
یہ اکثر کرامات حضرت خواجہ
الدین چشتی اور سلطان الشہدا
ہجری زمانہ حضرت خواجہ ابو محمد
معین الدین چشتی کی دوسو سال
کی عمر میں وہاں پائی ہو اٹھایا علیہ السلام

حکایت نے لکھا سال آخر

دوستان ہوا سید

زہرا کا مرید سلطان شہدا

رخو دجا ربوب کشی

سے کا رواج پانا

زمین ایک اسیر کی جو رو با کچھ

ل بامیں بے کی دوسری

زار آئی ماموں کو اپنی

تاکر کی صدق دل سے

کی دھالی پھر اس کے ہونے

اگر یہی التجا کی اور شیرینی کی نذر مان کر جو رو کو گھولایا اوسے رات لطفہ قرار پایا پھر تو شرب دو خنبہ کو وہ بہر
مع جو رو اور مان کے مزار شریف پہنچا تھا شیرینی چڑھاتا تھا رفتہ رفتہ اکثر حاجتیں اُن کے لگے دونی پریان
لانے لگے اوس زمانے میں تازہ عروج نہو تھا خدا کو بندہ ریح و پاک حضرت خلق کی حاجت روا کرنا مشغول تھا
بہت اندھے بہرے لوے لنگڑے شفا پاتے تھے مراد مند محروم بناتے تھے چنانچہ اوس زمانے میں
سید مرکن الدین و سید جمال الدین مع اہل و عیال ہند میں تازہ ولایت آئے رودولی میں مکانات
بنائے سید مرکن الدین کے دو فرزند نیک اختر تھے اور سید جمال الدین صاحب صاحب دفتر تھے زمانہ نام
تھا آفتاب غلام تھا بارہ برس کے سن میں نابینا تھی حسن میں ماہ سیا تھی سید صاحب کو نابینائی زہرا کا
بڑا ملال تھا صد مکمل تھا اکثر لوگ جو بہرے آئے یہ زبان پر لائے کہ جو حاجتیں سالہا سال سے ہو رہی
جائے ہیں مرا دیا ہے میں بہت اندھوں نے ہمارے سامنے آٹا ٹپاک کی خاک آنکھوں میں لگا کر
ضیاء چشم پائی اور اسیر کی بھی داستان سانی سب سید صاحب نے صدق دل سے بینائی کو نو دیوہ
کی خدا سے منت کی تعمیر وضو کی نیت کی اور گھر میں اگر یہ حال زہرا سے بیان کیا اُسے حکم دیا کہ
کہ اگر میں آنکھیں پاؤنگی مزار شریف پر جا رو بکشی کر کے دعاؤں کی اور ذکر کرامات کا سکر بے دینی
عشق میں مبتلا ہوں تو نام چڑھاؤں اپنے دوست کی چاہ میں رہیگا وارو تھی رات کو نہ سوئی تھی سو
مسعود بکارتی تھی سر جی پر دے ماری تھی ایک روز روتے روتے سوئی غافل ہو گئی کان میں سلطان شہدا
کی آواز آئی زہرا گھبر کر یہ زبان پر لائی خدا یا اگر میں عاشق صادق ہوں اپنے قول پر وفادار ہوں تو خود
صدقے سے دنیا سے چشم باؤں و در نہ ابھی مراؤں ایک نظر جمال جان آرا دکھا دے نہارت کرادے
نور کو رعب آیا اکل جمال جان آرا نظر آسا سلطان الشہدا کو دیکھا ایسی بے قرار ہوئی کہ تھکے دڑی مسامحہ
ہوئی آنکھ کھول کر کچھ نہا دل گھبرا بڑا ملال ہوا خواب کا خیال ہوا زہرا زار روتے لگی چونکہ کہیں آنکھوں
سے دھوئے لگی والدین گھبرائے دور آئے نور رعب کی آنکھوں میں نور نظر آکا راست کا طوبہ پایا پھر زہرا
صدقہ فراق سے محب حال تھا جیسا جمال تھا کھانا پینا چھڑا آرام سے نہ موڑا رات کو نہ سوئی تھی نہ
بیشے روتی تھی ایک شب خواب میں سلطان الشہدا کی زیارت ہوئی ہر طرح آئے کی زیارت ہوئی صبح کو
زہرا نے والدین سے عزت شب گدھی آدا سے منت ماناے روضہ کی تاک کی سید جمال الدین سید مرکن الدین
اگرچہ صاحب دولت تھے مگر اکل کمال مردیش صفت تھے بڑے ولی اللہ تھے دفتر کے سب سے آگاہ
تھے فراسید جمال الدین نے سید مرکن الدین کے دروازہ پر اس کے حقیقی ناموں کے ہمراہ کہے کہ زہرا کے
رواں کیا ہمراہ خزانہ کیا حاجت زہرا نے آٹا ٹپاک ہیرہ بکایا حضرت نے علم باطن تلقین فرمایا آئینہ دل

مصدق کیا اور ولایت بھر جا کا حاصل زہرا نے سید کے سواروں سے اول روضہ سلمہ بنوایا پھر سار
 سینت الدین کا مقبرہ بنوایا اور ایک روضہ صبح کدرب سب شہیدوں کے نام کا بنوایا پھر اپنا مقبرہ تعمیر کیا
 اور کسیر سید رکن الدین اور بی بی زہرا کے ماموں نے بھی محبت الہی کا مزار بنایا وقتیا ترک کر کے وہیں دفن
 ہوئے ایک روضہ بنایا تمام عمر میں عبادت خدا کر کے وفات پائی اسی روضے میں قربانی اور زہرا کا
 جو گھوڑا برب آغا زناہ جیٹے کیشہ بنے کے دن میں اتحادہ سال کے سن میں دنیا سے انتقال ہوا عشق
 حقیقی کا دھماکا ہوا سبحان اللہ ایک ہی عمر و تاریخ و روز و عین میں سلطان الشہداء کی شہادت اور زہرا کی
 رحلت ہو کر فاضلہ مدت پر فانی الفتح سے فانی اللہ کا رتبہ ملا اور جلالہ العبادہ کے نبیت بنا سے روضہ
 اکثر بادشاہ آئے اور ستارہ لایا سہرا لائے گو حضرت کو محبت زہرا سے ہی طریق پیدا کیا سکے عالم رویا میں
 منع فرمایا روضہ تبرک کے کچھ میں محراب قبلہ روئے کے شیعہ سکندرو لوہا کا دروازہ متصل اوسکے محراب شروع
 سکے و درمیان روضہ و ہر اسکے شیعہ قبرتیا رہا سید کی مودار بھی یہ دونوں محب صادق روضہ سلطان الشہداء
 و غزوات زہرا کے درمیان میں بنایا نام سوسے ہیں جو کراڑ شریف زیارت تھے میں علیہ صحت زہرا سے محسوس فرما رہا
 رہا پھر فاطمہ پر کھڑے آئے ہیں ان طرز و ان کو بھول جاتے ہیں اور دعا اور جفا تھنا خون کو آگاہ نہیں کرتے
 ہیں اکثر اسکا صدر اوٹھاتے ہیں اگر کچھ خیال میں نہیں لائے ہیں غرضکہ بعد وفات زہرا کے اوسکے والدین
 واسطے حکم تھوڑا دیر کے آغا زناہ جیٹے میں رودولی سے ہوا کچھ کو جاتے تھے سلطان الشہداء اور ہر اسکے
 نام کی ولایت کچھ حاصل ہوئی کچھ کرہ و دوسرے عروسانہ بجالائے تھے چنانچہ اب تک وہی طریق جاری ہے
 یہ قدرت الہی کی اگر کافر اور کافرت ظاہر بیت اسکے دعوت جاتے ہیں مرا اسے ہیں حضرت شیخ شرف الدین
 سید سعید علی کی شہرہ و محبت القریہ کرا علی اسے ظاہر ہیں اپنے ملک کے اقصاء سے عارفوں کے متصل
 راہزن کو سنے ہیں ملک ظاہر ہر سنے ہیں اگر ملک باطن کا مزار یا عین دیدہ و دل سے دیکھ کر کہ کو بیج جا میں
 راہ بہت آسان صبر ہلاکت ناوٹھائیں چنانچہ حکایات و محبت اگر لغزوات و محبت میں کان ہیں اگر ان میں آجائے

اب چند لغزوات اور حکایات کا انتخاب ہے پھر حضرت ہند پر قائم کتاب ہے
 پہلے جو پور کے حکم ملک جاہل خود پندار ظاہر بہت مسلم الملکوت خدمت کی
 حکایت ہے صاحب مرات مسعودی کی روایت ہے
 کہ اول عربی طرہ کرامات سلطان الشہداء میں ایک جماعت کثیرہ تمغیر سے توفیق و عشق سے کاشف

چرو نشان رنگ برنگ
 میں آئے یہاں سے
 ہوسے تھمیں مٹا رہا
 بجٹ بھگت مڑا دینے
 سوار میں پچھت کر آتے
 شکار دون کو غیرت
 تھے جو بالان بھوڑا
 چھڑکھا لی شفت قضا
 ہاتھ آئی اچھا صل معلہ
 سلطان الشہداء کا زہرا
 مزار خدا خدا بنا شہ

حضرت بندگی بیان
 طلب فرمایا وہ گھبرا
 قدھی علی شائق
 تبسم کیا پھر مسعود
 حواسے کیا تاکید کر
 ہر طرح کے آیا ایک
 کما روضہ میں دو حوا
 کہ جان اللہ آپ
 روضہ کھینچا چکا
 آگہوں سے سنان
 سلطان فیروز
 ایک مسعود اللہ

روضہ سلمہ ہوا یا چھ سال
نام کا ہوا یا چھ سال یا مقبرہ تیرا
پایا دیا تو کمر کے وہیں دونوں
روئے میں قربانی اور زہرا کا
بن دنیا سے انتقال ہوا عشق
الشدائی شاد اور زہرا کی
دوسرے نسبت بنا سے روضہ
طریق پسندیا سب عالم رویا میں
زہرا متصل اس کے محراب شریعت
صادق روضہ سلطان الشہداء
بہ محبت زہرا سے محبوبہ زہرا
ماخوذ از ان کو آگاہ نہیں کرتے
برفات زہرا کے اس کے والد
سلطان الشہداء اور زہرا کے
اب تک وہی طریق جاری ہے
ہر حضرت شیخ شرف الدین
کان سے عارفوں کے مثل
سے دیکھا کہ کو بیچ جائیں
اصول کان ہر گز میں نہ آتا
ہر فاضل کتاب
ملکوت خست کی

چرواشان رنگ رنگ کے بنارس سے لاتے تھے مزار سالار سو در پر چھانے کو جاتے تھے جب جو پور
میں آئے یہاں کے خوش اعتقاد بھی مزاروں چرواشان لاتے اسی محل میں شامل ہوئے تہذیب کو مایل
ہوئے تھیں ہر جہم ہوا ایک حکم مکتب حامل ظاہر بہت منکر کرامات اولیاء کو معلوم ہوا شکار دونوں کو ساتھ لیا
جستہ بھگت بڑا دینے کا قصد کیا قریب پہونچ کر چاہا ہاتھ ڈالیں تلوار نکالیں کہ ایک طمانچہ غیب سے معلوم کیا
ہوا زمین پر چپ کر اقصی تمام ہوا شکار دونوں نے اٹھایا منہ سیاہ پایا مکان پر لائے اہل شہر دیکھنے آئے
شکار دونوں کو غیر تھی شہر والوں کو حیرت تھی تماشائیوں میں یہ نہ نہ کو تھے کیا اوست و صاحب قاضی جو پور
تھے جو بالان چھوڑ کر شان توڑا قصا سے جو پور کے ورثہ دار بنے حوصلہ کر کے پانچویں سوار بنے غیب کی
تجسس کھائی مفت قصا پانی اس بحر میں تیرہ بھی کا وہر لگا یا اور سیاہ پیش آیا بیٹھے بٹھائے جان گواہی روئے
ہاتھ آئی اس حاصل معلوم سکین کا تو یہ انجام ہوا قاضی جو پور سستی میں بنام ہوا اوست و صاحب قاضی کو ولایت
سلطان الشہداء کا زیادہ اعتقاد ہوا ہر شخص بذریعہ روح ایک خدا سے جو یا ہے مراد ہوا اوست و صاحب قاضی

فرمان خدا خدا بنا شد لیکن خدا خدا بنا شد نقل حکایت فرزند شاہ اعتراف کرنا خطا ہے

نقل حکایت

حضرت بندگی میان صاحب شاہ ولایت الہی نے اپنی رعیت سیرانی حکام کو اصلاح بنانے کے لیے
طلب فرمایا وہ کھیرا ہوا آکا حضرت نے باعث پیشانی کا استفسار کیا اوست و صاحب قاضی کو جواب دیا میلہ ہر راج جانا ہر
ذوقی بھی شتاق زیارت کا ہر جلد حضرت کی خدمت سے فراغت پاؤں تیلے کے ساتھ جان و حضرت
تسم کیا پھر یہ مضمون لکھ دیا کہ کیوں خلق اللہ کو بیجا مذہب لگاتے ہوا حق مانتے ہوا اولیہ صلح خط کے رقعہ
جوا کے کیا تاکہ لکھ دیا کہ فلا نے مانع میں جس سوار سنج پوش کو بانا رقعہ دیکر جواب لانا اقصی جب حکام قریب
بہر راج کے آیا ایک باغ میں سوار سنج پوش پایا رقعہ دینا تو فراموش ہوا اسلام کر کے خاموش ہوا سوار نے
لکھا رقعہ ہمیں دو جواب لیا اوست و صاحب قاضی کو جواب دیا رقعہ کوٹ سے نکال کر پیش کیا سننے پوچھنے نے پشت پرید لکھ دیا
کہ حجام اللہ آپ سے ایک سچی حکایت میری حکام نہ روک سکے ہیں ایک خلق کے سننے کہ یہ
رقعہ لکھنے کا کار خداوندی استحقاق اختیار کیا ہر چہ سالار سو در و غازی ایمان نام کی ہر راج کو روانہ ہوئے
آگاہوں سے سنان ہوئے اوست و صاحب قاضی جو پور سستی میں بنام ہوا اوست و صاحب قاضی کو ولایت

فصل کس دعا

سلطان فیروز شاہ دہلی کی حکایت ہر رات مسعودی میں صحیح روایت ہے
ایک روز والدہ شاہ فیروز دہلی میں بالامانے پر عودہ فرما تھیں خواہنیں جا بجا تھیں راہ میں خلعت کا

از دھام نظر آیا ایک انہ کہ شیر کو زیرے رنگ بنگ سے گاتے بجاتے پایا استفسار حال فرما تو امون سے
دست بستہ ہو کر نایا کو سالار سعود کے مزار پر نیزے چڑھانے سہرا سج جانے میں حد سے مراد پائی ہی نہ دیا
بجائے میں والدہ شاہ نے اس وقت یہ منت مانی دل میں ٹھانی کہ جب سلطان فیروز ملک ٹھکے کی محرم
فتح یا لنگا اور کفر و زی سلامت گھر آئیگا تو میں سلطان کو سالار سعود کی زیارت کو بہرے لے جاؤنگی نہ وجوہ نیز
چڑھاؤنگی اور یہاں ملک ٹھکے میں سلطان کی لڑائی لڑائی تھی بھاگ لڑائی تھی حد نے سلطان الشہداء کے حسن
سے فتح عنایت کی سلطان نے دار سلطنت لپی کی راہ لی پھر شاہ فیروز دا سے منت وصول زیارت کو بہرے
آئے تھے ما دقت زبان پر اسے کہ اس روئے میں مزار پاک نہیں ہی لوگ دھوکا کھاتے ہیں سمجھو سے
زیارت کو آئے ہیں بادشاہ کو شک پیدا ہوا مزار پاک کا جو باہوا اوس زمانے میں سید محمد ہاہ قدس سرہ
حیات تھے صاحب کرامات تھے فی تحقیق ولی کامل تھے رتبہ قرب کے حاصل تھے بادشاہ نے
ملازمت حاصل کی فی زری شوق زیارت اظہار کیا مزار پاک کا استفسار کیا حضرت نے کچھ متال فرمایا پھر سوسنیا
کو کھانے روز و تاریخ اسی روز کی قبر سے سلطان الشہداء رونق افران ہوئے ٹھکے کی طرف تھکری مدو کو تشریف لے
ہوئے سیتے دیکھا کہ مزار العین میں فتح کی چھتری روئے کی راہ لی سلطان نے واقعہ روزمرہ طلب کر کے
ملاحظہ فرمایا تاریخ روز مطابق پایا سلطان کو سید محمد ہاہ کا اعتقاد ہوا امداد سلطان الشہداء سے شاد ہوا حضرت
سہرا زیارت کو آیا پھر لشکر لہون کو بلایا اور خود سید محمد ہاہ مدواز سے پر کھڑے لشکر لہون کو زیارت کرانے
چھوڑ گئے تھے سلطان نے اوس ولی اللہ سید محمد ہاہ سے عرض کیا کہ کوئی کرامات سلطان الشہداء کی مدارہ
بیان فرمائے قدرت خدا دیکھائیے حضرت نے قسم کیا فرمایا خواب دیا کہ اس سے زیادہ اور کیا کرامت ہی
خدا کی قدرت پھر شاہ و گداہ و نون بار درباری کرتے ہیں کس رانی کرتے ہیں لشکر کو زیارت کرانے میں خود
میں سلطان اگر یہ بادشاہ تھا کہ لیل ہی آگاہ تھا اس کلمے کی تہ کو یا گیا ذوق شوق سلطان الشہداء اول میں
شمس کی جو آفتابوں فیروز شاہ کا چاند تھے مقدمہ اول کی پچوین تم میں لکھا ہی کہ سلطان فیروز شاہ کو شیخ
علاء الدین نواز شیخ فرید الدین سمجھو اچھو منی سے ارادت تھی حد سے فقرا کی عادت تھی شمس پری میں فرار
سلطان الشہداء کی زیارت کی ایک رات سلطان الشہداء نے خواب میں یہ بشارت دی وہ ہے مہارگیر یا تھر لکھن
اشارہ فرمایا کہ پری قرب آیا وقت ما تھے سے مدو کرامت کرد پھر آخر میں سلطان مخلوق ہوا پھر من آیا اور
صاحب مقب النوازیج نے فرمایا کہ سلطان دہلی میں آیا اسے لو سے کویت پر بھجایا تو وہ مدو فیروز میں نکل
ہو کر عزت کریں ہوا یا یان مزار سلطان الشہداء کے مخلوق ہو کر گوشہ نشین ہوا اوس روز سلطان فیروز شاہ کی
حکمت سے انشہ خواقین و سلاطین نے سر موٹایا مخلوق ہو کر عشق ارگئے کا مزار پایا

تاریخ فیروز شاہی تصنیف
حد سے فراغت کی
احمد آباد کو لکھنوی کی
مزار شریف کی زیارت

شیخ محمد فیاض
اولاد کی متناہی زوجہ
جاؤنگی حد سے فرزند
تنگدستی میں آیا ایک
اسپ وایو جنگ پر
زیر بار تھی تھکری
دعا دیکر پایا کیا
یہ کون مدو عبادت فرما
پنچھار فاقہ سے شہ

حضرت شیخ شرف الدین
کی قبر میں بیٹے میں
حضرت کلایک حضرت
شوق شمس بیٹے امداد
رسمہ ناما میں پایت

حضرت شیخ محمد و م اشرف
اور یہ تسلیم فرمایا حضرت
ایک بار طواف مزار شریف

ایک جا پایا اکثر حالات شیخت و مقامات شیوخ کا حضرت خضر سے پہلو بٹھانے کا کیا اوس زمانے میں
شاوین بار دندان مبارک خضر علیہ السلام کے جیسے تھے مگر ویسے ہی ٹانھے بنے تھے سجان التمدید
صحبت تھی خدا کی قدرت تھی اس صحبت سے سلطان الشہداء کے مراتب اعلیٰ کا ثبوت ہر خاصہ کا ٹھانی لایا

نقل

ملفوظ میر سید علی قوام قدس سرہ میں یہ عبارت نظر آئی کہ حضرت یہ خلفا کمال نے شہ شاہ موسیٰ کو یہ وصیت
فرمائی کہ اوسے حصول قرب احدیت کی روحانیت سلطان الشہداء کی طوط رجب اور اپنا لام جانو تو جیہ کہ
کو آفتاب عرفان سمجھ کر ماؤ اکثر اولیا حضرت کی روح پاک سے فیض پاتے ہیں جب اعلیٰ کو پہنچ جاتے ہیں

نقل میر سید سلطان علی

شیخ رشتی نبیر و خواجہ مصلح الدین ملفوظ میر سید سلطان قدس سرہ میں تحریر فرماتے ہیں تھی کرامت ستائے
ہیں کہ میر سید سلطان نے دہلی میں قریب حوض سی میاں و سورج ٹنڈ کے ایک فیکند کے غار میں بارہ سال
سیر کی پھر باہر نکلی کرامت نظر کی ایک طرف سے ہر حصہ سامنے آیا اور ایک سپ مادہ جنگ کے سوار نے اوسے
چانک لگایا اور میر سلطان کو لفظ اچھو درویش خطاب کیا آپ نے جواب دیا پھر عرض کو چند چانک اسے
لگائے کہ وہ زمین پر گراؤٹھنے لگا فوراً تہمت ہو گیا چالاک دجبت ہو گیا عرض قبول دیا سوار نے پھر اچھو درویش
کا خطاب کیا تیسری بار جب اسے قطب جہانگیر کا لفظ زبان پر لائے میر سید سلطان کھڑے کتین روز پختہ
میر سید سلطان کو یہ خطاب ملا تھا کہ اوس وقت تک کسی نے عالم شہادت میں نہیں سنا تھا میر سید سلطان
صاحب اس کرامت کی بشارت سے فوراً دوڑ کر سامنے آئے پوچھا حضور کمان سے تشریف لائے جواب دیا
کہ خطہ جنگ ہر ولی امت کی ولایت کا ہمارے ہاتھ ہی علی مرتضیٰ کا ساتھ دے ہر ایک مقام ہی حضور و خاتم
ہو تہا و سکے میر سید سلطان ہر ایک میں تشریف لائے رجب مبارک سے فیض پاب ہو کر دسے ولایت
پاتے تھے ہزاروں اترقات سلطان الشہداء کے کتب اگر تحریر میں آئیں وہ تقریباً چالیس ہزار ہزار ہوں
ہوئے ہیں جتنا کہ میں کہہ رہا اترقات حضرت سلطان الشہداء کے حوfter ہر جگہ ہر جگہ سے سامنے
آکھوں کے جاری ہوں اگر شہداء اسکا تحریر میں آئے کتاب قبول ہو جائے اٹھارہ ہزار عالم پروردگار
روئے مبارک پر شامی ذوق و شوق حضور کا ہر جگہ سے نمودار ہر رجب مبارک کے فیض سے
ہر ہائے زمین تہ ولایت سے فیض ہو جائے زمین

صفہ ہند

ایسے شیریں کی بکیت سے ہر فرد کا عالم نے ہندو میں شریف کے ہند کو وہ رتبہ اعلیٰ عطا فرمایا

اول یہ کہ صاحب
وہ رات انجیل و تقو
اور تیسری میں ہند کہ
لگایا چنانچہ ملکہ خطرو
اقلیم میں اور لکھنؤ و
تیسری اقلیم میں
تمام بعد خاتمہ حیدر
دیکھ سطر و دینیہ سورہ

دوسرے یہ کہ
تمام سیم میں ہر رات
غزائے ملعون سے
فرمایا خاک سہنے نے ہر
عشق و محبت کا اس
بالہیب کی خاک سارا
سہل کی جان ہوئے
کو زبانت گاہ بنایا او
وجود ہند کو فزانی نا
طوق لکھت کا پا کر جنم
با و شاہ نذرین لائے
حضرت سہ

یوسف زکریا اوس زمانے میں
ہٹا گئے بنے تھے سجان اللہ عجیب
اس کا ثبوت ہے خاصہ کاظمی لاہور

لال نے شل شاہ موسیٰ کو یہ بیت
لحوت رجوع لاکر اپنا لام جانو قریح
میں جب اس کے پہنچ جاتے ہیں

تحریر فراتے ہیں ہی کر بہت سنا
ایک قہر کے غار میں بارہ سال
سپ بادینک کے سوار نے اسے
دیا پھر رض کو چن چاک اسے
ام لیس تو دل دیا سوار نے پھر وہ
سید سلطان کبیر کے کترین روز پشتر
ت میں ہند سنا تھا میر سید سلطان
صوکران سے تشریف لائے جہاں
تھی ہر طرح مقام پر حسود غارتی
سے فیض اب ہو کر دے ولایت
میں وہ پھر ہو جائیں مہاراجہ مہدی
لے ہو پھر پڑا ہی ہوے سنا
کے اٹھارہ ہزار عالم برودار
و ریح مبارک کے فیض سے
لے ہیں

و ریح مبارک کے فیض سے

جو کسی دوسری اقلیم کے حصے میں نہیں آیا

اول یہ کہ صاحب غیاث اللغات نے کتب معتبرہ مثل مفتی القلوب و شرح غزنی و شرح تذکرہ مفتی ملک
و مرآت اعیان و تقویم البلدان و اکثر کتب سے ہر بلاد کو اقلیم پر اس طرح تقسیم کیا ہے جسے دوسری اقلیم میں عرب
اور تیسری میں ہند کو لکھا ہے اور اقلیم اول سے چارہ ملک جہان آبادی عرب کو تحریر فرمایا ہند کا بھی حصہ
لکھا ہے چنانچہ مکہ منورہ و اکثر بلاد عرب مع بیشتر آبادی ہند مثل فارس و اجمیر و گوالیار وغیرہ کے دوسری
اقلیم میں اور لکھنؤ و اکبر آباد و دہلی و قنوج و رام پور و اکثر ممالک ہند کو مع بابل و بغداد و کوفہ و مدینہ و ماکہ و عرب
تیسری اقلیم میں تحریر کیا ہے مگر یہ ایک نقشہ مختصر فقط ملک عرب و ہند کا بقید نام و نشان ہر شہر کے بصحت
تمام بعد خانہ جدول میں لکھا ہے جب اکثر صاحبوں نے ہر اقلیم میں ہند و عرب کو شامل پایا ہے کچھ کچھ نہیں
دیکھ سخی و مدینہ منورہ تختہ ہند پر یہ قریح اس فرمایا کہ کوئی ہند نہ کر کہ کونات ملک و فرودست کو پاؤں
قرار دیا ہند کا اشراف الیاد نام کر

دوسرے یہ کہ جب روح آدم علیہ السلام نے پہلے دل آدم میں جگہ پائی پھر زیرات اگر چھبیک آئی
تمام جسم میں سرایت کی صانع تعقی نے ذات خاص سے تجلی عبادت کی ملائکہ سے بھیجے ہیں سر چھبیک
غزابل ملکوں نے اس وقت ہو کر طوق لکنت کا پایا پھر مشیت ایزدی سے زمین ہند میں کوہ سرانند پر نزول
فرمایا خاک ہند نے بلا شرف پایا تو تجدیدی کا پیشانی افسر سے ہند میں ظہور ہوا کون و مکان پر نور ہوا شرم و جا
عشق و محبت کا اس سرزمین میں و نور ہو چکا کساران ہند کا درجہ مشہور ہو صد بادی اللہ کی زیارت ہو کر ہو
یا القیاس کی خاکساران ہند کو بشارت ہو جب یہ رعبے ہند کے عیان ہوے حضرت سلطان اشد
ہند کی جان ہوے روح آدم کی طرح پہلے دل ہند دلی پر قبضہ پایا پھر ان ہند سرگھر کو سرگھر کے ہر ایک
کو زیارت کا ہنایا اور تمام مہمہ گان و مہن دولت نے شل ریح کے حوس جسہ کیل کل اجاے
وجود ہند کو کوئی بنا یا سر ملک میں شہید ہو کر طاعت کو کوٹا یا جس ملکہ شیطاں صفت نے سرتابی کی
طوق لکنت کا پا کر جو کئی راہ کی اور جو فرشتے شریعت پر لیاں کو حلقے میں منت مان کر تھانہ خدا مرین ہستہ ہن
ہا و خدا قدرین لائے ہیں اولیاء اللہ فیضیاب ہو کر ملک صفت ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ لکنت ریح پاک
حضرت سلطان الشہداء سے یہ کتاب مقبول فرمائے راقم کی مراد دلی برائے بیت

شہداء تمام حصہ کو تمام اللہ والی اللہ



واسطی دریافت کرنے تعداد

وارض ارضی مع درجہ و دقیقه درجہ است
 یعنی پیمانه ربع قرار دیے ہر ربع کے
 درجہ ششم ثانیہ کا ایک دقیقه قرار دیا
 اربعہ منٹ یعنی تین سو ساٹھ روکھا
 سو ساٹھ درجہ ہر قسم کیا کر دیتا
 مقرر ہوا ہے چھتیس کروہ درجہ ملک
 یا پھر شش کروہ پاؤں و اللہ اعلم
 جس طرح حساب کیا جائے تو اسے
 ہندسی اور پیمانی گندی کا ایک انگ
 ربع قرار پایا جس کا آٹھ گروہ پانچ من
 یعنی نو گروہ ایک ذراع کا ایک گروہ
 میل اور یعنی نو گروہ تین ہزار گروہ کا
 میل چار سو چوبیس گروہ ایک قیصر ارضی ہوا
 ربع ارضی چھ سو ساٹھ میل و نو ہزار پانچ
 سو گروہ ایک کوں یعنی نو گروہ

فاو غرابو عرض جنوب و شمال

ب کے نہیں من

شہر	درجہ	دقیقہ	ثانیہ
مالک بن	۱۰	۱۰	۱۰

نام شہر	طول شرق و غرب	عرض شمال و جنوب	نام شہر	طول شرق و غرب	عرض شمال و جنوب
عدن ملک یمن	۴۵	۱۰	سودان ملک کن	۱۰۷	۰
جکوت جزیرہ ہند	۱۶۰	۵	گجرات	۷۸	۲۸
سرانیپ ایٹھا	۱۳۰	۵	گوا یار	۱۱۲	۰
تبرک	۵۲	۰	اسکندریہ ملک مصر	۶۱	۰
جدہ	۷۷	۵	بابل و عراق عرب	۸۰	۰
حجہ	۷۲	۰	بصرہ عراق عرب	۸۲	۰
طائف	۷۶	۲۲	تبرک و عراق عرب	۸۰	۰
خید	۷۸	۰	بیت المقدس ملک شام	۶۶	۰
قیص	۷۲	۰	حدہ عراق عرب	۷۹	۰
مدینہ	۷۵	۲۲	دمشق ملک مصر	۶۳	۰
کد	۷۷	۱۰	دمشق ملک مصر	۷۰	۰
میانہ	۷۸	۰	روملطین ملک شام	۶۶	۱۵
احمیر	۱۱۱	۵	مرکز عراق عرب	۷۹	۰
ادجین	۱۱۲	۲۲	سیوط ملک مصر	۶۱	۳۵
احمد آباد	۱۰۸	۰	طوس ملک شام	۷۰	۱۵
اونگ آباد	۱۱۱	۱۹	عشقان ملک شام	۶۶	۳۰
نہر کا پور ملک کن	۱۰۸	۰	قوس ملک مصر	۶۲	۰
جارس	۱۱۷	۰	کوفہ عراق عرب	۷۹	۰
سویال ملک کن	۱۱۱	۰	دخان عراق عرب	۸۰	۰
سویال ملک کن	۱۰۵	۳۰	مدینہ	۶۷	۰
حیدر آباد ملک کن	۱۱۳	۵	صفا صحن	۶۳	۰
دولت آباد ملک کن	۱۱۱	۵	نزدان عراق عرب	۷۹	۰
			در اسط عراق عرب	۸۲	۰

نام شهر	طول شرق و جنوب		عرض و شمال		نام شهر	طول شرق و جنوب		عرض و شمال	
	درج	دقیقه	درج	دقیقه		درج	دقیقه	درج	دقیقه
راگ	۱۰۶	۵	۳۳	۲۲	قنوج	۱۱۵	۱۵	۲۶	۵۹
اگره نیوکا کتا و ملک برانچ	۱۱۲	۲۵	۲۷	۰	کاگولا ملک پنجاب	۱۱۰	۳۵	۳۰	۵۰
آلر آباد	۱۱۶	۵۰	۲۶	۵۲	سکالپی	۱۱۵	۰	۲۵	۳۸
امرویه	۱۱۲	۳۵	۲۸	۳۰	کرانه	۱۱۳	۰	۲۸	۳۰
اوده	۱۱۶	۵۵	۲۳	۳۵	لاهور ملک پنجاب	۱۰۹	۲۲	۳۱	۵۰
پانی پت	۱۱۳	۳۲	۲۸	۱۵	گنیشو	۱۱۶	۱۳	۲۶	۳۰
پیشه	۱۱۹	۱۲	۲۶	۳۰	لودیانہ	۱۱۰	۳۰	۲۹	۱۰
مراون	۱۱۴	۰	۲۷	۲۰	موناگیر	۱۲۰	۱۱	۲۶	۶
پشور	۱۰۶	۳۰	۳۱	۰	مدرکس	۱۱۳	۰	۱۳	۰
تخانیس	۱۱۲	۳۳	۲۹	۰	مردار	۱۱۳	۰	۲۹	۲
جلال آباد	۱۰۵	۳۰	۳۲	۰	راگایک ملک شام	۷۱	۲۶	۲۵	۳۱
چونچر	۱۱۶	۶	۲۶	۱۱	بلبل ملک شام	۷۰	۳۵	۳۵	۱۵
دلی	۱۱۲	۱۸	۲۸	۱۱	علی ملک شام	۷۲	۳۳	۳۳	۱۵
ڈھاکہ ملک بنگالہ	۱۲۲	۱۱	۲۹	۳۵	حص ملک شام	۷۵	۰	۳۵	۰
رام پور	۱۱۲	۳۶	۲۸	۳۰	طالبن ملک شام	۶۹	۰	۳۸	۰
راج ملک بنگالہ	۱۲۱	۵	۲۵	۵۵	فرس ملک شام	۶۶	۱۶	۳۶	۰
سرخ	۱۱۲	۴۲	۲۲	۳۰	مغش ملک شام	۷۱	۳۰	۳۶	۰
سری نگر	۱۱۲	۵۲	۳۳	۱۰	موسل عراق عرب	۷۷	۰	۳۶	۳۰
سستل	۱۱۲	۴۶	۲۸	۳۰	تیت	۱۱۰	۰	۳۰	۵
سرت پور	۱۱۰	۳۰	۲۹	۳۰	سکال	۱۰۵	۱۱	۳۱	۲۰
سیالکوٹ	۱۰۸	۳۵	۳۲	۲۰	مغش	۱۰۷	۸	۳۳	۰
قندار	۱۱۶	۰	۲۸	۵	مکلا	۱۰۶	۰	۳۶	۰

ایک طرہ سے
ملک مغرب
میں ہی رہا

اے مدحوش ذرا ہشیار سو گنجی تلاوت ہفت آیات حمد کہ گنجی سورہ برات کا دم بھر خانہ دوزبان کے
ذوالفقار کا کام لے تہیان میں آحیدر کر کا نام لے قدرت پروردگار دیکھ غازیوں کے کارزار دیکھ
کتب سیر کی سیر کھٹاؤ کعبہ سے خاتمہ بائیکر جل جلالہ وجل شانہ کیا اوسکی قدرت کے کارخانے میں
مجاہدوں کے چرچے اولوالعزمون کے اوسنے نہیں مرنے والوں کا نام زندہ ہی اسپہ شہادت گواہ
یہ تذکرہ یادگار ماضی و آئندہ ہی خدا آگاہ ہی اہل دل ان جان دینے والوں پر جان دیتے ہیں حق نعم
ہنر کے اس قول کو بدل و جان مان لیتے ہیں انکا ذکر باعث قوت روحانی ہی انکایان موجب تقویت
ایمانی ہی یہ لوگ مکر اسلام کو جلا گئے ظلمت جہالت اپنی پامردی سے خاک میں ملا گئے بس شہر نس
یہ اسرار سب پر نظام ہیں ان مرفزون سے کہ دم ماہر ہیں مطلب پر او حق دعا سناؤ بان غرا نامہ حق
کی تعریف کرو اسکے مولف کی توصیف کرو احق یہ کتاب بیشمال ہی اسکے مولف پر فضل ایزد و اجمال ہی
یہ مخمور ملک سخن کا افسر و تشریفات عہد و بہتر ہی ہر سخن فہم موزون طبع کو اسکی مدح میں نامہ نگاری چاہیے
اور جوہر بیان دیشا ہوار کلام بلاغت نظام کو اس کتاب کی بدل و جان خریداری چاہیے جو محاربات ہند
اس مولف کی صداقت کا دم بچکر صاحب ترکہ تیوری میان غدر رنگ کرے سبحان اللہ صاحب
شیخ عنایت حسین صاحب سبحان اللہ واہ واواہ سوچ قلم سے دریا بہائے ہیں چشمہ قلم سے
کیا کیا باغ نکلائے ہیں آپ کا تخلص عنایت گنجی حقیقت یہ خدا کی عنایت بیغایت ہی آگئی اور اس
کتاب کی کیا کیجئے آپ سے مشکلم اور کلام کی کس زبان سے وادو بجائے آپ دیکھو دعوت پر واد
سحافی جو اس سبحان تعریف و توصیف یہ صبر کا ہی ہے جو خاموشی اڑتا تو تھکتا کشت قطعہ تاسخ طبع
عبدالحق غرا نامہ سید سحر طبع گردید تائب خدا مجبور از سر نو لطف ہی بی مثال طبع خود مکرزنگ طبع
تقریباً جناب محمد عبدالحق شاہ صاحبان ہی صلی صلی کا بنوری شاکر و جناب مہشی مولوی
محمد اویلیکشا شاکر جو مکتبہ بنوری بنیر شاکر و دفعہ وحدت و مدعا حضرت مولانا شاہ سلا اللہ صاحب
یاغستان کوئین میں گذرے جو دشا اوس باغبان ازل لم نزل کے واسطے نہاد اور ہی کیسی عنایت
شہد کے لئے فراہم جسٹ کی ہمیشہ ہمارے سبحان اللہ ہر وقت کی کس کی شکستگی کے ساتھ ہی
مرتب پایا جو کہنے واسطے قرآن مجید میں جتا و تحریر ہی کی جتا الائم ازایا کہش ماہرین صاف ظہر
کہ جس سے ہر شاخ شجر ملکہ جی ہی ماہر ہی اور دگر در و دما و وادو اسکے رسول پاک صاحب کولاک
جسک ذات با صفات کشن ہی میں بیشمال ہی او کی تناسف نہ ہوئی میں گل و لالہ و شکل و رسم
و تشرین و استقرین صورت سبزہ پائال جو یوں زبان گفتار کی گزردہ لب ہی کہ گزرا جان میں کوئی

یا عرب یہ جو خدا کی راہ میں شاخ زنا
نوناں کو خیال آیا اوستے تیغ و
سلطان الشہد احقرت سید سلا
کر کے مع انکار فتح پیکر ہراج میں اگر
شجاعت اور جو اندری کی تمام عالم
کتاب باصواب سنی یہ غرا نامہ س
مضوں کو اور ہر فقرہ شکوہ گلزار
شاعر نے عدل لطافت آگین مضامین
بلکرامی نامی نے تصنیف فرمائی
جناب فیضاب خان والا شان محمد
جان فرار پو پو پو پو پو پو پو
فقیر رقصیر محمد

غرا نامہ غازی لا رو برنگ گل از

غرا نامہ غازی خوش شہر گل کشت

تقریباً طبع غرا نامہ سحر و طبع

مور و زنجار صاحب

و ہر صبر و جفا

ری ہی کہیں کا کس طرح سب طبع غرا

سند و سند مستم و ہر شش غر و

صحیح

سفر سفر

۱۱۸۸

یاعرب جو خدا کی راہ میں شاخ زندگی اپنی قلم کر گیا فخر مراد سے جنت میں اپنے دامن بھر گیا جس
 نونہال کو یہ خیال آیا آؤ سے تیغ و دمان کا بھل کھا حصول رتبہ شہادت میں نیا گل کھلایا قصہ مصائب
 سلطان الشہد احقرت سید سالار مسعود غازی خیر و ہندوستان و ترک تازی نے نہایت جبار
 کر کے مع لشکر فتح پیکر ہراج میں اگر تریبہ شہادت حاصل کیا لاکھوں بانی ناریوں کو جہنم وصل کیا اور کئی
 شجاعت اور جواغروی کی تمام عالم میں دھوم مچا دلاور و بہادر ہیں او کو بھی معلوم ہی نہ تھا کہ ایک
 کتاب باصواب سبھی یہ غزائے نامہ مسعود و شجاعت آمو دیکھا کہ ہر درق بہار بخیرال ہی بلکہ مطبق روضہ
 رضوان ہی اور ہر فقرہ شکوہ و کلام ارسمانی ہی آپسے رنگ میں لاشیائی ہی جناب حقیقت آب ثار یہ بیل
 شاعر نے عدیل لطافت آگین مضامین آفرین مقبول الدارین منشی شیخ عنایت حسین صاحب
 بلگرامی نامی نے تصنیف فرمائی اور کتب گلستان جان من شہرت پائی تیسرے عشرتیم نے شدہ شدہ
 جناب فیضاب خان والا شان محمد عبدالرحمن خان صاحب کے دماغ نازک خیال میں نکوت
 جان فرزا پونجائی خان صاحب مدوح کو تھاپا پسائی بالیان مطبع کو فوراً چھاپنے کی اجازت دی اس
 فقیر پرتقصیر محمد عبد الغنی شاہ قادی نے تقریظ طبع و تاریخ حوالہ طبع کی

قطعہ تاریخ			
غزائے غازی لالہ رو	برگ کل از رنگ مطبع گشت	غنی سال پیش مطبع سا	زری نوزدہ جنگ مسعود گشت
اصت			
غزائے غازی خوش شست	گل نکوت آفرانج شست	چند مطبع کا غنی سال	زری جنگ مسعود غازی نو
قطعہ تاریخ غزائے مسعود و طبع عبدالرحیم صاحب تخلص بن برس تصنیف شہر گھانی			
محمد درخشاں صاحب	غزائے غازی سال لاکھا	غزائے غازی سال لاکھا	شمارہ سال مسعود لالہ رجب لاکھا
ورق و خط و جہانہ			
بڑی ہنسی کار کا خط سبھی مطبع طبع لفظ نیست			
تصنیف و خط مسعود و درخشاں فرمودہ شدہ قطعہ			
صحبت نامہ غزائے مسعود غازی			
صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۱۲۸۶	۱۲۹۳	۳	۳
۱۲۸۶	۱۲۹۳	۳	۳

طبع مسعود غازی

کبھی سورہ برات کا دم بھر قلمہ دوزبان
 رت پروردگار دیکھ غازیوں کے کارزار
 شاد کیا او سکی قدرت کے کارخانے میں
 رنے والوں کا نام زندہ ہی اس پر شہادت گو
 دینے والوں پر جان دینے ہیں حق ہم
 شت قوت روحانی ہی انجلیان موجب تقویت
 برمدی سے خاک میں ملائے جس ہنرمیں
 تب پر آؤ قوت مدعا سناؤ بان غزائے مسعود
 ل غزائے سولت پفضل ایزد و احوال
 دن طبع کو اسکی میں من نامہ نگاری چاہیے
 ل و جان خریداری چاہیے جو جہاں بات نہ
 ن غزائے کر کے سب جان اللہ صاحب
 موج قلم سے دریا بہائے ہیں قلمہ و قلم
 یہ خدا کی عنایت بیفایت غزائے
 سے داد و دیجائے اب دیکھ و دیجائے
 سناؤ تمیز کاست قطعہ تاریخ طبع
 تھی بی سال
 ان کی پوری شاکر و جہاں شہر گھانی
 یہ قلمہ مدعا حضرت سلطان مسعود لالہ رجب لاکھا
 بل کے واسطے سزاوار ہی کہ جسکی عبارت
 پر پیش کا بی ٹکٹل کے ساتھ
 نا انکار آوار گشتن عالم میں مسعود
 اس کے رسول پاک صاحب لواک
 ہوسوی میں کی دلاور و تیکل در بستان
 فرمودہ بلب ہی گوکار جہاں میں کوئی

